اللّٰهم صلّ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ و بارک وسلم

منہاج نقابت

عدنان وحید قاسمی

مِنہاجِ نقابت

مرتب:

عدنان وحید قاسمی

نام کتاب	:	منہاجِ نقابت
مرتبہ	:	عدنان وحید قاسمی
معاونت	:	طاہر اسلم طاہر
		حافظ ساجد ریاض
نظرثانی	:	علامہ غلام ربانی تیمور
کمپوزنگ	:	محمد یامین مصطفوی
		0306-4455420
قیمت	:	320/- روپے

برائے رابطہ:

0300-4096052
0345-5705891
0300-5605203

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

انتساب

اولاً:

مخدومۂ کائنات، سیدۂ کائنات، جگر گوشۂ مصطفٰے ﷺ، زوجِ مرتضٰی، مادرِ حسنین کریمین

حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے نام

جن کے فیضان کا رزق ہر کلمہ گو تک پہنچ رہا ہے۔ جن کا ذکرِ خیر میرے لیے سرمایۂ حیات اور توشۂ نجات ہے۔

ثانیاً:

حضور شیخ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کے نام

جن کی توجہات، فیوضات اور برکات سے میں عقل و غیاب، جستجو اور عشق، حضوری اور اضطراب کی راہوں کا مسافر بننے کا اہل ہوا اور مجھے علم و آگہی کے نور سے شناسائی ملی۔

ثالثاً:

اپنے مشفق و مہرباں والدین کریمین کے نام

جن کی ہر سانس میرے لیے دعا بن کے نکلتی ہے۔

احقر العباد

عدنان وحید قاسمی

اظہارِ تشکر

وان شکرتم لأذیدنکم.

کسی کے احسانات کا شکریہ ادا نہ کرنا علمی اور اخلاقی خیانت ہے، تمام فصاحت و بلاغت کے باوجود کسی بھی انسانی زبان میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ وہ اظہار تشکر کے تمام ترجذبات کی عکاسی الفاظ کے روپ میں کر سکے۔ پھر بھی میری کوشش ہے کہ اپنے مخلص جذبات کو الفاظ کا روپ دے سکوں۔

سجدہ شکر بجالاتا ہوں بارگاہِ ربوبیت میں کہ جس نے ہمیں انسان بنایا اور اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کی امت میں پیدا فرما کر نسبت رسول ﷺ کی دولت عطا فرمائی۔

تشکر و امتناں کے پھول پیش کرتا ہوں اس عظیم بارگاہ کون ومکاں میں جس نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا اور صد بار عجز و نیاز مندی تاجدار کائنات، رحمت شش جہات، حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے قدمین شریفین میں بکھیرتا ہوں جن کے نعلین پاک کے تصدق سے مجھے قلم اٹھانے کا اعزاز نصیب ہوا۔

ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کا عظیم سرمایہ شخصیات جو کسی بھی قوم یا معاشرے کو انعام خداوندی کی صورت میں عطا کی جاتی ہیں۔ میری مراد

شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام صاحب

شیخ التفسیر والفقہ مفتی اعظم عبدالقیوم خان ہزاروی صاحب

شیخ اللغۃ والادب پروفیسر محمد نواز ظفر چشتی صاحب

جنہوں نے میری تعلیم وتربیت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

عصر حاضر کی عظیم علمی درسگاہ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے جملہ اساتذہ

کا بالخصوص ڈاکٹر مسعود احمد مجاہد، ڈاکٹر اصغر جاوید الازہری، پروفیسر محمد الیاس اعظمی، پروفیسر منظور الحسن، پروفیسر صابر حسین نقشبندی اور بالخصوص جن کی شفقتیں اور محبتیں شب و روز میرے سر پہ سایہ فگن رہتی ہیں محترم المقام میاں محمد عباس نقشبندی کا ممنون ہوں کہ جنہوں نے میری سرپرستی اور راہنمائی فرمائی۔

میں انتہائی ممنون ہوں محترم رانا محمد ادریس (نائب ناظم دعوت و تربیت)، ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری (وائس پرنسپل COSIS)، محترم ریاض شاہد (مہتمم خوشبوئے مدینہ میوزیم)، شہنشاہ نقابت الحاج افتخار رضوی اور فصیح اللسان عابد حسین خیال قادری کا جنہوں نے بڑی محبت کے ساتھ تقاریظ لکھ کر ناچیز کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

میرے وہ ساتھی جنہوں نے اس کتاب کے سلسلہ میں میری معاونت کی محترم المقام علامہ غلام ربانی تیمور، محترم المقام حسنین کھگہ، محترم المقام نقیب محفل طاہر اسلم طاہر، محمد وقاص قادری، حافظ ساجد ریاض، ضیاء الرحمٰن تبسم، پیر محمد ارسلان شبیر، سید قمر عباس شاہ، حافظ عطاء الرحمٰن، محمد عارف عباسی اور بالخصوص محترم المقام محمد یامین مصطفوی جنہوں نے کتاب کو انتہائی جاں فشانی سے کمپوزنگ کے مرحلے سے گزارا کا بے حد ممنون ہوں۔

ان کے علاوہ میرے وہ احباب جنہوں نے میری حوصلہ افزائی کی جن میں محمد سعد چشتی، ثاقب الرحمٰن، محمد ناہید عباسی، کامران شہزاد عرف خاں صاحب، بلال مغل، حافظ محمد اشفاق اور بالخصوص محترم المقام حضرت علامہ محمد طیب راحیل قادری کا بے حد ممنون ہوں۔

دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت میرے تمام معاونین دوست احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

عدنان وحید قاسمی

فہرس

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	۱۵
۲	تقاریظ	۱۷
۳	اے رب علیٰ	۲۷
۴	حمد باری تعالیٰ	۳۰
۵	حمد و درود	۳۶
۶	قرآن	۳۸
۷	’’قرآن‘‘ نعت مصطفیٰ ﷺ ہے	۳۹
۸	مظہرِ کبریا، ذات مصطفیٰ ﷺ	۴۳
۹	آنکھیں بھی جب نہ تھیں تو محمد ﷺ کا نور تھا	۴۶
۱۰	پڑھو درود کہ مولود کی گھڑی آئی	۴۹
۱۱	محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا	۵۵
۱۲	کچھ نہ تھا تو حضور ﷺ تھے	۵۸
۱۳	لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم	۶۱
۱۴	آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری	۶۴
۱۵	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	۶۶
۱۶	چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے	۶۹

۱۷	خدا ایک ہے، مصطفیٰ ﷺ ایک ہے	۷۲
۱۸	حضرت آدمؑ اور وسیلہ مصطفیٰ ﷺ	۷۳
۱۹	الصلوٰۃ والسلام	۷۶
۲۰	کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ	۷۹
۲۱	لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں	۸۳
۲۲	صلو علیہ و آلہٖ	۸۷
۲۳	میں حبیبِ خدا ﷺ کا پرستار ہوں	۹۰
۲۴	بندے کو جس کے عشق نے مولا بنادیا	۹۱
۲۵	معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی	۹۴
۲۶	اس نور کے پیکر کے جلوے ہیں جہاں میں	۹۷
۲۷	محمد ﷺ نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا	۱۰۱
۲۸	میرے مولا تو کیا ہے؟	۱۰۳
۲۹	وہ کمال حسن حضور ہے	۱۱۱
۳۰	اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی	۱۱۵
۳۱	چہرہ اقدس	۱۱۸
۳۲	اک شاہکار ہے محبوب خدا کا چہرہ	۱۲۴
۳۳	حضور ﷺ کی زلف عنبریں سے مہک رہا ہے	۱۲۸
۳۴	حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں	۱۳۲
۳۵	تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم	۱۳۸

۳۶	میں نثار تیرے کلام پر	۱۴۱
۳۷	تجھ پہ فدا گھر بار	۱۴۸
۳۸	بے خودی (رخ سے کاکل ہٹا دیا تو نے)	۱۵۰
۳۹	کوئی مثل نئیں ڈھولن دی	۱۵۲
۴۰	بلغ العلی بکمالہ	۱۵۷
۴۱	کوئی حد ہے ان کے عروج کی	۱۶۳
۴۲	قصیدہ معراج	۱۶۸
۴۳	معراج کی شب	۱۷۳
۴۴	یہاں پہ چمکے وہاں پہ چمکے	۱۷۵
۴۵	یمین میں یسار میں حضور ہی حضور ہیں	۱۷۷
۴۶	ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں	۱۷۸
۴۷	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نعت	۱۸۰
۴۸	تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں	۱۸۷
۴۹	محفل میں سرکار کی آمد	۱۹۰
۵۰	کلام	۱۹۳
۵۱	دینے والا ہے سچا ہمارا نبی	۱۹۴
۵۲	دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی	۲۰۰
۵۳	بات بگڑی اسی در پہ بنی دیکھی ہے	۲۰۴
۵۴	سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے	۲۰۷

نمبر	عنوان	صفحہ
۵۵	اعلیٰ حضرت مدینہ میں	۲۱۴
۵۶	زائر کوئے جناں آہستہ چل	۲۱۷
۵۷	اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے	۲۲۱
۵۸	اے گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے	۲۲۵
۵۹	شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے (تضمین)	۲۲۸
۶۰	مدینے کا سفر	۲۳۱
۶۱	میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں	۲۳۴
۶۲	آقا تیرے مدینے کی کیا بات ہے	۲۳۹
۶۳	خاک مدینہ	۲۴۳
۶۴	میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے	۲۴۷
۶۵	میخانہ (چھڑا دیتی ہے فکر غیر سے تاثیر میخانہ)	۲۵۳
۶۶	رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے	۲۵۴
۶۷	تم بات کرو ہو نہ ملاقات کرو ہو	۲۵۷
۶۸	سگری رین تڑپتے گجری	۲۵۹
۶۹	میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو	۲۶۳
۷۰	کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا	۳۶۸
۷۱	نعتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا (تضمین)	۲۷۳
۷۲	واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحیٰ تیرا (تضمین)	۲۷۶
۷۳	حضور ﷺ دیں گے ضرور دیں گے	۲۷۹

۷۴	دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی	۲۸۰
۷۵	منقبت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۲۸۱
۷۶	منقبت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۲۸۴
۷۷	منقبت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۲۸۵
۷۸	درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے	۲۸۷
۷۹	مولود کعبہ	۲۹۱
۸۰	حضرت علی رضی اللہ عنہ	۲۹۴
۸۱	کون زہرا سلام اللہ علیہا؟	۳۰۶
۸۲	ایوان فاطمہ سلام اللہ علیہا	۳۰۹
۸۳	شان پنجتن	۳۱۱
۸۴	حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ	۳۱۲
۸۵	نہ پوچھ میرا حسینؓ کیا ہے	۳۱۴
۸۶	حضرت زینب سلام اللہ علیہا	۳۱۶
۸۷	علمدارِ حسینؓ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ	۳۱۷
۸۸	قطعات شان اہل بیت	۳۲۲
۸۹	غم شبیر کی دولت	۳۲۹
۹۰	نئیں کوئی آل حضور دی آل ورگی	۳۳۲
۹۱	متفرق قطعات	۳۳۵
۹۲	میلاد	۳۴۵

۹۳	اسم مبارک	۳۵۰
۹۴	زلف مبارک	۳۵۵
۹۵	سایہ مبارک	۳۵۸
۹۶	دینے والا ہے سچا ہمارا نبی (قطعات)	۳۶۰
۹۷	پنجابی قطعات	۳۶۳
۹۸	اَکھ تے عشق	۳۷۳
۹۹	غوث اعظمؓ	۳۸۴
۱۰۰	منقبت حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ	۳۸۶
۱۰۱	یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے	۳۸۷
۱۰۲	التجاء	۳۹۰
۱۰۳	جواب التجاء	۳۹۲
۱۰۴	سلام	۳۹۳
۱۰۵	فہرست شعراء حضرات	۳۹۷

مقدمہ

حضور سرورِ کون و مکاں ﷺ کی ذات مستورہ صفات جہاں خود خالق ارض و سماء کی مدحت کا موضوع ہے وہاں قرع ارض پر بسنے والے شفاف زینوں نے ہمیشہ آپ ﷺ کی مدحت کے ترانے آلاپے ہیں۔وہ ذات والاصفات جن کا اسم گرامی ہر آسمانی صحیفے کا مرکزی خیال ہے۔جن کے نقوش پا کا تصور ہی ثروت حسن و جمال ہے،شاداب موسموں کا ہر جھونکا انفاس رسول عربی ﷺ کی اسی پیکر جودو سخاء کی ثناء سے گلزار ہستی معمور،اس کے ذکر جمیل سے چاندنی عالم وجد میں اور باد صباء گلستان جہاں کی روش روش پر محو خرام ہے۔

ذکر مصطفیٰ ﷺ کرنا سنت الٰہیہ میں داخل ہے ،زمانہ جس تذکرے کو روکنا چاہتا ہے،پرودگار عالم اس تذکرہ کو عام کرتا چلا جاتا ہے۔لائق تعظیم و تکریم ہیں وہ لوگ جو اس روایت کے تسلسل میں اپنا کردار نبھاتے جاتے ہیں۔اس قلم کے مقدر کا کیا کہنا جو ہر وقت بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں سربسجود رہتا ہے۔ان ہاتھوں کی عظمت کا کیا ذکر جو اس قلم کو تھام کر کشور شعروادب میں پھول کھلانے اور چراغ جلانے کا منصب سنبھالتے ہیں۔نعت گوئی تمام اصناف میں سب سے مشکل ترین منصب ہے۔اس پل صراط سے گزرتے ہوئے قادرالکلامی بھی ہچکچاتی ہے۔نعت کہنے کے لئے صرف قدرت اظہار ہونا ہی کافی نہیں بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بے پناہ محبت بھی لازمی ہے اور محبت بھی ایسی جو بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کی گہرائیوں میں ڈوب کر کی جائے۔نعت کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ اس کائنات رنگ و بو کی۔

کسی بھی محفل نعت یا محفل میلاد میں نقیب کی حیثیت مرکزی ہوتی ہے۔نقیب کسی بھی محفل یا پروگرام کا ناظم ہوتا ہے اور اچھا نقیب وہ ہوتا ہے جو محفل کے ماحول کو سمجھتے ہوئے خوبصورت اور معیاری کلام پیش کرے۔اچھے اور جچے تلے الفاظ ادا کرے جو کہ تبلیغ دین

کا سبب بننے کے ساتھ ساتھ سامعین کی سماعتوں کو محظوظ کر سکے۔

میری یہ دیرینہ خواہش تھی کہ کوئی ایسی کتاب متعارف کرائی جائے جوکہ نقابت کے تمام پہلوؤں اور موضوعات پر اپنے قاری کو مواد فراہم کر سکے ،اب میں اس کاوش میں کس حدتک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ تو قارئین ہی کر سکتے ہیں۔یہ کتاب موضوعات کے اعتبار سے دیگر کتب سے بہت منفرد ہے۔

''منہاجِ نقابت'' میں جو منفرد پہلو ہے جوکہ کسی اور کتاب میں اتنا اجاگر نہیں۔وہ یہ کہ اس میں گرہ بندی کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔جوکہ میرا مزاج ہے۔کسی ایک مصرعے پر مختلف اشعار کی کسی موضوع پر گرہ بندی کی ہے جوکہ قارئین کے لیے یقیناً ایک نئی اور منفرد چیز ہوگی اور نقیب حضرات کے لئے تحفہ بھی۔مجھے اس بات کا بھی احساس ہے کہ نثر نظم کے مقابلے میں کم ہے اوران شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں یا کسی اور کتاب میں یہ کمی دور کرنے کی ازحد کوشش کروں گا۔میں نے ''منہاجِ نقابت'' میں معیار کو مدنظر رکھنے کی ازحد کوشش کی اور ایسا کلام شامل نہیں کیا جو اہل علم وفراست کی سماعتوں پر گراں گزرے ،آسان فہم اور پنجابی کلام بھی عوام الناس کے لیے رکھنا ازحد ضروری تھا۔

میں اپنے قارئین سے گزارش کروں گا کہ وہ اگر اس کتاب میں جو اصلاح طلب پہلو محسوس کریں تو مجھے اطلاع کرنا ان کا علمی اور اخلاقی فریضہ ہے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔امید ہے قارئین مجھے اپنی آراء سے ضرور نوازیں گے۔

آخر میں قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی چیز یا کلام پسند آجائے تو اسے عطائے خیرالانام ﷺ اور فیضان شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری سمجھیں۔اگر کہیں کوئی سقم رہ گیا ہو تو یہ میری کم مائیگی سمجھیں۔

احقر العباد

عدنان وحید قاسمی

تقریظ جمیل

ہر دور میں کوئی نہ کوئی وارفتہ شوق پیدا ہوتا رہا ہے۔جس کی سوزِ دوراں سے ہزاروں بندگانِ خدا نے محبت کی روشنی اور ایمان کی حرارت ذات نبوی ﷺ سے وابستگی کی بدولت حاصل کی ہے۔آقا علیہ السلام کا ہر ادنیٰ امتی بھی اپنی بساط کے مطابق اپنے آقا سے محبت کا اظہار اپنے انداز میں کرتا ہے۔محبت رسول ﷺ کی کیفیتوں میں لپٹی ہوئی نقابت کے شہ پاروں پر مشتمل یہ کتاب ''منہاج نقابت'' صفات رسول ﷺ کی قوس قزح ہے۔محترم عدنان وحید قاسمی صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ''منہاجِ نقابت'' مرتب کر کے فکر ونظر کی تہذیب کا سامان پیدا کر دیا۔اس کتاب کو پڑھ کر جذبہ عقیدت کوئی راہیں میسر آئیں گی۔

یہ کتاب نقیبانِ محفل کے ساتھ ساتھ عشاقان رسول کے لیے سامانِ بصیرت بھی ہے اور سرمایۂ بصارت بھی۔یہ کتاب ایک ایسا آئینہ ہے جس میں حضور ﷺ کا حسن و جمال منعکس ہو رہا ہے۔اس کتاب کے انتخاب کے لیے قاسمی صاحب نے علم ومحبت کے سمندر میں غوطہ زنی کر کے بے مثال سُچے موتیوں کو اکٹھا کر کے ایک ایسی کتاب مرتب کر دی ہے جس میں حمد باری تعالیٰ ،نعت رسول مقبول ﷺ کے علاوہ اہل بیت اطہار،صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرامؒ کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے والے نامور مصنفین اور شعراء کا کلام اکٹھا کر دیا ہے۔انہوں نے کتاب کا انتخاب کرتے وقت احادیث مبارکہ اور سیرت الرسول ﷺ کے ساتھ ساتھ نقابت کے تمام پہلوؤں کو مدِ نظر رکھا ہے اور شرکاء محفل کی طلب کا سامان مہیا کیا ہے۔

عدنان قاسمی جب بھی کسی محفل میں نقابت یا خطابت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں تو اربابِ علم و دانش حیرت زدہ رہ جاتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے عدنان قاسمی کو کم عمری میں ہی کس قدر صلاحیتوں سے نوازا ہے اور جب عدنان قاسمی کا مختلف محافل میں ثناء خوان حضرات سے کلام سنا تو مزید حیرت ہوئی کہ اس کم عمری میں اتنا پختہ کلام !!!

پہلے تو یقین نہ آیا اور جب یہ معلوم ہوا کہ عدنان قاسمی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے ادارہ منہاج القرآن میں زیر تعلیم ہے تو اس نوجوان کی صلاحیتوں کا اعتراف ہر شخص نے کیا۔ان کی گفتار میں شیخ الاسلام کا رنگ چھلکتا نظر آتا ہے۔یہ نوجوان اس کم عمری میں آقا علیہ السلام سے محبت میں اس درجہ پر فائز ہے جس کی آرزو ہر صاحب علم و محبت کرتا ہے۔قاسمی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے زبان شریں عطا کی ہے اور یہ نعت گوئی اور نقابت کے تمام آداب سے بھی آگاہ ہیں اور اس بارگاہ کے قرینۂ شناس بھی ہیں۔

ان کا مجموعہ انتخاب ''منہاج نقابت'' بارگاہ خیر الانام ﷺ میں عقیدت کے پھولوں کا حسین گلدستہ ہے۔جس کا ہر قطعہ عشق و مستی کے بحرِ بے کراں میں ڈوبا ہوا ہے اور جو مانندِ گوہرِ تابدار مطلعِ محبت کو روشن کر رہا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے اس نوجوان سے عظیم کام لیا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔آمین

محمد ریاض شاہد
مہتمم خوشبوئے مدینہ میوزیم
فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

تقریظِ حسین

محبوبوں کے ذکر کی محفلیں سجانا ازل سے اہل محبت کا وطیرہ اور شعار رہا ہے۔ آقا علیہ السلام کے میلاد کی محفلیں بجتی ہیں تو کبھی ذکر امام حسین علیہ السلام کی، کہیں تذکرہ معراج کی محفلیں ہوتی ہیں تو کہیں عظمت قرآن کی، کبھی شب برأت کے موقع پر اجتماعات ہوتے ہیں تو کبھی لیلۃ القدر کا منظر دیدنی ہوتا ہے۔ اسی طرح مختلف ہستیوں کے ایام بھی منائے جاتے ہیں اور محافل ذکر بھی ہوتی ہیں۔ ان تمام مواقع پر محفل کو صحیح نظم کو چلانے کو نقیب محفل کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔ نقیب محفل کا کام آنے والے نعت خواں یا خطیب کا جچے تلے الفاظ اور انداز میں بغیر کسی کنجوسی اور مبالغہ آرائی کے سامعین کو تعارف کرانا ہوتا ہے اور وقت کی مناسبت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور محفل کے ماحول کو سمجھتے ہوئے خوبصورت اشعار پڑھنا ہوتا ہے تاکہ محفل میں ذوق مزید دوبالا ہو جائے۔ نقیب محفل کو چاہیے کہ وہ کسی بھی کلام یا اشعار کا انتخاب کرتے وقت معیار اور وقت کی نزاکت کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھے۔

برادرم عدنان وحید قاسمی صاحب نے نقابت پر ایک بہترین مجموعہ ترتیب دیا ہے اور محنت شاقہ کے بعد ''منہاجِ نقابت'' میں ایسی چیزیں جمع کر دیں ہیں کہ جن سے انتخاب کر کے نقیبِ محفل اپنی کارکردگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ ''منہاج نقابت'' میں حمد باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول ﷺ محبت اہل بیت اطہارؓ، عظمت صحابہ کرامؓ، عظمت قرآن اور شان اولیاء کی مناسبت سے بہت سارا معیاری اور جاذب سماعت مواد جمع کر دیا گیا ہے۔ جو یقیناً بڑی محنت کا کام ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت برادرم عدنان وحید قاسمی صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔

رانا محمد ادریس قادری

نائب ناظم اعلیٰ (دعوت وتربیت)

تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل

تقریظ متین

فطرت انسانی کسی مسئلہ کے متعلق دوسروں کی توجہ مبذول کرنے اور اپنے موقف سے مدمقابل کو متاثر کرنے کے لیے الفاظ ،حرکات ،سکنات کا سہارا لیتی ہے۔ الفاظ میں نظم اور شائستگی مخاطب کو سننے پر مجبور کر دیتی ہے۔موجودہ دور ابلاغی مسابقت کا دور ہے۔پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا ہر دو شعبہ جات الفاظ کی جادوگری کی جنگ میں مبتلا ہیں، چاہے حقیقت سے دور کا واسطہ بھی نہ ہو۔

بعینہ آج کل محافل ومجالس میں جب تک نقیب محفل حسن الفاظ کی ترکیب میں نظم پیدا نہیں کرتا مجمع کو کنٹرول کرنا اس کے لیے محال ہو جائے گا۔چنانچہ سامعین وناظرین کی نفسیاتی کیفیت کو جانچنے اور محفل میں حضوری کو یقینی بنانے کے لیے فن نقابت بہت ضروری ہے۔

''ان من البیان سحر'' کے اصول اپناتے ہوئے منہج نقابت کے رموز کو جاننا ازحد ضروری ہے۔خلاق عالم نے وحی ربانی کو اس کیفیت سے نازل فرمایا کہ عربوں کی فصاحت وبلاغت نص قرآنی کے سامنے ماند پڑ گئی اور نور علی نور صاحب جوامع الکلم ﷺ نے جس زور بیاں سے حروف مقطعات کی تلاوت فرمائی۔عرب کے فصحاء وبلغاء درطۂ حیرت میں دم بخود ہو گئے اور یوں قرآنی نظم ونثر کی صوت لاہوتی دلوں میں گھر کر گئی۔

محترم عدنان وحید قاسمی صاحب نے نقابت کے فن میں طبع آزمائی کرنے والوں کے لیے رہنما اصول متعین فرما کر اور ''منہاج نقابت'' لکھ کر نقباء محفل کے لیے آسانی پیدا فرما دی ہے۔یقیناً نقابت کے شہسواروں کے لیے یہ کتاب معاون ثابت ہوگی۔

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد مجاہد

صدر شعبہ عربی منہاج یونیورسٹی لاہور

تقریظ جلیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدالانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

اللہ تعالیٰ کا بے پایاں لطف وکرم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب کی امت میں پیدا فرمایا اس احسان کا بدلہ تو ہم نہیں چکا سکتے مگر اتنا ضرور کر سکتے ہیں کہ اس مولا کریم کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالائیں۔اسی طرح ہم اپنے آقا و مولا حضور نبی اکرم ﷺ رحمت اللعالمین کی ذات کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتے جو دنیا میں بھی اپنی گنہگار امت کے لیے روتے رہے اور قیامت میں بھی ''یارب امتی، یارب امتی'' کی صدا ہوگی۔

اس کریم آقا کے احسانات کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا البتہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ باحکم خداوندی آپ ﷺ کی ذات پر کثرت سے درودوسلام پڑھا جائے۔آقائے دوجہاں ﷺ پر درودوسلام پڑھنا سنت الٰہی ہے اور آپ ﷺ کی نعت سننا سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے۔بہت سے صحابہ کرامؓ جن کو آپ ﷺ کی مدح سرائی کا شرف حاصل ہوا ان میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسان بن ثابت، حضرت خنساء، حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ علیہم اجمعین کے نام نمایاں ہیں۔

اس مدنی تاجدار ﷺ کی مدح سرائی ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے اور تاقیامت ہوتی رہے گی بلکہ بعداز قیامت بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو آقا علیہ السلام کی نعت پڑھ کر ان خوش نصیبوں میں شامل ہوجاتے ہیں جن کے سرخیل صحابہ کرام ہیں۔محافل نعت میں نقابت ایک فن کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔اس لیے کہ محفل میں اسلامی تعلیمات، دینی، ملّی، تہذیبی اور ثقافتی روایات کے مطابق جوش وخروش پیدا کرنے کے لیے نقیب محفل کا بھی بہت اہم کردار ہوتا ہے۔

پروگرام کو ایک خاص سلیقے اور نظم ونسق کے ساتھ چلانا اور لوگوں کے قلوب واذہان کو عشق ومحبت مصطفیٰ ﷺ سے گرمانا اس کی بنیادی ذمہ داریاں ہیں۔اس ضرورت کے پیش نظر اس موضوع پر بھی باقاعدہ کتب لکھی جارہی ہیں۔

زیرنظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک خوبصورت کڑی ہے جس کے مؤلف عدنان وحید قاسمی صاحب ایک خوش گفتار نوجوان ہیں۔نظم ہویانثر اس کی ادائیگی اس خوبصورتی سے کرتے ہیں کہ ان کی باتیں دل میں اترتی محسوس ہوتی ہیں۔''منہاج نقابت'' میں نعتیہ اشعار اور نثر کو موضوعاتی انداز میں خوبصورتی سے جمع کیا گیا ہے۔اس کتاب میں انہوں نے جو کاوش کی ہے اس کی خوبصورتی تب عیاں ہوگی جب کوئی شخص اس کو دل سے پڑھے گا۔ اس کتاب میں خوبصورت نعتیہ کلام کو انہوں نے خوبصورتی سے ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔

دعا ہے کہ یہ کتاب ''منہاج نقابت'' شرف پذیرائی سے ہمکنار ہو۔اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری

وائس پرنسپل کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز

منہاج یونیورسٹی لاہور

تقریظِ عظیم

؎ کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمن دل کو
کہ خورشید قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں

سب تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جس نے ہم جیسے گنہگاروں پر کرم فرما کر اپنے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ کی امت میں انسانی وجود بخش کران کے نام لیواؤں میں شامل فرمایا۔

صاحبان عقل ودانش! آج کے مادی دور میں اچھائی کے کام کی طرف قدم بڑھانا بہت ہی مشکل اور محال ہے۔ میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور محبوب دوعالم نور مجسم ﷺ کی رحمت خاص کے وسیلہ جلیلہ سے اگر چند لمحات مل جائیں جن میں حضور علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندوں کا ذکر خیر کیا جائے تو سمجھ لو یہ سرمایۂ حیات کے انمول موتی ہیں۔ فرمان رسول ﷺ ہے کہ انبیاء کا ذکر عبادت ہے اور اللہ کے نیک بندوں کا ذکر گناہوں کا کفارہ۔

اس لحاظ سے محترم قاسمی صاحب لائق صد مبارک باد ہیں جنہوں نے عبادت الٰہی سرور دوعالم ﷺ کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں اپنی گزاری زندگی میں ایک بشر ہونے کے ناطے سے سہواً قصداً ہونے والی غلطیوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے جس عظیم ہستی کے ذکرِ خیر کو منتخب کیا ہے وہ ہستی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔

عدنان وحید قاسمی صاحب نے سرکار مدینہ ﷺ کے ذکر کو اپنے ذوق وشوق اور پیار ومحبت کا نذرانہ عقیدت اشعار میں پیش کیا ہے اور خود بھی نعت گو شاعر ہیں۔ میری سوچ اور خیال کے مطابق ہر آدمی اس روح پرور، ایمان افروز کلام کو ن کر یا پڑھ کر دادِ تحسین دینے پر مجبور ہوگا۔

میں قاسمی صاحب کی اس محبت بھری کاوش کو منظر عام پر لانے ،نعت خواں حضرات اور نقیب حضرات کو ایک بہترین شعری پراگا عنایت کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہوئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس دعا کے ساتھ کہ موصوف کے دلی جذبات ، پیار ومحبت ،ذہنی اور فکری تاثرات اللہ رب العزت اپنی بارگاہ میں قبول فرما کران پاکیزہ اور عقیدت بھرے لفظوں کی ادائیگی کو ذریعہ نجات بنا کر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

شہنشاہِ نقابت

الحاج افتخار احمد رضوی

شاہ کوٹ

تقریظ عظیم

بچپن میں نعت رسول مقبول ﷺ عدنان قاسمی کے لبوں سے پرواز کرنا شروع ہو گئی تھی۔ فقط لبوں کی حرکت شامل نہ تھی بلکہ اس میں قلب ساتھ شامل ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ رفتہ رفتہ سرکار مدینہ ﷺ سے محبت کا جوش ایک ندی سے سمندر تک تب پہنچا جب ادارہ منہاج القرآن میں داخل ہوا اور حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے ذہنی اور قلبی افادیت حاصل کی۔ خوش نصیبی کہ منہاج یونیورسٹی میں ایک خوشگوار ماحول میسر آیا۔ والدین نے بڑی شفقت سے تربیت کی، مطالعہ کا شوق دلایا اور شیخ الاسلام کی صحبت میں اس فطرتی جوہر کو اور بھی چمکا دیا اور عدنان قاسمی نعت گو شاعر اور ایک عظیم نقیب بن کے سامنے آیا۔ کسی کلام کے فنی پہلو کچھ بھی ہوں اس کی بنیاد جذبے پر ہوتی ہے اور عدنان وحید قاسمی میں یہی جذبہ بچپن سے ہی دکھائی دیتا ہے۔

شعور کی پختگی نے صلاحیت کو جلا دی اور اس کا کلام علم، حلم، فہم و ادراک، ''منہاج نقابت'' کی صورت میں سامنے آیا۔ جہاں تک اس کتاب کو پڑھ کے مجھے افادہ حاصل ہوا ہے وہ لفظوں میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ نقابت ایک فن کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ بہت سے افراد نے نقابت پر مبنی کتب شائع کی ہیں مگر ''منہاج نقابت'' کا موازنہ کیا جائے تو یہ بے مثل ہے۔ اس میں معروف، باعمل، اہل نظر، اہل ظرف، اہل فراست، اہل دانش اور اعلیٰ حضرت جیسے عظیم شعراء کے کلام موجود ہیں۔

انہوں نے ہر زاویے سے کلام مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جس میں حمد باری تعالیٰ، قرآن حکیم کے زندہ و جاوید معجزے، نعت رسول مقبول ﷺ نظم اور نثر میں مرتب کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے حسن و جمال کا ذکر جو مختلف شعراء کے اشعار کو مد نظر رکھتے ہوئے گرہ بندی کی صورت میں مرتب کیا۔ جس کی مثال کسی بھی کتاب میں نہیں ملتی، میلاد النبی ﷺ اور معراج النبی ﷺ کے حوالے سے، قرآن و حدیث کے حوالے سے اور نظم و نثر کی صورت میں جو گلدستہ پیش کیا۔ وہ یقیناً نقباء

کے لیے ایک تحفہ ہے۔شہرمدینہ پاک اور گنبدخضریٰ کاذکر اور عاشقان مصطفےٰ ﷺ کا شہرمدینہ پاک پہنچنااورشہرمدینہ پاک سے واپسی ، یہ تمام مناظر ''منہاج نقابت''میں موجود ہیں۔صحابہ کرامؓ کا تذکرہ اور شان صحابہؓ اور پھر صحابہ کرامؓ جو محافل نعت انعقاد کیا کرتے تھے۔وہ تمام روایات '' منہاج نقابت''میں درج ہیں۔

آل نبی اولاد علیؓ کا تذکرہ انتہائی عقیدت ومحبت سے کیا گیا ہے۔پنج تن پاک کا علیحدہ موضوع آپ ﷺ کے گھرانے سے محبت اور مودت ظاہر کررہا ہے۔اس کے علاوہ جن ہستیوں کا ذکر خصوصاً شامل ہے۔حضرت علیؓ ،حضرت فاطمہ الزہراسلام اللہ علیہا،حضرت امام حسنؓ،حضرت امام حسینؓ،سیدہ زینب سلام اللہ علیہااور حضرت عباسؓ علمدار شامل ہیں۔مولائے کائنات کاذکراور مولودِ کعبہ جس خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے وہ یقیناً فیضان شیخ الاسلام کہا جاسکتا ہے۔ذکر اولیاء جس میں شامل حضرت داتا علی ہجویریؒ اور حضور غوث اعظمؒ کی شان بیان کرنا اپنے عقیدہ کی ترجمانی ہے۔

مجھے عرصہ دراز ہوچکا محافل میلاد میں نقابت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ،بہت سی کتب کا مطالعہ کیا مگر جو ترتیب اور جو پختگی ''منہاج نقابت''میں نظر آئی اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔میں اپنی طرف سے اس عظیم کاوش کو مدِنظر رکھتے ہوئے اپنے محترم بھائی عدنان وحید قاسمی صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

شہنشاہِ نقابت

عابد حسین خیال قادری

لاہور

اے رب علیٰ

تو ہی مالک و مولا ہم سب کا
تو ہی پالنے والا ہم سب کا
اے رب علیٰ ، اے رب علیٰ
اے رب علیٰ ، اے رب علیٰ

تو خالق ہے تو کریم بھی ہے
تو رازق ہے ، تو رحیم بھی ہے
تیرے رزق پہ پلتے ہیں شاہ و گدا
اے رب علیٰ ، اے رب علیٰ

ذرے ذرے میں جلوہ نمائی تیری
ذرے ذرے سے خوشبو آئی تیری
ذرے ذرے کے لب پہ ہے تیری ثناء
اے رب علیٰ ، اے رب علیٰ

پتھروں میں چھپا ہو گر موزی
دیتا ہے اسے بھی تو روزی
تیری کوئی نہیں ہے حد عطا
اے ربِ علیؑ ، اے ربِ علیؑ

تو نے بخشش کا ہے زینہ دیا
سرورِ انبیاء اور مدینہ دیا
تیرا شکر ہو ہم سے کیسے ادا
اے ربِ علیؑ ، اے ربِ علیؑ

میں ہوں طالب تیرا ، میرا مطلوب تو
میں ہوں ساجد تیرا ، میرا مسجود تو
میں ہوں بندہ تیرا ، تو ہے میرا خدا
اے ربِ علیؑ ، اے ربِ علیؑ

نہ دیکھ خدا تو میری خطا
میں سب سے برا تو کریم بڑا
میں سراپا خطا تو عطا ہی عطا
اے رب علیٰ ، اے رب علیٰ

"کن" کہہ کے بنائے ہیں دونوں جہاں
تیری حمد ہو مولا کیسے بیاں
ہر چیز میں ہے تو جلوہ نما
اے رب علیٰ ، اے رب علیٰ

ہے آرزو قاسمی عاجز کی
بس جائے دل میں عشق نبی
میرے دل پہ ہو تیری رحمت سدا
اے رب علیٰ ، اے رب علیٰ

☆☆☆☆☆☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے مختصر سے لفظ ''کن'' سے کائنات کو بنایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے کائنات کو آفاق سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے آفاق کو آسمان سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے آسمان کو ستاروں سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے ستاروں کو سفیدی سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے سفیدی کو چمک سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے چمک کو دمک سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے دمک کو کشش سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے کشش کو راعبائی سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے رعنائی کو زیبائی سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے زیبائی کو صورت سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے صورت کو سیرت سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے سیرت کو انسان سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے انسان کو اعمال سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے اعمال کو اخلاق سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے اخلاق کو ایمان سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے ایمان کو قرآن سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے قرآن کو صاحب قرآن سے سجایا

حمد ہے اس رب کائنات کی جس نے صاحب قرآن کو ''قد جاء کم من اللہ نور'' کے تاج سے سجایا

تو پھر کیوں نہ کہوں

جلوہ طور نظر آتا ہے
پاس اور دور نظر آتا ہے
میں جب بھی تصور میں انہیں لاتا ہوں
ہر طرف نور ہی نور نظر آتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

لائق حمد بھی ثناء بھی تو
میرا معبود بھی ، خدا بھی تو
باعث ابتداء ہے ذات تیری
واقف راز انتہاء بھی تو

☆☆☆

میں اس کے نام سے کرتا ہوں ابتدائے سخن
ضمیر ''کن'' سے اگاتا ہے جو زمین و زمن
وہی تو ہے جو ہواؤں کو اذنِ خرام دیتا ہے
سمندروں کی جبیں پہ ابھارتا ہے شکن

☆☆☆

برتر ہے خدایا تو میرے گماں سے
لاؤں میں تیری حمد کو الفاظ کہاں سے
بن جائیں قلم سارے شجر اور بحر سیاہی
ممکن نہیں توصیف تیری پھر بھی جہاں سے

تیری ثناء کہ خداوند لایزال ہے تو
یہی مثال ہے تیری کہ بے مثال ہے تو
ترا کمال ہی دنیا کے ہر کمال میں ہے
یہی شان تیری کہ ہر شان میں کمال ہے تو

☆☆☆

وہی ہوتا ہے جو فرمان خدا ہوتا ہے
جو بھی ملتا ہے ہمیں رب اولیٰ دیتا ہے
کوئی ذی روح بھی رہتا نہیں بھوکا ہرگز
رزق پتھر میں بھی کیڑے کو خدا دیتا ہے

☆☆☆

کیا غم ہے اگر تخت نہیں پاؤں کے نیچے
کیا فکر اگر سر پہ میرے تاج نہیں ہے
ہے ناز کہ منگتا ہوں میں اس ذات کا نازشؔ
جو ذات کسی اور کی محتاج نہیں ہے

☆☆☆

اے رب کائنات ! یہاں ہے تو وہاں ہے تو
میری رگوں کے خون کے اندر رواں ہے تو
ذروں ، ٹیلوں ، ستاروں ، فضاؤں میں تیرا نور
ہر آنکھ سے اگرچہ نہاں ہے تو

☆☆☆☆☆

دل و نظر کو وہ ذوق جمال دیتا ہے
وہی شعور کو رزق حلال دیتا ہے
اگر سوال کرے کوئی ایک قطرے کا
میرا کریم سمندر اچھال دیتا ہے

☆☆☆

ہے پاک رتبہ فکر سے اس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا
غش آگیا کلیم سے مشتاق دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا

افلاک ارض سب تیرے فرماں پذیر ہیں
حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا
کیونکر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

☆☆☆☆☆

حمد و درود

حمد ہے اللہ کی جس نے محمد ﷺ کو پیدا کیا

درود ہے مصطفیٰ ﷺ پر جس نے اللہ کو ظاہر کیا

حمد ہے اللہ کی جس نے ہمیں انسان بنایا

درود ہے مصطفیٰ ﷺ پر جس نے ہمیں مسلماں بنایا

حمد ہے اللہ کی جس نے ہمیں بولنا سکھایا

درود ہے مصطفیٰ ﷺ پر جس نے ہمیں کلمہ پڑھایا

حمد ہے اللہ کی جس نے ہمیں ایمان دیا

درود ہے مصطفیٰ ﷺ پر جس نے ہمیں قرآن دیا

حمد ہے اللہ کی جس نے عقل و ہوش دیا

درود ہے مصطفیٰ ﷺ پر جس نے جام عرفان سے مدہوش کیا

حمد ہے اللہ کی جس نے دارالخلد بنایا

درود ہے مصطفیٰ ﷺ پر جس نے اس کو بسایا

حمد ہے اللہ کی جس نے جہنم کو بھڑکایا

درود ہے مصطفیٰ ﷺ پر جس نے جہنم کو بجھایا

حمد ہے اللہ کی جس سے سب کی ابتداء ہے

درود ہے مصطفیٰ ﷺ پر جس پر سب کی انتہاء ہے

حمد ہے اللہ کی جو رب کریم ہے

درود ہے مصطفیٰ ﷺ پر جو رؤف و رحیم ہے

حمد ہے اللہ کی جو مالک یوم الدین ہے

درود ہے مصطفیٰ ﷺ پر جو شفیع المذنبین ہے

حمد ہے اللہ کی جو لا الہٰ الا اللہ ہے

درود ہے مصطفیٰ ﷺ پر جو محمد الرسول اللہ ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆
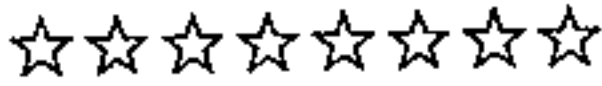
قرآن

قرآن ہے شعور عذاب وثواب کا
قرآن معجزہ ہے رسالت مآب کا
قرآن آئینہ ہے خدا کی صفات کا
قرآن ضابطہ ہے بشر کی حیات کا
قرآن آئینہ ہے رموز حیات کا
اس میں رقم ہے فلسفہ ہر کائنات کا
قرآن اوج ذات رسول انام ہے
قرآن التفات الٰہی کا نام ہے
اس کے طفیل جن کے مقدر سنور گئے
قرآن سوچتا ہے وہ قاری کدھر گئے

قرآن آیا دین کی تکمیل ہو گئی
ظلمت کدوں میں نور کی ترسیل ہو گئی
کس طرح پڑھنا چاہیے قرآن کو ؟
آقا نے جب سکھایا تو ترتیل ہو گئی

☆☆☆☆☆

''قرآن'' نعت مصطفےٰ ﷺ ہے

ہمارا ایمان ہے کہ پورا قرآن میرے آقا ﷺ کی نعت ہے۔ الحمد کی '' الف '' سے لے کر والناس کی ''سین'' تک پورا قرآن میرے آقا ﷺ کی ثناء کرتا ہے۔

اگر ہم حروف تہجی کو دیکھیں تو وہ بھی میرے آقا ﷺ کی نعت پڑھتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

میں نے الف کو دیکھا تو

الف نے کہا میرے آقا امامِ کائنات ہیں

ب نے کہا میرے آقا باعثِ کائنات ہیں

ت نے کہا میرے آقا تنویرِ کائنات ہیں

ث نے کہا میرے آقا ثناءِ کائنات ہیں

ج نے کہا میرے آقا جانِ کائنات ہیں

ح نے کہا میرے آقا حسنِ کائنات ہیں

خ نے کہا میرے آقا خورشیدِ کائنات ہیں

د نے کہا میرے آقا دولتِ کائنات ہیں

ذ نے کہا میرے آقا ذوقِ کائنات ہیں

ر نے کہا میرے آقا رحمتِ کائنات ہیں

ز نے کہا میرے آقا زینتِ کائنات ہیں

س نے کہا میرے آقا سیدِ کائنات ہیں

ش نے کہا میرے آقا شفقتِ کائنا ت ہیں

ص نے کہا میرے آقا صدرِ کائنا ت ہیں

ض نے کہا میرے آقا ضیا ئے کائنات ہیں

ط نے کہا میرے آ قا طلعتِ کائنات ہیں

ظ نے کہا میرے آقا ظرفِ کائنات ہیں

ع نے کہا میرے آقا علوِ کائنات ہیں

غ نے کہا میرے آقا غنائے کائنات ہیں

ف نے کہا میرے آقا فیاضِ کائنات ہیں

ک نے کہا میرے آقا کشورِ کائنات ہیں

ق نے کہا میرے آقا قدرتِ کائنات ہیں

ل نے کہا میرے آقا لعلِ کائنات ہیں

م نے کہا میرے آقا محبوبِ کائنات ہیں

ن نے کہا میرے آقا نورِ کائنات ہیں

و نے کہا میرے آقا والی کائنات ہیں

ہ نے کہا میرے آقا ہادیِ کائنات ہیں

ء نے کہا میرے اعظمِ کائنات ہیں

الف سے لیکر ہمزہ تک تمام حروف نے نعت پڑھ لی لیکن ی خاموش رہی۔ ی نعت نہیں پڑھ رہی۔

الف	امام	بول	کر
ب	باعث	بول	کر
ت	تنویر	بول	کر
ث	ثناء	بول	کر
ج	جان	بول	کر
ح	حسن	بول	کر
خ	خورشید	بول	کر
د	دولت	بول	کر
ذ	ذوق	بول	کر
ر	رحمت	بول	کر
ز	زینت	بول	کر
ش	شفقت	بول	کر
ص	صدر	بول	کر
ض	ضیاء	بول	کر
ط	طلعت	بول	کر
ظ	ظرف	بول	کر
ع	علو	بول	کر
غ	غناء	بول	کر

ف	فیاض	بول	کر
ق	قدرت	بول	کر
ک	کشور	بول	کر
ل	لعل	بول	کر
م	محبوب	بول	کر
ن	نور	بول	کر
و	والی	بول	کر
ہ	ہادی	بول	کر
ء	اعظم	بول	کر

ی کو تک رہے ہیں ۔کہ اے ی ہم نے نعت پڑھ لی تو کیوں نہیں پڑھتا؟تو کیوں خاموش ہے؟

اب ی نعت پڑھنے لگا ہے ۔ی نے سینہ تان کر اور جھوم کر کہا میرے آقا تو یارسول اللہ ﷺ ہیں۔

یارسول اللہ ﷺ، یا حبیب اللہ ﷺ

یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے
کیا پیش کروں آقا ہر چیز تمہاری ہے

☆☆☆☆☆☆

مظہرِ کبریا، ذات مصطفےٰ ﷺ

خالق کائنات نے ارشاد فرمایا!

''اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض''۔

''اللہ زمین و آسمان کا نور ہے''۔

جب انسان نے یہ اعلان سنا تو عرض کی اے رب ذوالمنن! تو زمین و آسمان کا نور ہے۔ کائنات کی ہر شے میں تیرا جلوہ ہے۔ کائنات کی ہر چیز میں تیرا نور ہے،

اے بار الہٰ! تیرا نور کہیں

سورج کی چمک میں ہے
چاند کی دمک میں ہے
فلک کی نیلاہٹ میں ہے
کہکشاؤں کی جھلملاہٹ میں ہے
ہواؤں کی سرسراہٹ میں ہے
پتوں کی تھرتھراہٹ میں ہے
موجوں کی روانی میں ہے
کواکب آسمانی میں ہے
شیشہ و سنگ میں ہے
زم زم و گنگ میں ہے
گلوں کے تبسم میں ہے

جھرنوں کے ترنم میں ہے
آبشاروں کے نغموں میں ہے
بہاروں کے زمزموں میں ہے
چاندنی کے جھالے میں ہے
صبح کے اجالے میں ہے

مولا! ہر شے میں تیرا نور ہے مگر ہم اپنی محدود بصارت کی وجہ سے تیرے اس کائنات میں بکھرے ہوئے نور کو دیکھنے سے قاصر ہیں۔

مولا! تو ان بکھرے ہوئے انوار و تجلیات کو ایک ایسی ذات میں یکجا کر دے جو تیری ذات کا بھی مظہر ہو اور تیری صفات کا بھی مظہر ہو مولا ایسا کوئی پیکر اتم بھیج کہ

جب ہم

اس کی صفات کو دیکھیں تو تیری صفات کا عکس نظر آئے
اس کی ذات کو دیکھیں تو تیری ذات کا عکس نظر آئے
اس کے حسن کو دیکھیں تو تیرا حسن نظر آئے
اس کے کمال کو دیکھیں تو تیرا کمال نظر آئے

تو خالق نے ارشاد فرمایا:

اے کائنات والو! فکر کاہے کی کرتے ہو، میں اپنے انوار و تجلیات سے مرقع اور اپنی تمام تر صفات سے مرصع ایک ایسے پیکر، نور ازل اور نظر افروز ابد پیکر کو بھیج رہا ہوں کہ

قد جاء کم من اللہ نور

لوگو! تمہاری طرف ایک پیکر انوار و تجلیات بھیج رہا ہوں جو

میری ذات کا بھی مظہر اتم ہے

میری صفات کا بھی مظہر اتم ہے

لوگو!

اگر تم میرے جمال کو دیکھنا چاہو تو مصطفیٰ ﷺ کے جمال کو دیکھ لو

اگر تم میرے کمال کو دیکھنا چاہو تو مصطفیٰ ﷺ کے کمال کو دیکھ لو

اگر تم میری قدرتوں کو دیکھنا چاہو تو مصطفیٰ ﷺ کی عظمتوں کو دیکھ لو

اگر تم میری وسعتوں کو دیکھنا چاہو تو مصطفیٰ ﷺ کی وسعتوں کو دیکھ لو

اگر تم میرے علم کو دیکھنا چاہو تو مصطفیٰ ﷺ کے علم کو دیکھ لو

اگر تم میرے حلم کو دیکھنا چاہو تو مصطفیٰ ﷺ کے حلم کو دیکھ لو

اگر تم میری رحمتوں کے تلاطم دیکھنا چاہو تو آؤ محمد عربی ﷺ کا تبسم دیکھ لو

اگر تم میری برکتوں کا خزینہ دیکھنا چاہو تو آؤ محمد عربی ﷺ کا مدینہ دیکھ لو

اگر تم قرآن کی صورت دیکھنا چاہو تو مصطفیٰ ﷺ کی سیرت دیکھ لو

اس لیے کہ

جب میں نے قرآن کے حسن کو بکھیرا تو ۱۱۴ سورتیں بنادیں

جب میں نے قرآن کے حسن کو سمیٹا تو پیکر محمد ﷺ بنادیا

☆☆☆☆☆☆☆☆

آنکھیں بھی جب نہ تھیں تو محمد ﷺ کا نور تھا

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کائنات کے ذرے ذرے کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔انس و جن ،حور و ملک ،غلمان بہشت ،نباتات ،حیوانات ،شجر و حجر ،شمس و قمر الغرض ہر مخلوق اسی کے کارخانہ خلقت کی تخلیق ہے ۔کیونکہ وہ خالق کائنات ہے۔لیکن اس بات میں کوئی اختلاف نہیں اس باری تعالیٰ نے سب سے پہلے نور مصطفیٰ ﷺ کو تخلیق کیا۔جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے

مدینے کا شہر ہے ۔۔۔۔رحمت کی لہر ہے۔۔۔۔مسجد نبوی ہے۔۔۔۔ انوارِ ایزدی ہے۔۔۔۔صحابہ کا جمع غفیر ہے۔۔۔۔رحمت رب کبیر ہے۔۔۔ صحابہ کے مجمع میں حضور ایسے جلوہ گر ہیں جیسے چودہویں کا چاند ستاروں کے درمیان دمک رہا ہو۔

دربار رسالت کی کیسی وہ گھڑی ہوگی
حسان کے ہونٹوں پہ جب نعت نبی ہوگی
صدیق و عمر ہوں گے عثمان و علی ہوں گے
حسنین کے نانا کی کیا بزم سجی ہوگی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ !اللہ نے سب سے پہلے کس چیز کو تخلیق فرمایا۔آقا مسکرانے لگے۔لب اقدس ہلانے لگے۔پھول گرانے لگے۔صحابہ چننے لگے۔آقا ﷺ نے فرمایا میرے صحابی سنو۔

ان اللّٰہ تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ.

اللہ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے تخلیق کیا۔

فرمایا کہ اس وقت

نہ زمیں تھی نہ زماں

نہ مکیں تھے نہ مکاں

نہ عرش تھا نہ فرش

نہ لوح تھی نہ قلم

نہ عرب تھا نہ عجم

نہ افلاک تھے نہ فلک

نہ حوریں تھیں نہ ملک

نہ شمس تھا نہ قمر

نہ جن تھے نہ بشر

نہ برگ تھے نہ ثمر

نہ بحر تھے نہ بر

نہ ستارے تھے نہ چمک

نہ پھول تھے نہ مہک

نہ بلبل تھی نہ چہک

نہ سبزہ تھا نہ لہک

نہ لہجہ تھا نہ کلام

نہ مقتدی تھے نہ امام

نہ بادشاہ تھے نہ غلام

نہ صبح تھی　　نہ شام

نہ رکوع تھے　　نہ قیام

نہ صراحی تھی　　نہ جام

الغرض

ہواؤں کی سرسراہٹ نہ تھی

گلوں کی مسکراہٹ نہ تھی

کہکشاؤں کی جھلملاہٹ نہ تھی

آسمان کی نیلاہٹ نہ تھی

فضاؤں کے سناٹے نہ تھے

ہواؤں کے فراٹے نہ تھے

مئے کدے کی چلبل نہ تھی

ساغر کی ہلچل نہ تھی

کچھ بھی نہ تھا اور ''تھا'' بھی نہ تھا

بس

پہلے یا بنانے والا خدا تھا

یا بننے والا نور مصطفیٰ ﷺ تھا

انجم میں ضو نہ شمس و قمر کا ظہور تھا
آنکھیں بھی جب نہ تھیں تو محمد ﷺ کا نور تھا

پڑھو درود کہ مولود کی گھڑی آئی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت ایک منفرد اور نورانی ولادت تھی جس میں عجیب واقعات اور انوار و تجلیات کا ظہور ہوا۔ اس ساعت سعید میں سارا گھر بقعہ نور بن گیا۔ انوار و تجلیات نے نہ صرف گھر بلکہ پوری کائنات کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ ہر چیز چاندنی میں نہا گئی۔ اس موقع پر عناصر کائنات ہی نہیں بلکہ ساکنان عرش بھی حرکت میں آ گئے۔ ہر شئے رقصاں تھی، کیف و سرور کا سماں تھا، ہر طرف دھوم مچی تھی کہ آج اس نور کا ظہور ہونے والا ہے جو

ظلمتوں کو اجالے میں بدلے گا

تاریکیوں کو روشنیاں عطا کرے گا

دلوں کو انوار بخشے گا

نگاہوں کی بصیرتیں عطا کرے گا

جہالت کو علم سے نوازے گا

سنگ دلوں کو حلم سے نوازے گا

اُم عثمان فاطمہ بنت عبداللہ الثقیفہ رضی اللہ عنہا اس موقعہ پر مخدومہ کائنات سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے وقت حاضر تھی، میں نے دیکھا کہ ہر شے نور میں ڈوب گئی۔۔۔ گویا کائنات میں نور کا سیلاب آ گیا۔۔۔ اجرام سماوی زمین کی طرف جھک رہے تھے جیسے اسے بوسہ دینا چاہتے ہوں، اس وقت میں نے جس چیز کو دیکھا اسے نور ہی نور پایا۔

ولادت کی رات وہ سہانی ساعت تھی جب کائنات میں معنوی انقلاب کا آغاز

ہوا۔نور کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر پوری کائنات میں موجزن تھا،نوری احرام جھک جھک کر اس نوری تموج میں اضافہ کر رہے تھے۔فرشتے جھانک جھانک کر اپنے اشتیاق دیدار و شوق فراواں کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ کب وہ نور کا پیکر جلوہ بار ہو۔حوران جنت نے کاشانہ آمنہ کو گھیرے میں لیے،فرشتوں نے مشرق و مغرب میں آمد و استقبال کے پرچم لہرا دیے۔اس وقت اس کائنات کے اندر کیسے کیسے مناظر کا ظہور ہوا اور وہ کیسا سماں تھا جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولود کی گھڑی آئی۔

اس وقت

یہ تطہیر کی رت یہ نکھری فضاء
یہ چھائی ہوئی رحمتوں کی گھٹا
یہ کھلتی ہوئی والضحیٰ کی دکاں
یہ ہر سمت ختم نبوت کی اذاں
یہ قوس قزح علم و عرفان کی
یہ رعنائیاں عکس وجدان کی
یہ نقشے جنوں کے نکھرتے ہوئے
ملک آسماں سے اترتے ہوئے
یہ حوروں کے گیسوں سنورتے ہوئے
خیالوں سے آہو گزرتے ہوئے
یہ رنگوں کی بارش چمن در چمن
یہ بجتی ہوئی محفل فکر و فن

برستے ہوئے درج و لعل و گوہر
چمکتی ہوئی عقل کی راہ گزر
یہ سبزے پہ شبنم کی پر چھائیاں
یہ تاروں کی بے خواب انگڑائیاں
یہ موتی صدف سے نکلتے ہوئے
شرر آبگینوں میں ڈھلتے ہوئے
یہ مستی کی بہتی ہوئی آب جو
یہ بڑھتی ہوئی شوق کی آبرو
یہ دل میں پگھلتی ہوئی ہر امنگ
یہ بجتے ہوئے رنگ بھی سنگ سنگ
یہ مہتاب ذروں میں بٹتا ہوا
یہ خورشید شیشوں میں کٹتا ہوئی
نبوت نقابیں الٹتی ہوئی
ولایت کی خیرات بٹتی ہوئی
یہ سجتا ہوا نور کا سائباں
یہ بجتی ہوئی دل کی شہنائیاں
یہ بچھتی ہوئی چاندنی کی صفیں
یہ گاتی ہوئیں گنگناتی دفیں

یہ باب حرم جگمگاتا ہوا
یہ سارا جہاں مسکراتا ہوا
زمیں پہ اترتے ہوئے انبیاء
لبوں پر ہے صَلِ علیٰ کی صدا
وہ آدم چلا دم سنبھالے ہوئے
محبت مؤدت میں ڈھالے ہوئے
وہ یعقوب محفل میں آنے لگا
خضر اس کو رستہ دکھانے لگا
براہیم ہوتا ہے مسند نشیں
بڑھا یوسفِ کہکشاں آستیں
یہ موسیٰ وہ عیسیٰ ہوئی ہم قدم
سنبھالے ہوئے زندگی کا علم
زباں پر ہے تسبیح رب جلیل
زمیں پر بچھاتا ہے پر جبرائیل
یہ حوروں بڑھیں دائرہ دائرہ
یہ مریم یہ حوا یہ ہیں آسیہ
جہاں کو مسرت کا پیغام دوں
اب ان ساعتوں کو میں کیا نام دوں

سنبھلنا سنبھلنا یہ کون آگیا
خموشی کا کیسا فسوں چھا گیا
یہ آرائش محفل طین ہے
یہ وحدت کے لہجے میں یٰسین ہے
یہ بدرالدجیٰ یہ شمس الضحیٰ
یہ صدر العلیٰ یہ نورالھدیٰ
یہ خلق و اخوت کا مینار ہے
یہ انسانیت کا علمدار ہے
یہ تخلیق کونین کا راز ہے
بشر ہے مگر نور کا ناز ہے
یہ دیکھے تو بن خود سے بسنے لگے
یہ بولے تو موتی برسنے لگے
اسی سے رواں فکر کی ہر ندی
یہ ہے باعث رحمت ایزدی
جو بھولے سے پڑجائے اس کی نگاہ
تو کنکر بھی پڑھنے لگیں لاالٰہ!
یہ سلطان ہے روحِ کونین کا
یہ منتہائے روحِ حسنین کا

یہی ہے وقار فروع و اصول
کہ بیٹی ہے اس کی جناب بتول
یہ پلکیں اٹھائے اگر بر زمیں
تو مہتاب ہو جائے ٹکڑے وہیں
جو اس کے لیے بے ادب ہوگیا
تو سمجھو کے وہ بولہب ہوگیا
مسرت سے جھوم اے میری زندگی
کہ نبیوں کی محفل مکمل ہوئی

☆☆☆☆☆☆☆☆
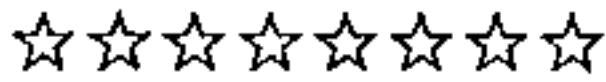
محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ دریا کی موجوں میں ہوتی روانی — نہ ہوتا سمندر میں بہتا یہ پانی
نہ سورج کی کرنیں چمکتی جہاں پر — برستے نہ جلوے زمین وزماں پر
نہ سجتی ستاروں کی بزم آسماں پر — نہ پڑتی نظر مالک دوجہاں پر
نہ بادل میں پانی کا ہوتا خزانہ — نہ مٹی غذاؤں کا بنتی بہانہ
نہ بارش، نہ کھیتی، نہ سبزہ، نہ دانہ — نہ یہ آشیانہ، نہ وہ آشیانہ
راہ معرفت سے نہ انساں گزرتا — نہ سیر آسمانی فضاؤں کی کرتا
نہ ادراک بڑھتا نہ احساس ابھرتا — نہ قرآں اترتا نہ ایماں نکھرتا
جو منزل نہ ہوتی تو رفتار کیسی — جو محفل نہ ہوتی تو گفتار کیسی
زمانے کے دلکش نظارے نہ ہوتے — کسی کو کسی کے سہارے نہ ہوتے
نہ ہوتی زمیں نہ ہوتا فلک بھی — نہ جن و بشر نہ حور و ملک بھی
کلیم و خلیل و صفی بھی نہ ہوتے — ولی بھی نہ ہوتے نبی بھی نہ ہوتے
فضا میں صدا لن ترانی نہ ہوتی — جہاں میں وفا کی کہانی نہ ہوتی
نہ تورات ہوتی نہ انجیل ہوتی — نہ دنیا میں فوج ابابیل ہوتی
نہ قرآن آتا نہ توحید ہوتی — نہ بخشش نہ بخشش کی امید ہوتی
نہ صحرا نہ دیوانگی کے طریقے — نہ مستی نہ مستی کے روشن سلیقے
نہ یہ عرش کرسی نہ یہ چاند تارے — نہ جنت نہ دوزخ نہ دریا نہ دھارے

جہاں میں کسی شے کا سایہ نہ ہوتا　　جو حق نے محمد ﷺ بنایا نہ ہوتا

ارے جہاں میں کسی شے کا سایہ نہ ہوتا
جو حق نے محمد ﷺ بنایا نہ ہوتا

اور کون محمد ﷺ؟

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں کہ

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا
ملک خادمان سرائے محمد ﷺ
عصائے کلیم اژدھائے غضب تھا
گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ
میں قربان کیا پیاری پیاری ہے نسبت
یہ آن خدا وہ خدائے محمد ﷺ
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ
دم نزع جاری ہو میری زباں پر

محمد ﷺ ، محمد ﷺ ، خدائے محمد ﷺ

عجب کیا ہے گر رحم فرمائیں ہم پر
خدائے محمد ﷺ ، برائے محمد ﷺ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے رب سلم صدائے محمد ﷺ

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریے

اور یہ وجد کیا ہے؟

مظفر وارثی لکھتے ہیں:

نبی کا نام جب میرے لبوں پہ رقص کرتا ہے
لہو بھی میری شریانوں کے اندر رقص کرتا ہے

میری بے چین آنکھوں میں وہ جب تشریف لاتے ہیں
تصور ان کے دامن سے لپٹ کر رقص کرتا ہے

پڑے ہیں نقش کف پا کے ہار گردن میں
جبھی تو روح لہراتی ہے پیکر رقص کرتا ہے

زمین و آسماں بھی اپنے قابو میں نہیں رہتے
تڑپ کر جب محمد کا قلندر رقص کرتا ہے

کچھ نہ تھا تو حضور ﷺ تھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیلؑ بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوئے ۔حضرت جبرائیلؑ کا کام یہ ہے کہ وہ خدا کا پیغام انبیاء تک پہنچاتے تھے۔ ہر نبی کے پاس آتے ،ہر رسول کے پاس آتے۔روایات میں آتا ہے کہ جتنی بار جبرائیل بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوئے اتنی بار کسی نبی کے پاس نہیں گئے۔حسن رضا بریلوی کہتے ہیں کہ

بے لقائے یاران کو چین آ جاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

جب جبرائیلؑ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا۔ اے جبرائیلؑ !یہ تو بتاؤ کہ تمہاری عمر کیا ہے؟حضرت جبریلؑ عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ﷺ !عمر کا تو صحیح اندازہ نہیں مگر اتنا یاد ہے کہ ساری کائنات کے پیدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حجابات عظمت میں سے چوتھے پردہ عظمت میں ایک نورانی ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع ہوا کرتا تھا۔آقا میں نے وہ ستارہ بہتر ہزار(۷۲۰۰۰)مرتبہ دیکھا ہے۔میرے آقا نے مسکرا کے فرمایا:

یاجبرائیل وعزۃ ربی جل جلالہ اناذالک الکوکب

'' اے جبرائیلؑ !مجھے اپنے رب ذوالجلال کی عزت کی قسم وہ چمکنے والا ستارہ میں ہی تھا''۔

(السیرۃ الحلبیۃ ،سیرت الرسول ﷺ جلد دوم)

تو پتہ چلا کہ

زمین و آسماں نہ تھے	حضور ﷺ تھے
لوح و قلم نہ تھے	حضور ﷺ تھے
سورج کی چمک نہ تھی	حضور ﷺ تھے
چاند کی چمک نہ تھی	حضور ﷺ تھے
چاندنی کا جھالا نہ تھا	حضور ﷺ تھے
صبح کا اجالا نہ تھا	حضور ﷺ تھے
زمین کی نرمی نہ تھی	حضور ﷺ تھے
آتش کی گرمی نہ تھی	حضور ﷺ تھے
صوت و آواز نہ تھی	حضور ﷺ تھے
سوز و ساز نہ تھے	حضور ﷺ تھے
زمزم و گنگ نہ تھے	حضور ﷺ تھے
رنگ و آہنگ نہ تھے	حضور ﷺ تھے
پتھر کی سختی نہ تھی	حضور ﷺ تھے
خوشحالی و بدبختی نہ تھی	حضور ﷺ تھے
آبشاروں کا بہاؤ نہ تھا	حضور ﷺ تھے
شاخوں کا جھکاؤ نہ تھا	حضور ﷺ تھے
فواکہ و ثمر نہ تھے	حضور ﷺ تھے

شام وسحر نہ تھے	حضور ﷺ تھے
جان وجگر نہ تھے	حضور ﷺ تھے
لعل وگہر نہ تھے	حضور ﷺ تھے
رات کا سناٹا نہ تھا	حضور ﷺ تھے
صبح کا فراٹا نہ تھا	حضور ﷺ تھے
دشت وبیاباں نہ تھے	حضور ﷺ تھے
جنت ورضوان نہ تھے	حضور ﷺ تھے
خطبہ وآذاں نہ تھے	حضور ﷺ تھے
وعظ وبیاں نہ تھے	حضور ﷺ تھے

اس وقت

ایک خدا تھا

یا نور مصطفیٰ ﷺ تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

خالق کائنات نے ارشاد فرمایا!

"لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم"

"تحقیق ہم نے انسان کو اچھی شکل وصورت میں پیدا کیا"۔

تو!

جہاں انسان کی انسانیت کی انتہاء ہوتی ہے

وہاں ایک مومن کی فراست کی ابتداء ہوتی ہے

جہاں ایک مومن کی فراست کی انتہاء ہوتی ہے

وہاں ایک ولی کی ولایت کی ابتداء ہوتی ہے

جہاں ولی کی ولایت کی انتہاء ہوتی ہے

وہاں قطب کی قطبیت کی ابتداء ہوتی ہے

جہاں قطب کی قطبیت کی انتہاء ہوتی ہے

وہاں غوث کی غوثیت کی ابتداء ہوتی ہے

جہاں غوث کی غوثیت کی انتہاء ہوتی ہے

وہاں تابعی کی تابعیت کی ابتداء ہوتی ہے

جہاں تابعی کی تابعیت کی انتہاء ہوتی ہے

وہاں صحابی کی صحابیت کی ابتداء ہوتی ہے

جہاں صحابی کی صحابیت کی انتہاء ہوتی ہے

وہاں نبی کی نبوت کی ابتداء ہوتی ہے

جہاں نبی کی نبوت کی انتہاء ہوتی ہے

وہاں رسول کی رسالت کی ابتداء ہوتی ہے

اور جہاں رسول کی رسالت کی انتہاء ہوتی ہے

وہاں محمد عربی ﷺ کی عظمت کی ابتداء ہوتی ہے

اور جہاں محمد عربی ﷺ کی عظمت کی انتہاء ہوتی ہے

وہاں یہ مقام آجاتا ہے:

ثم دنیٰ فتدلیٰ،فکان قاب قوسین او ادنیٰ

اور پھر وہ مقام آتا ہے کہ

محمد ﷺ خدا کا اور خدا محمد ﷺ کا ہو جاتا ہے

پھر

تمام پردے اٹھ جاتے ہیں۔

تمام فاصلے ختم ہو جاتے ہیں۔

تمام فرق مٹ جاتے ہیں۔

بس ایک فرق رہ جاتا ہے۔

کہ

وہ خالق ہوتا ہے یہ مخلوق ہوتا ہے۔

وہ رازق ہوتا ہے یہ مرزوق ہوتا ہے۔

وہ مالک ہوتا ہے یہ مملوک ہوتا ہے۔

وہ رب ہوتا ہے یہ مربوب ہوتا ہے۔

وہ الٰہ ہوتا ہے یہ بندہ ہوتا ہے۔

وہ نور ہوتا ہے یہ اس کی تنویر ہوتا ہے۔

وہ مصور ہوتا ہے یہ اس کی تصویر ہوتا ہے۔

ارے وہ خدا ہوتا ہے یہ مصطفیٰ ہوتا ہے۔

وہ لا الٰہ الا اللہ ہوتا ہے یہ محمد رسول اللہ ہوتا ہے۔

اس لیے حسن رضا بریلویؒ فرماتے ہیں

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانیئے کیا ہو

☆☆☆☆☆☆☆

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضور نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب ومقرب نبی ہیں۔اس لیے اللہ رب العزت نے انبیاء سابقین کے جملہ شمائل ،خصائل اورمحامد ومحاسن آپ ﷺ کی ذات والاصفات میں جمع فرما دیئے۔وہ کمالات وامتیازات جو دیگر انبیاء کی شخصیات میں فرداً فرداً تھے،موجود تھے۔آپ ﷺ میں وہ سارے کے سارے جمع کردیے گئے۔

اگر سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا جائے تو بات اظہر من الشمس ہے وہ یہ کہ

تمام نبیوں کے کمالات اسی ایک ذات میں

تمام نبیوں کے امتیازات اسی ایک ذات میں

تمام نبیوں کے معجزات اسی ایک ذات میں

تمام نبیوں کی صفات اسی ایک ذات میں

تمام نبیوں کے خصائص اسی ایک ذات میں

تمام نبیوں کے فضائل اسی ایک ذات میں

چنانچہ

آدمؑ کا صفوت

شیثؑ کی معرفت

نوحؑ کی سخاوت

ابراہیمؑ کی خلعت

اسماعیلؑ کی زبان

صالحؑ کی فصاحت

اسحاقؑ کی رضا

لوطؑ کی حکمت

ایوبؑ کا صبر

یونسؑ کی اطاعت

یوشعؑ کا جہاد

داوٗدؑ کی آواز

دانیالؑ کی محبت

یحییٰؑ کی پاک دامنی

سلیمانؑ کا دبدبہ

یوسفؑ کا حسن

موسیٰؑ کا کمال

عیسیٰؑ کا کمال

جہاں یہ سارے کمالات کی انتہا ہوتی ہے

وہاں سے محمد عربی ﷺ کی عظمت کی ابتداء ہوتی ہے

حسن یوسف ، دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

☆☆☆☆☆☆

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے شہر علم و عالم اسرار خشک و تر
تو بادشاہ دیں ہے ،تو سلطان بحر و بر
تیر ے حروف نطق الٰہی کا معجزہ
تیری حدیث سچ سے زیادہ ہے معتبر
یہ کہکشاں تیرے محلے کا راستہ
تاروں کی روشنی ہے تیری خاک راہ گزر
جبریل تیرے در کے نگہباں کا ہم مزاج
باقی ملائکہ تیری گلیوں کے کوزہ گر
موج صباء کو ہے تیری خوشبو کی جستجو
جیسے کسی کے در کی بھکارن ہو دربدر
قامت تری ہے روز قیامت کا آسرا
خورشید حشر ، ایک نگیں تیرے تاج پر
ہر رات تیرے گیسوئے عنبر فشاں کی یاد
تیرے لبوں کی آئینہ بردار ہے سحر
محفوظ جس میں ہو تیر ے نقش قدم کا عکس
کیوں آسماں کا سر نہ جھکے ایسی خاک پر

آیات تیرے حسن خدوخال کی مثال

واللیل تیری زلف ہے رخسار و القمر

والعصر زاویہ ہے تیری چشم ناز کا

والشمس تیری گرمئی انفاس کا شرر

یٰسین تیرے نام پر الہام کا غلاف

طٰہٰ تیرا لقب ہے شفاعت تیرا ہنر

دریا تیرے کرم کی طلب میں ہیں جاں بلب

صحرا تیرے حرام کی خاطر کھاں بہ سر

تیرا مزاج بخشش پیہم کی سلسبیل

تیری عطا خزانہ ء رحمت ہے سر بہ سر

تیرے فقیر اب بھی سلاطین کج کلاہ

تیرے غلام اب بھی زمانے کے چارہ گر

یہ بھی نہیں کہ میرا مرض لا علاج ہو

یہ بھی نہیں کہ تجھ کو نہیں ہے میری خبر

ہاں پھر سے ایک جنبش ابرو کی بھیک دے

ہاں پھر سے اک نگاہ کرم میرے حال پر

سایہ عطا ہو گنبد خضرٰی کا ایک بار

جھلسا نہ دے مجھ کو کڑی دھوپ کا سفر

محسن ، کہ تیری راہ گزر کا فقیر ہے
اس پر کرم دیارِ نبوت کے تاجور
دے رزقِ نطق مجھ کو بنامِ علی ولی
از بحر فاطمہ وہ تیرا پارۂ جگر
حسنین کے طفیل عطا کر مجھے بہشت
میری دعا کے رخ پہ چھڑک شبنمِ اثر
تیرے سوا دعا کے لئے کس کا نام لوں
"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

☆☆☆☆☆☆☆☆

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

خالق کائنات نے حضرت آدمؑ کو پیدا فرمایا تو اللہ نے آدم کی پیشانی پر نور محمدی ﷺ رکھ دیا۔ جب آدمؑ کی پیشانی میں نور محمدی چمکا تو آدمؑ کا پورا وجود چمک اٹھا اور اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو مسجود ملائک بنادیا۔

جب نور محمدی ﷺ سے آدمؑ کا وجود چمکا تو پتہ چلا کہ

آدمؑ چمکے	وجود آدمؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت نوحؑ چمکے	وجود نوحؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت شیثؑ چمکے	وجود شیثؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت ادریسؑ چمکے	وجود ادریسؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت ہودؑ چمکے	وجود ہودؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت صالحؑ چمکے	وجود صالحؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت ابراہیمؑ چمکے	وجود ابراہیمؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت اسماعیلؑ چمکے	وجود اسماعیلؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت لوطؑ چمکے	وجود لوطؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت اسحاقؑ چمکے	وجود اسحاقؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت یعقوبؑ چمکے	وجود یعقوبؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت یوسفؑ چمکے	وجود یوسفؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت یونسؑ چمکے	وجود یونسؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی

حضرت ایوبؑ چمکے	وجود ایوبؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت موسیٰؑ چمکے	وجود موسیٰؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت ہارونؑ چمکے	وجود ہارونؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت داؤدؑ چمکے	وجود داؤدؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت عزیزؑ چمکے	وجود عزیزؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت زکریاؑ چمکے	وجود زکریاؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت یحییٰؑ چمکے	وجود یحییٰؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت سلیمانؑ چمکے	وجود سلیمانؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت عیسیٰؑ چمکے	وجود عیسیٰؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
صدیق اکبرؓ چمکے	وجود صدیقؓ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
فاروق اعظمؓ چمکے	وجود فاروقؓ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
عثمان غنیؓ چمکے	وجود عثمانؓ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
مولا علیؓ چمکے	وجود علیؓ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
بلال حبشیؓ چمکے	وجود بلالؓ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
اویس قرنیؓ چمکے	وجود اویسؓ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حسن بصریؒ چمکے	وجود حسن بصریؒ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
غوث اعظمؒ چمکے	وجود غوث اعظمؒ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
داتا علی ہجویریؒ چمکے	وجود داتا ہجویریؒ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی

خواجہ اجمیریؒ چمکے	وجود خواجہ اجمیریؒ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
بابا فریدؒ چمکے	وجود بابا فریدؒ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
سلطان باہوؒ چمکے	وجود سلطان باہوؒ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
مجدد الف ثانیؒ چمکے	وجود مجدد الف ثانیؒ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
شیر ربانی چمکے	وجود شیر ربانیؒ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
نقش لاثانی چمکے	وجود نقش لاثانیؒ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی

اعلیٰ حضرتؒ کا قلم وجد میں آیا کہ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

☆☆☆☆☆☆☆

خدا ایک ہے، مصطفیٰ ﷺ ایک ہے

خدا ایک ہے، مصطفیٰ ﷺ ایک ہے — خدا اور نبی کی رضا ایک ہے
پڑھو تو محمد ﷺ بھی قرآن ہیں — کہ مضموم و حرف و دعا ایک ہے
عدم بھی محمد ﷺ کا عین وجود — حطیم فنا و بقا ایک ہے
اندھیروں کی ہیں کتنی ہی بولیاں — طلوع سحر کی نوا ایک ہے
چلو عرش و طیبہ کی جانب چلیں — مقامات دو، راستہ ایک ہے
مدینہ بھی جنت ہے میرے لیے — کہ دونوں کی آب و ہوا ایک ہے

مظفر محمد ﷺ محمد ﷺ کروں
میرا فن میرا مدعا ایک ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت آدمؑ اور وسیلہ مصطفیٰ ﷺ

جب حضرت آدمؑ سے بغیر ارادہ کے خطا سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کی ۔اے رب ذوالمنن ! میں تجھ سے حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں ۔میری مغفرت فرما۔اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے آدمؑ تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچان لیا؟ میں نے تو ابھی ان کو پیدا ہی نہیں کیا ۔حضرت آدمؑ نے عرض کی ،اے پروردگار جب تو نے اپنے دست قدرت سے میری تخلیق فرمائی پھر میرے اندر روح پھونکی ،میں نے آنکھیں کھولی اور اوپر دیکھا۔

تو عرش کی جبیں پر میں نے دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں نے عرش کے ہر ستون کو دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں نے دائیں طرف دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں بائیں طرف دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں نے آگے کی طرف دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں نے طوبیٰ درخت کے پتوں کو دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں کو دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں نے فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

حضرت آدمؑ فرماتے ہیں

میں جنت میں چلا گیا

میں نے جنت کے پہلے دروازے پہ دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں نے دوسرے دروازے پہ دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں نے جنت کے آٹھوں دروازے دیکھے

ہر دروازے پہ

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

پھر میں جنت کے اندر داخل ہوا

میں نے جنت کی چھت کی طرف دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں نے ہر محل کے دروازے کو دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں نے جنت کے خیموں کی طرف دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں نے جنت کے درختوں پہ دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں نے درختوں کے پتوں کو دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں غلماں کی آنکھوں کے درمیان دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں نے حوروں کی پیشانی پہ دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

حضرت آدمؑ فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ

جس ہستی کا نام اتنا بلند ہے اس کی ذات کتنی بلند ہوگی۔

(امام حاکم، المستدرک بیہقی، ابن عساکر)

☆☆☆☆☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام

الصلوٰۃ و السلام علیک یا

سیدُالاصفیاء، دُرِبحرِسخا، مہتابِ عطا، صاحبِ ہل اتی، عمیمِ الجودِ والعطا،شاہِ ارض وسماء، گوہرِ ارتقاء،رافع جملہ بلا

الصلوٰۃ و السلام علیک یا

گُلِ گلزارِ آمنہ،جلوۂ حق نما،عکسِ نورِخدا، مظہرِربُ العلی، چراغ خانۂ صفاء،مشعلِ بزمِ وفا،قبلۂ أہلِ صفاء،کعبۂ اہلِ وفا

الصلوٰۃ و السلام علیک یا

نورِشمس وقمر،ذاتِ والا گوہر،راکبِ بحروبر،سَطُوَتِ بام ودر،نُطقِ شریں،مرشدِفکرونظر،راہ داں رہبر،صاحب شقُ القمر

الصلوٰۃ و السلام علیک یا

سید وسردارِ کُل،مصدرِانوارِکُل،قافلۂ سَلارِکُل،حامل اوصافِ کُل،مرکزِ دیدارِکُل

الصلوٰۃ و السلام علیک یا

مہبطِ وحیِ آسمانی، وردِآیاتِ قرآنی، قاسمِ نعمائے ربانی، عالمِ علومِ عرفانی، واقفِ أسرارِ رحمانی

الصلوٰۃ و السلام علیک یا

عادلِ بے عدیل، لطفِ ربِ جلیل، ردِّ ہرقال وقیل، قاسمِ کوثرو

سلسبیل، بے مثل ومثیل، باکمال وجمیل، کبریا کے وکیل، انبیاء کے کفیل

الصلوٰۃ و السلام علیک یا

عالمِ ھست وبود، بزمِ غیب وشھود، برھانِ واجبُ الوجود، صاحبِ مقامِ محمود، منشائے رَبِ ودود، حامد واحمدومحمود

الصلوٰۃ و السلام علیک یا

مقتدائے مرسلاں، مونس بے کساں، مدعائے کن فکاں، چارۂ بے چارگاں، نازش دوجھاں،نکتہ ورنکتہ داں،حق نگرحق رساں، مسیحُ الزماں، راحتِ عاشقاں،رافتِ عاصیاں

الصلوٰۃ و السلام علیک یا

فخرِموجودات، آیۂ مقصدِحیات، جامعُ الحسنات، مطلعِ انوارو تجلیات، جمیعُ البرکات، منبعِ فیوضات، مختارِشش جھات، باعثِ تخلیقِ کائنات

الصلوٰۃ و السلام علیک یا

شھریارِارم، نورِانوارِقِدم، سیدِعرب وعجم، سحابِ کرم، جمیلِ الشیم، نیرِبرجِ کرم، عارفِ کیف وکَم، صاحبِ جود وکرم

الصلوٰۃ و السلام علیک یا

شرحِ اُمُ الکتاب، پیغمبرِانقلاب، رسالت مآب، رحمت بے حساب

الصلوۃ و السلام علیک یا

سیاحِ افلاک، مصداقِ حدیثِ لولاک، عارفِ علم وادراک

الصلوۃ و السلام علیک یا

دانائے سبل، ختمُ الرسل، مولائے کل، نورازل

الصلوۃ و السلام علیک یا

کبیرُالحسَب، نجیبُ الادب، اُمی لقب، عالی نسب

الصلوۃ و السلام علیک یا

احمدمجتبیٰ یعنی محمدمصطفی ﷺ

☆☆☆☆☆☆☆☆

کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ
نیند کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ
یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
کون روتا ہے لپٹ کر در و دیوار کے ساتھ
کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

آیات کی جھرمٹ میں تیرے نام کی مسند
لفظوں کی انگوٹھی میں نگینہ سا جڑا ہے
سانسوں میں مہکتی ہیں مناجات کی کلیاں
کلیوں کے کٹوروں پہ تیرا نام لکھا ہے

آقا
کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

مرحبا سرور کونین مدینے والے
ہم گنہگاروں کے سکھ چین مدینے والے
نام ہونٹوں پہ تیرا آیا تو محسوس ہوا
مل گئی دولت کونین مدینے والے

تیری رحمتوں کا دریا سرِ عام چل رہا ہے
مجھے بھیک مل رہی ہے میرا کام چل رہا ہے
میرے دل کی دھڑکنوں میں ہے شریک نام تیرا
اسی نام کی بدولت میرا نام چل رہا ہے
کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

سرِ بزم جھومتا ہے سرِ عام جھومتا ہے
تیر ا نام سن کے تیرا یہ غلام جھومتا ہے
تیرے نام نے عطا کی میرے نام کو بھی عظمت
تیرا نام ساتھ ہو تو میرا نام جھومتا ہے
کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

نہ میں مست ہوں نہ الست ہوں
مجھے مئے کدے کی خبر نہیں
تیرے نام نے وہ نشہ دیا
مجھے ہر نشے سے بچا لیا
تو پھر کیوں نہ کہوں
کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

اعزاز دیکھنا یہ محمد کے نام کا
اللہ کو ہے شوق درود و سلام کا

کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

نکلا ہے کس کا نام یہ میری زبان سے
آنگن میں پھول گرنے لگے آسمان سے
کس کا خیال آیا ، کیسی ہوا چلی
ابھریں عجب ہوائیں میرے مکان سے

کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

احمد جو ہیں فلک پر محمد زمین پر
حجت ہیں وہ خدا کی کل عالمین پر
خالد اسی کے نام سے نکلی ہے آبشار
جس نے ضمیر ذات کو سرشار کر دیا

کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

تمہارا نام لبوں پر ہے دل کو راحت ہے
اسی کے صدقے مری زندگی سلامت ہے
اگر یہ نام نہ ہو رحمت کی ضمانت
تو سانس لینا بھی میرے لیے قیامت ہے

مجھ کو تو اپنی جان سے پیارا ہے ان کا نام
شب ہے اگر حیات ستارا ہے ان کا نام
قرآن پاک جن پر اتارا گیا ندیم
میں نے بھی اپنے دل پہ اتارا ہے ان کا نام
کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

☆☆☆☆☆☆☆☆

لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں

غم سبھی راحت و تسکین میں ڈھل جاتے ہیں
جب کرم ہوتا ہے حالات بدل جاتے ہیں
آ گئے ہیں تیرے قدموں میں یہ سن کر ہم بھی
تیرے قدموں میں جو گرتے ہیں سنبھل جاتے ہیں
اپنی آغوش میں لے لیتا ہے جب ان کا کرم
زندگی کے سبھی انداز بدل جاتے ہیں
اسم احمد کا وظیفہ ہے ہر اک غم کا علاج
لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں

لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں

مری قسمت جگانے کو نبی کا نام کافی ہے
ہزاروں غم مٹانے کو نبی کا نام کافی ہے
غموں کی دھوپ ہو یا پھر ہوائیں تیز چلتی ہوں
میرے اس آشیانے کو نبی کا نام کافی ہے

کیونکہ

لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں

ہے تیری عنایات کا ڈیرہ میرے گھر میں
سب تیرا ہے کچھ بھی نہیں میرا میرے گھر میں
دروازے پہ لکھا ہے تیرا اسم گرامی
آتا نہیں بھولے سے اندھیرا میرے گھر میں

کیونکہ

لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں
ہر غم کی سپر ہے نام نبی
ایمان بھی خالد کا ہے یہی
آ جائے جو لب پہ نام ان کا
گرنے سے پہلے سنبھلتے ہیں
لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں
ہے تو بس نام محمد ہی سہارا اپنا
ان کے صدقے سے ہی ہوتا ہے گزارا اپنا
ہم کو طوفاں کی موجوں کا کوئی غم نہیں
ہم اسی نام سے پا لیں گے کنارا اپنا

کیونکہ

لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں

جاں بڑی چیز ہے عشاق نبی نے لیکن
حب احمد کے مقابل میں یہ سستی دیکھی
روح غمگین کو ملا اسم محمد سے قرار
دل کی دنیا بھی اسی نام سے بستی دیکھی

کیونکہ

اسم احمد کا وظیفہ ہے ہر اک غم کا علاج
لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں
یہ آرزو نہیں کہ دعائیں ہزار دو
پڑھ کر نبی کی نعت لحد میں اتار دو
سنتے ہیں جاں کنی کا ہے لمحہ بہت کٹھن
لے کر نبی کا نام یہ لمحہ گزار دو

کیونکہ

لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں

صبح چلتا ہے شام چلتا ہے
میرا ہر اک کام چلتا ہے
رہے قبر کے سوال و جواب
میرے آقا کا نام چلتا ہے

گرداب میں جس وقت سفینہ نظر آیا

میں ڈوب رہا تھا کہ مدینہ نظر آیا

سرکار دوعالم کا لیا نام جو ناصؔر

ہر موج کے ماتھے پہ پسینہ نظر آیا

صلو علیہ و آلہ

یہ عنایتیں یہ نوازشیں
ہوئی رحمتوں کی ہیں بارشیں
ہوا مجھ پہ فضلِ کبریا
تیرے در کا جب سے گدا ہوا

تیرا مرتبہ ہے وریٰ وریٰ
تیری شان سب سے اولیٰ اولیٰ
تو حبیبِ داورِ کبریا
نہیں کوئی بھی تم سا ہوا

تیرا نوری نوری جمال ہے
تیری ذات جان کمال ہے
آئے اس جہاں میں بڑے رسل
لیکن تو سب سے جدا ہوا

نہ فلک زمیں کا ظہور تھا
نہ ہی چاند تاروں میں نور تھا
تھا پردے میں جو چھپا چھپا
تجھ سے عیاں وہ خدا ہوا

میرے کریم کا مرتبہ
کس کی سمجھ میں ہے آ سکا
رفعت کو تیری دیکھ کر
موسیٰ بھی تجھ پہ فدا ہوا

یہی آرزو یہی جستجو
تیرا روضہ ہو میرے روبرو
اے کاش آئے یوں قضاء
میں مروں اسے تکتا ہوا

یہ جو خسروی یہ جو سروری
نہیں چاہیے مجھے یا نبی
ہو ویسا عشق عطا مجھے
جو بلال کو ہے عطا ہوا

اب تشنگی یہ مٹا بھی دیں
نوری رخ سے پردہ اٹھا بھی دیں
کہ دل حزیں میں ہے یا نبی
یہی آرزو عرصہ ہوا

ہوئی قاسمی پہ عنایتیں
ملی دو جہاں کی ہیں راحتیں
ہوا ہر نظر میں ہوں معتبر
تیرا جب سے مدح سرا ہوا

☆☆☆☆☆☆☆☆

میں حبیبِ خدا ﷺ کا پرستار ہوں

جل رہا ہے محمد کی دہلیز پر ،دل کو طاق حرم کی ضرورت نہیں
میرے آقا کے مجھ پہ ہیں اتنے کرم،اب کسی بھی کرم کی ضرورت نہیں

ہر طلوع سحر جن کے سائے تلے جن کی آہٹ سے نبض دو عالم چلے
ان کے قدموں سے لگ کے ہوں بیٹھا ہوا،مجھ کو جاہ و حشم کی ضرورت نہیں

میری ہر سانس عشق نبی میں ڈھلے ،یہ وہ سکہ ہے جو عقبیٰ میں بھی چلے
صرف دنیا میں جو خرچ کی جا سکے ،مجھ کو ایسی رقم کی ضرورت نہیں

حسن خلاق کون و مکاں دیکھ لوں ،جو نہ دیکھا کبھی وہ سماں دیکھ لوں
مجھ کو آئینہ مصطفیٰ ﷺ چاہیے ،پتھروں کے صنم کی ضرورت نہیں

کعبؓ و حسانؓ کے ساتھ لائیں گے وہ،میری بخشش مظفر کرائیں گے وہ
میں حبیب خدا کا پرستار ہوں ، مجھ کو محشر کے غم کی ضرورت نہیں

بندے کو جس کے عشق نے مولا بنا دیا

جو منتہٰی ہے حسن و جمال قدیم کا
مقصود ذکر ہے اسی دُرِیتیم کا

اسرار کائنات کا آئینہ دار ہے
جس پر درود قربت پروردگار ہے

عالم کی روح غار حراء کا مکین ہے
بندہ ہے اور منزل روح الامین ہے

خلوت . پسند ناشر احکام کردگار
اترا ہے جس پہ آخری پیغام کردگار

عقدہ کشاء ملک شرافت کا حکمران
جس کا وجود پاک ہے ارض و سماں کی جان

جو میرا اویس ہے وہ شاہ آخریں ہے
آدمی کی ذریت میں اعلیٰ ترین ہے

ذہنوں کو جس نے رشتہ دیں میں پرو دیا
ہر ایک دل سے داغ کدورت کو دھو دیا

جس سے ہر ایک اصل و نقل کی گتھی سلجھ گئی
جس کا مقام چشم بحیرہ سمجھ گئی

جس پر نظام عدل کی تکمیل ہوگئی
دنیا میں ختم آمد جبریل ہوگئی

جس کے لئے درود ہے حق کی زبان پر
ہر آن جس کا ذکر ہے ہفت آسمان پر

جو تاجدار امت فطرت پسند ہے
کردار جس کا اوج فلک سے بلند ہے

احسان خاص ہے جو خدائے جلیل کا
جو اجر بن کے آیا دعائے خلیل کا

بھٹکے ہوؤں کو راہ پر جس نے لگا دیا
بندے کو جس کے عشق نے مولا بنا دیا

جس سے قلوب عشق کے سانچے میں ڈھل گئے
جس کی نظر سے سخت پتھر پگھل گئے

انساں کو زندگی کا قرینہ سکھا دیا
یثرب کو آکے جس نے مدینہ بنا دیا

ہر دم ہے جس پہ لطف خداوند خشک و تر
حامدؔ ہے جو فلک پہ محمد زمین پر

☆☆☆☆☆☆

معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی

جب اللہ نے کسی نبی کو کسی قوم کی ہدایت کے لیے بھیجا تو دعویٰ توحید پر دلیل کے طور پر اس نبی کو اللہ نے کوئی نہ کوئی معجزہ عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو ایک معجزہ، کسی کو دو معجزے، کسی کو تین، کسی کو پانچ اور کسی کو سات معجزے عطا کیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو معجزہ اس دور کے مطابق دیا۔

مثال کے طور پر

حضرت موسیٰؑ کے دور میں جادوگری عروج پہ تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ید بیضاء اور عصا کا معجزہ دیا کہ آپؑ نے عصا پھینکا تو وہ سانپ بن گیا۔

حضرت صالحؑ کے دور میں لوگ پہاڑوں کو تراشنے میں ماہر تھے۔ اللہ نے پہاڑوں میں سے اونٹنی نکالنے کا معجزہ عطا کیا،

حضرت عیسیٰؑ کے دور میں علم طب عروج پر تھا اللہ نے آپ کو کوڑھ کے مریض کو شفا دینے، برص کی بیماری سے شفا دینے، مادرزاد اندھوں کو بینائی دینے حتیٰ کہ مردوں کو زندہ کر دینے کا معجزہ عطا فرمایا۔ الغرض ہر نبی کو کوئی نہ کوئی معجزہ دیا گیا۔

جب باری آئی آمنہ کے لعل کی، پیکر حسن و جمال کی، رحمت شش جہات کی، باعث تخلیق کائنات کی، عکس نور خدا کی، مظہر رب العلیٰ کی، احمد مجتبیٰ کی یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کی تو اللہ نے اپنے حبیب کو ایک، دو، تین، پانچ، سات معجزے نہیں دیے بلکہ خود مصطفیٰ ﷺ کو سر سے پاؤں تک سراپا معجزہ بنا کے بھیجا۔

اس لیے حضور ﷺ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ معجزہ ہے۔

مصطفیٰ علیہ السلام چلیں تو معجزہ

بیٹھیں تو معجزہ

سوئیں تو معجزہ

جاگیں تو معجزہ

کھائیں تو معجزہ

پئیں تو معجزہ

بولیں تو معجزہ

کچھ سنیں تو معجزہ

مسکرائیں تو معجزہ

قربان جائیں

آقا علیہ السلام کے

رخسار معجزہ کردار معجزہ

گفتار معجزہ رفتار معجزہ

فصاحت معجزہ بلاغت معجزہ

حسن و جمال معجزہ خدوخال معجزہ

کلام معجزہ آقا کا نام معجزہ

فرش پر رہیں تو معجزہ

عرش پر جائیں تو معجزہ

خالق سے کلام ہو تو معجزہ

واپسی تشریف لائیں تو معجزہ

آقا علیہ السلام کا

میلاد معجزہ معراج معجزہ

شفاعت کا تاج معجزہ

ارض وسماء پہ راج معجزہ

اعلیٰ حضرت پکار اٹھے

دیئے معجزے انبیاء کو خدا نے
معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی

☆☆☆☆☆☆

اس نور کے پیکر کے جلوے ہیں جہاں میں

اک فیض ازل سے ہے رواں کون و مکاں میں
اس نور کے پیکر کے جلوے ہیں جہاں میں

کیونکہ

ارض و سما بنے ہیں اسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل
اس نور کا ازل سے ابد تک ہے سلسلہ
یہ نور وہ ہے جس کا طرفدار ہے خدا

اس نور کے پیکر کے جلوے ہیں جہاں میں

اور

گزرے وہ جدھر سے ہوئی وہ راہ گزر نور
اس نور مجسم کی ہر شام و سحر نور
لب نور ، دھاں نور ، زباں نور ، بیاں نور
دل نور ، جگر نور ، جبیں نور ، نظر نور
گیسو کی ضیاء نور ، عمامہ کی چمک نور
اس آیۂ رحمت کی ہے ہر زیر و زبر نور
سر تا بقدم نور ، عیاں نور ، نہاں نور

ہر سمت تیری نور ، ادھر نور ، ادھر نور
کیوں کر نہ ہو زہرا و حسین و حسن نور
اس نخل رسالت کا ہے ہر برگ و ثمر نور
جس صبح اتارا گیا وہ چاند زمیں پر
وہ ماہ ، وہ دن ، وہ ساعت ، وہ سحر نور
اعظم کہاں دیکھا ہے مجھے یاد نہیں ہے
رہتا ہے شب و روز وہی پیش نظر نور

کیونکہ اس نور کے پیکر کے جلوے ہیں جہاں میں

جلوہ طور نظر آتا ہے
پاس اور دور نظر آتا ہے
میں جب بھی تصور میں ان کو لاتا ہوں
نور ہی نور نظر آتا ہے

کیونکہ اس نور کے پیکر کے جلوے ہیں جہاں میں

میرے سرکار کا تن بدن نور ہے
جسم تو جسم پیرہن نور ہے
بارش نور ہے مسکراتے ہیں وہ
گفتگو ہے حسن چمن نور ہے

وہ چلے راستے نور کے بن گئے
ان کا ہر اک قدم ہر چلن نور ہے
بچہ بچہ گھرانے کا نور یقیں
پھول تو پھول سارا چمن نور ہے

کیونکہ

اس نور کے پیکر کے جلوے ہیں جہاں میں

کونین میں یوں جلوہ نما کوئی نہیں ہے
اللہ کے بعد ان سے بڑا کوئی نہیں ہے
اللہ نے سو حسن دیئے ، نوع بشر کو
یوں نور کے سانچے میں ڈھلا کوئی نہیں ہے

کیونکہ اس نور کے پیکر کے جلوے ہیں جہاں میں

آیا شعور حق کا رسالت پناہ سے
کون آشنا تھا ورنہ وجود خدا سے
توحید کو سمجھ نہ دل بے نگاہ سے
نور نبی جدا نہیں ، نور خدا سے

کیونکہ اس نور کے پیکر کے جلوے ہیں جہاں میں

اور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
تیری جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا
پشت پر ڈھلکا سر انور سے شملہ نور کا
دیکھے موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نور کا
شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سائے کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تجھ کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

کیونکہ اس نور کے پیکر کے جلوے ہیں جہاں میں

محمد ﷺ نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا

جمال نقش کوہ طور کا سایہ نہیں ہوتا
جبین عرش پہ مذکور کا سایہ نہیں ہوتا
فراز کیسے، کہاں سایہ ملے جسم محمد کا
محمد ﷺ نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا

ارے محمد ﷺ نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا

بڑے اچھوں سے اچھا تجھ سے اچھا ہو نہیں سکتا
بڑے اونچوں سے اونچا تجھ سے اونچا ہو نہیں سکتا
تمہارے جسم اطہر کی لطافت ہی بتاتی ہے
کہ ایسی ذات لاثانی کا سایہ ہو نہیں سکتا

کیوں کہ محمد ﷺ نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا

پرچم کسی اور کا یوں لہرایا نہیں ہے
اس شان سے کوئی نبی آیا نہیں ہے
اللہ رے لطافت تیرے پر نور بدن کی
ٹھنڈک کا ہے احساس مگر سایہ نہیں ہے

کاروان زائرین حرم کا رواں ہے
آرزو دید کی داستاں داستاں ہے
کس طرح خاک پر ہو عیاں اس کا سایہ
پیکر نور وہ سائر لامکاں ہے

کیونکہ محمد ﷺ نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا

دیکھا تجھے سورج نے بھی انداز دگر سے
آیا تیرا سایہ نہ تیرے قد کے برابر

کیونکہ محمد ﷺ نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا

محبوب خدا کا کوئی ہم پایہ نہیں ہے
اس شان کا مرسل تو کوئی آیا نہیں ہے
بے مثل نے محبوب کو بے مثل بنایا
وہاں جسم نہیں تو یہاں سایہ نہیں ہے

کیونکہ محمد ﷺ نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو
یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو

میرے مولا تو کیا ہے؟

اس رحمت عالم کا قصیدہ کہوں کیسے
جو مہر عنایات بھی ہو ابر کرم بھی
کیا اس کے لیے نذر کروں جس کی ثناء میں
سجدے میں ہوں الفاظ بھی سطریں بھی قلم بھی

چہرہ ہے کہ انوار دو عالم کا صحیفہ
آنکھیں ہیں کہ بحرین تقدس کے نگیں ہیں
ماتھا ہے کہ وحدت کی تجلی کا ورق ہے
عارض ہیں کہ ''والفجر'' کی آیت کے امیں ہیں

گیسو ہیں کہ واللیل کے بکھرے ہوئے سائے
ابرو ہیں کہ قوسینِ شبِ قدر کھلے ہیں
گردن ہے کہ بر فرقِ زمیں اوجِ ثریا
لب صورتِ یاقوت شعاعوں میں ڈھلے ہیں

قد ہے کہ نبوت کے خدوخال کا معیار
بازو ہیں کہ توحید کی عظمت کے علم ہیں
سینہ ہے کہ رمزِ دل ہستی کا خزینہ
پلکیں ہیں کہ الفاظِ رخِ لوح و قلم ہیں

باتیں ہیں کہ طوبیٰ کی چٹکتی ہوئی کلیاں
لہجہ ہے کہ یزداں کی زباں بول رہی ہے
خطبے ہیں کہ ساون کے امڈتے ہوئے دریا
قرأت ہے کہ اسرار جہاں کھول رہی ہے

یہ دانت یہ شیرازۂ شبنم کے تراشے
یاقوت کی وادی میں دمکتے ہوئے ہیرے
شرمندۂ تابِ لب و دندانِ پیمبر
حرفے بہ ثناخوانی و خامہ بہ صریرے

یہ موج تبسم ہے کہ رنگوں کی دھنک ہے
یہ عکس متانت ہے کہ ٹھہرا ہوا موسم
یہ شکر کے سجدے ہیں کہ آیات کی تنزیل
یہ آنکھ میں آنسو ہیں کہ الہام کی رم جھم

یہ ہاتھ، یہ کونین کی تقدیر کے اوراق
یہ خط، یہ خدوخالِ رخِ مصحف و انجیل
یہ پاؤں، یہ مہتاب کی کرنوں کے معابد
یہ نقش قدم بوسہ گہہ رف رف و جبریل

یہ دوش پہ چادر ہے کہ بخشش کی گھٹا ہے
یہ مہرِ نبوت ہے نقشِ دلِ ماہتاب
رخسار کی ضو ہے کہ نمو صبحِ ازل کی
آنکھوں کی ملاحت ہے کہ روئے شبِ کم خواب

ہر نقشِ بدن اتنا مناسب ہے کہ جیسے
تزئینِ شب و روز کہ تمثیلِ ماہ و سال
ملبوس کہن یوں شکن آلود ہے کہ جیسے
ترتیب سے پہلے رخِ ہستی کے خدوخال

رفتار میں افلاک کی گردش کا تصور
کردار میں شامل بنی ہاشم کی انا ہے
گفتار میں قرآں کی صداقت کا تیقن
معیار میں گردوں کی بلندی کفِ پا ہے

وہ علم کہ قرآں تیری عترت کا قصیدہ
وہ حلم کے دشمن کو بھی امید کرم ہے
وہ صبر کہ شبیر تیری شاخ ثمردار
وہ ضبط کہ جس ضبط میں عرفانِ امم ہے

''اورنگِ سلماں'' تیری نعلین کا خاکہ
''اعجازِ مسیحا'' تیری بکھری ہوئی خوشبو
''حسن یدِ بیضا'' تیری دہلیز کی خیرات
کونین کی سج دھج تیری آرائشِ گیسو

سر چشمۂ کوثر تیرے سینے کا پسینہ
سایہ تیری دیوار کا معیار ارم ہے
ذرے تیری گلیوں کے مہ و انجمِ افلاک
سورج تیرے راہوار کا اک نقش قدم ہے

دنیا کے سلاطین تیرے جاروب کشوں میں
عالم کے سکندر تیری چوکھٹ کے بھکاری
گردوں کی بلندی تیری پاپوش کی پستی
جبریل کے شہپر تیرے بچوں کی سواری

دھرتی کے ذوی عدل تیرے حاشیہ بردار
فردوس کی حوریں تیری زہرہ کی کنیزیں
کوثر ہو گلستان ارم ہو کہ وہ طوبیٰ
لگتی ہیں تیری شہر کی بکھری ہوئی چیزیں

ظاہر ہو تو ہر برگِ گُلِ تر تیری خوشبو
غائب ہو تو دنیا کو سراپا نہیں ملتا
وہ اسم کہ جس اسم کو لب چوم لیں ہر بار
وہ جسم کہ سورج کو بھی سایہ نہیں ملتا

حیدر تیری ہیبت تو حسنین ترا حسن
اصحاب وفادار تو نائب تیرے معصوم
سلمٰی تیری عصمت خدیجہ تیری توقیر
زہرہ تیری قسمت ہے تو زینب تیرا مقسوم

کس رنگ سے ترتیب تجھے دیجیے مولا؟
تنویر کہ تصویر، تصور کہ مصور؟
کس نام سے امداد طلب کیجیے تجھ سے
یٰسین کہ طٰہٰ کہ مزمل کہ مدثر؟

دن تیری صباحت ہے تو شب تیری ملاحت
گل تیرا تبسم ہے ستارے تیرے آنسو
آغازِ بہاراں تیری انگڑائی کی تصویر
دلداریٔ باراں تیرے بھیگے ہوئے گیسو

کہسار کے جھرنے تیرے ماتھے کی شعاعیں
یہ قوسِ قزح عارضِ رنگیں کی شکن ہے
یہ کہکشاں دھول ہے نقشِ کفِ پا کی
ثقلین تیرا صدقہ انوار بدن ہے

ہر شہر تیرے رستے کی جمی دھول
ہر بن کی اداسی تیری آہٹ کی تھکن ہے
جنگل کی فضا تیری متانت کی علامت
بستی کی پھبن تیرے تبسم کی کرن ہے

میدان تیرے بوذرؓ کی حکومت کے مضافات
کہسار تیرے قنبرؓ و سلمانؓ کے بسیرے
صحرا تیرے حبشیؓ کے محبت کے مصلے
گلزار تیرے میثمؓ و مقدادؓ کے ڈیرے

کیا ذہن میں آئے کہ تو اترا ہے کہاں سے؟
کیا کوئی بتائے تیری سرحد ہے کہاں تک؟
پہنچی ہے جہاں تک تیرے نعلین کی مٹی
خاکسترِ جبریل بھی پہنچے نہ وہاں تک

کہنے کو تو ملبوس بشر اوڑھ کے آیا
لیکن تیرے احکام فلک پہ بھی چلے ہیں
انگلی کا اشارہ تھا کہ تقدیر کی ضربت
مہتاب کے ٹکڑے تیری جھولی میں گرے ہیں

کہنے کو تو بستر بھی میسر نہ تھا تجھ کو
لیکن تیری دہلیز پہ اترے ہیں ستارے
انبوہِ ملائک نے ہمیشہ تری خاطر
پلکوں سے تیرے شہر کے رستے بھی سنوارے

کہنے کو تو امی تھا لقب دہر میں ترا
لیکن تو معارف کا گلستاں نظر آیا
اک تو ہی نہیں صاحب آیات سماوات
ہر فرد تیرا وارثِ قرآں نظر آیا

کہنے کو تو فاقوں پہ بھی گزری تیری راتیں
اسلام مگر اب بھی نمک خوار ہے تیرا
تو نے ہی سکھائی ہے تمیزِ من و یزداں
انسان کی گردن پہ صدا بار ہے تیرا

کہنے کو تیرے سر پہ ہے دستار یتیمی
لیکن تو زمانے کے یتیموں کا سہارا
کہنے کو تیرا فقر تیرے فخر کا باعث
لیکن تو سخاوت کے سمندر کا کنارا

سوچے تو خدائی تیری مرہون تصور
دیکھیں تو، خدائی سے ہر انداز جدا ہے
یہ کام بشر کا ہے نہ جبریل کے بس میں
تو خود ہی بتا اے میرے مولا کہ تو کیا ہے؟

☆☆☆☆☆☆

وہ کمال حسن حضور ہے

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گماں نقص جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گماں میں نقص جہاں نہیں

کیونکہ

سر تا بقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول

لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

وہ کمال حسن حضور ہے

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم

وہ ملیحِ دل آرا ہمارا نبی

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو

نمکیں حسن والا ہمارا نبی

وہ کمال حسن حضور ہے

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے

باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں

جانِ جہاں، جان تجلی کہوں تجھے

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

ک گیسو، ہ دہن، ی آبرو، آنکھیں ع ص
کھٰیٰعص ان کا ہے چہرہ نور کا

کیونکہ

وہ کمال حسن حضور ہے

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا
تیری خِلق کو حق نے جمیل کیا

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا
تیرے خالقِ حسن و ادا کی قسم

وہ کمال حسن حضور ہے

گزرے وہ جس راہ سے سید والا ہو کر
رہ گئی ساری زمیں عنبر و سارا ہو کر

رخ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ دہ نقشِ کف پا ہو کر

کیونکہ

وہ کمال حسن حضور ہے

صالحؑ کی فصاحت

اسحاقؑ کی رضا

لوطؑ کی حکمت

ایوبؑ کا صبر

یونسؑ کی اطاعت

یوشعؑ کا جہاد

داؤدؑ کی آواز

دانیالؑ کی محبت

یحیٰؑ کی پاک دامنی

سلیمانؑ کا دبدبہ

یوسفؑ کا حسن

موسیٰؑ کا کمال

عیسیٰؑ کا کمال

جہاں یہ سارے کمالات کی انتہا ہوتی ہے

وہاں سے محمد عربی ﷺ کی عظمت کی ابتداء ہوتی ہے

حسن یوسف ، دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

☆☆☆☆☆☆

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے شہر علم و عالم اسرار خشک و تر
تو بادشاہ دیں ہے ،تو سلطان بحر و بر
تیر ے حروف نطق الٰہی کا معجزہ
تیری حدیث سچ سے زیادہ ہے معتبر
یہ کہکشاں تیرے محلے کا راستہ
تاروں کی روشنی ہے تیری خاک راہ گزر
جبریل تیرے در کے نگہباں کا ہم مزاج
باقی ملائکہ تیری گلیوں کے کوزہ گر
موج صباء کو ہے تیری خوشبو کی جستجو
جیسے کسی کے در کی بھکارن ہو دربدر
قامت تری ہے روز قیامت کا آسرا
خورشید حشر ، ایک نگیں تیرے تاج پر
ہر رات تیرے گیسوئے عنبر فشاں کی یاد
تیرے لبوں کی آئینہ بردار ہے سحر
محفوظ جس میں ہو تیر ے نقش قدم کا عکس
کیوں آسماں کا سر نہ جھکے ایسی خاک پر

آیات تیرے حسن خدوخال کی مثال
والیل تیری زلف ہے رخسار و القمر
والعصر زاویہ ہے تیری چشم ناز کا
والشمس تیری گرمیٔ انفاس کا شرر
یٰسین تیرے نام پہ الہام کا غلاف
طٰہٰ تیرا لقب ہے شفاعت تیرا ہنر
دریا تیرے کرم کی طلب میں ہیں جاں بلب
صحرا تیرے حرام کی خاطر کھاں بہ سر
تیرا مزاج بخشش پیہم کی سلسبیل
تیری عطا خزانہ ء رحمت ہے سر بہ سر
تیرے فقیر اب بھی سلاطین کج کلاہ
تیرے غلام اب بھی زمانے کے چارہ گر
یہ بھی نہیں کہ میرا مرض لا علاج ہو
یہ بھی نہیں کہ تجھ کو نہیں ہے میری خبر
ہاں پھر سے ایک جنبش ابرو کی بھیک دے
ہاں پھر سے اک نگاہ کرم میرے حال پر
سایہ عطا ہو گنبد خضریٰ کا ایک بار
جھلسا نہ دے مجھ کو کڑی دھوپ کا سفر

محسن ، کہ تیری راہ گزر کا فقیر ہے

اس پر کرم دیار نبوت کے تاجور

دے رزق نطق مجھ کو بنام علی ولی

از بحر فاطمہ وہ تیرا پارہ جگر

حسنین کے طفیل عطا کر مجھے بہشت

میری دعا کے رخ پہ چھڑک شبنم اثر

تیرے سوا دعا کے لئے کس کا نام لوں

''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر''

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

خالق کائنات نے حضرت آدمؑ کو پیدا فرمایا تو اللہ نے آدم کی پیشانی پر نور محمدی ﷺ رکھ دیا۔ جب آدمؑ کی پیشانی میں نور محمدی چمکا تو آدمؑ کا پورا وجود چمک اٹھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو مسجود ملائک بنادیا۔

جب نور محمدی ﷺ سے آدمؑ کا وجود چمکا تو پتہ چلا کہ

آدمؑ چمکے — وجود آدمؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت نوحؑ چمکے — وجود نوحؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت شیثؑ چمکے — وجود شیثؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت ادریسؑ چمکے — وجود ادریسؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت ہودؑ چمکے — وجود ہودؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت صالحؑ چمکے — وجود صالحؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت ابراہیمؑ چمکے — وجود ابراہیمؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت اسماعیلؑ چمکے — وجود اسماعیلؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت لوطؑ چمکے — وجود لوطؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت اسحاقؑ چمکے — وجود اسحاقؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت یعقوبؑ چمکے — وجود یعقوبؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت یوسفؑ چمکے — وجود یوسفؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت یونسؑ چمکے — وجود یونسؑ کا تھا — چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی

حضرت ایوب چمکے	وجود ایوبؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت موسیٰ چمکے	وجود موسیٰؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت ہارونؑ چمکے	وجود ہارونؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت داوٗدؑ چمکے	وجود داوٗدؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت عزیزؑ چمکے	وجود عزیزؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت زکریاؑ چمکے	وجود زکریاؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت یحیٰؑ چمکے	وجود یحیٰؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت سلیمانؑ چمکے	وجود سلیمانؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حضرت عیسیٰؑ چمکے	وجود عیسیٰؑ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
صدیق اکبرؓ چمکے	وجود صدیقؓ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
فاروق اعظمؓ چمکے	وجود فاروقؓ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
عثمان غنیؓ چمکے	وجود عثمانؓ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
مولا علیؓ چمکے	وجود علیؓ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
بلال حبشیؓ چمکے	وجود بلالؓ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
اویس قرنیؓ چمکے	وجود اویسؓ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
حسن بصریؒ چمکے	وجود حسن بصریؒ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
غوث اعظمؒ چمکے	وجود غوث اعظمؒ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی
داتا علی ہجویریؒ چمکے	وجود داتا ہجویریؒ کا تھا	چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی

خواجہ اجمیریؒ چمکے　وجود خواجہ اجمیریؒ کا تھا　چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی

بابا فریدؒ چمکے　وجود بابا فریدؒ کا تھا　چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی

سلطان باہوؒ چمکے　وجود سلطان باہوؒ کا تھا　چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی

مجدد الف ثانیؒ چمکے　وجود مجدد الف ثانیؒ کا تھا　چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی

شیر ربانی چمکے　وجود شیر ربانیؒ کا تھا　چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی

نقش لاثانی چمکے　وجود نقش لاثانیؒ کا تھا　چمک مصطفیٰ ﷺ کی تھی

اعلیٰ حضرتؒ کا قلم وجد میں آیا کہ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

☆☆☆☆☆☆☆

خدا ایک ہے، مصطفیٰ ﷺ ایک ہے

خدا ایک ہے، مصطفیٰ ﷺ ایک ہے — خدا اور نبی کی رضا ایک ہے
پڑھو تو محمد ﷺ بھی قرآن ہیں — کہ مضموم و حرف و دعا ایک ہے
عدم بھی محمد ﷺ کا عین وجود — حطیم فنا و بقا ایک ہے
اندھیروں کی ہیں کتنی ہی بولیاں — طلوع سحر کی نوا ایک ہے
چلو عرش و طیبہ کی جانب چلیں — مقامات دو، راستہ ایک ہے
مدینہ بھی جنت ہے میرے لیے — کہ دونوں کی آب و ہوا ایک ہے

مظفر محمد ﷺ محمد ﷺ کروں
میرا فن میرا مدعا ایک ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت آدمؑ اور وسیلہ مصطفیٰ ﷺ

جب حضرت آدمؑ سے بغیر ارادہ کے خطا سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کی ۔اے رب ذوالمنن ! میں تجھ سے حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں ۔میری مغفرت فرما۔اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے آدمؑ تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچان لیا؟ میں نے تو ابھی ان کو پیدا ہی نہیں کیا ۔حضرت آدمؑ نے عرض کی ،اے پروردگار جب تو نے اپنے دست قدرت سے میری تخلیق فرمائی پھر میرے اندر روح پھونکی ،میں نے آنکھیں کھولی اور اوپر دیکھا ۔

تو عرش کی جبیں پر میں نے دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں نے عرش کے ہر ستون کو دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں نے دائیں طرف دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں بائیں طرف دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں نے آگے کی طرف دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں نے طوبیٰ درخت کے پتوں کو دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں کو دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں نے فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

حضرت آدمؑ فرماتے ہیں

میں جنت میں چلا گیا

میں نے جنت کے پہلے دروازے پہ دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں نے دوسرے دروازے پہ دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں نے جنت کے آٹھوں دروازے دیکھے

ہر دروازے پر

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

پھر میں جنت کے اندر داخل ہوا

میں نے جنت کی چھت کی طرف دیکھا

ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

میں نے ہر محل کے دروازے کو دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں نے جنت کے خیموں کی طرف دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں نے جنت کے درختوں پہ دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں نے درختوں کے پتوں کو دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں غلماں کی آنکھوں کے درمیان دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ
میں نے حوروں کی پیشانی پہ دیکھا
ایک طرف لکھا تھا اللہ پھر لکھا محمد ﷺ

حضرت آدمؑ فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ
جس ہستی کا نام اتنا بلند ہے اس کی ذات کتنی بلند ہوگی۔

(امام حاکم، المستدرک بیہقی، ابن عساکر)

☆☆☆☆☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام

الصلوۃ و السلام علیک یا

سیدُالاصفیاء، دُرِبحرِسخا، مهتابِ عطا، صاحبِ هل اتی، عمیمِ الجودِ والعطا،شاہِ ارض وسماء، گوهرِ ارتقاء،رافع جمله بلا

الصلوۃ و السلام علیک یا

گُلِ گلزارِ آمنه،جلوۂ حق نما،عکسِ نورِ خدا، مظهرِربُ العلی، چراغ خانۂ صفاء،مشعلِ بزمِ وفا،قبلۂ أهلِ صفاء، کعبۂ اهلِ وفا

الصلوۃ و السلام علیک یا

نورِشمس وقمر،ذاتِ والا گوهر،راکبِ بحروبر،سَطْوَتِ بام ودر،نُطقِ شریں،مرشدِفکرونظر،راہ داں رهبر،صاحب شقُ القمر

الصلوۃ و السلام علیک یا

سید وسردارِ کُل،مصدرِانوارِ کُل،قافلهِ سَلارِ کُل،حامل اوصافِ کُل،مرکزِ دیدارِ کُل

الصلوۃ و السلام علیک یا

مهبطِ وحیِ آسمانی، وردِآیاتِ قرآنی، قاسمِ نعمائے ربانی، عالمِ علومِ عرفانی، واقفِ أسرارِ رحمانی

الصلوۃ و السلام علیک یا

عادلِ بے عدیل، لطفِ ربِ جلیل، ردِّ هرقال وقیل، قاسمِ کوثرو

سلسبیل، بے مثل ومثیل، باکمال وجمیل، کبریا کے وکیل، انبیاء کے کفیل

الصلوٰۃ والسلام علیک یا

عالمِ ہست وبود، بزمِ غیب وشہود، برہانِ واجبُ الوجود، صاحبِ مقامِ محمود، منشائے رَبِ ودود، حامد واحمدومحمود

الصلوٰۃ والسلام علیک یا

مقتدائے مرسلاں، مونس بے کساں، مدعائے کن فکاں، چارۂ بے چارگاں، نازش دوجہاں،نکتہ ورنکتہ داں،حق نگرحق رساں، مسیحُ الزماں، راحتِ عاشقاں،رافتِ عاصیاں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا

فخرِموجودات، آیۂ مقصدِحیات، جامعُ الحسنات، مطلعِ انوارو تجلیات، جمیعُ البرکات، منبعِ فیوضات، مختارِشش جہات، باعثِ تخلیقِ کائنات

الصلوٰۃ والسلام علیک یا

شہریارِارم،نورِانوارِقِدم، سیدِعرب وعجم، سحابِ کرم، جمیلِ الشیم، نیرِبرجِ کرم، عارفِ کیف وکَم، صاحبِ جود وکرم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا

شرحِ اُمُ الکتاب، پیغمبرِانقلاب، رسالت مآب، رحمت بے حساب

الصلوۃ و السلام علیک یا

سیاحِ افلاک، مصداقِ حدیثِ لولاک، عارفِ علم و ادراک

الصلوۃ و السلام علیک یا

دانائے سبل، ختمُ الرسل، مولائے کل، نورازل

الصلوۃ و السلام علیک یا

کبیرُالحسَب، نجیبُ الادب، أمی لقب، عالی نسب

الصلوۃ و السلام علیک یا

احمدمجتبیٰ یعنی محمدمصطفی ﷺ

☆☆☆☆☆☆☆☆

کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ
نیند کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ
یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
کون روتا ہے لپٹ کر در و دیوار کے ساتھ
کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ
آیات کی جھرمٹ میں تیرے نام کی مسند
لفظوں کی انگوٹھی میں نگینہ سا جڑا ہے
سانسوں میں مہکتی ہیں مناجات کی کلیاں
کلیوں کے کٹوروں پہ تیرا نام لکھا ہے
آقا
کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ
مرحبا سرور کونین مدینے والے
ہم گنہگاروں کے سکھ چین مدینے والے
نام ہونٹوں پہ تیرا آیا تو محسوس ہوا
مل گئی دولت کونین مدینے والے

تیری رحمتوں کا دریا سرے عام چل رہا ہے
مجھے بھیک مل رہی ہے میرا کام چل رہا ہے
میرے دل کی دھڑکنوں میں ہے شریک نام تیرا
اسی نام کی بدولت میرا نام چل رہا ہے
کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

سر بزم جھومتا ہے سر عام جھومتا ہے
تیر ا نام سن کے تیرا یہ غلام جھومتا ہے
تیرے نام نے عطا کی میرے نام کو بھی عظمت
تیرا نام ساتھ ہو تو میرا نام جھومتا ہے
کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

نہ میں مست ہوں نہ الست ہوں
مجھے مئے کدے کی خبر نہیں
تیرے نام نے وہ نشہ دیا
مجھے ہر نشے سے بچا لیا
تو پھر کیوں نہ کہوں
کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ

یاد جب شہر نبی کی آگئی
روح تک میری بھی تڑپا گئی
مسکراہٹ دیکھ کر سرکار کی
برق سہمی چاندنی شرما گئی
بحر غزوہ جب چلے میرے نبی
رعب سے ساری زمیں تھرا گئی
سارا گلشن خوشبو خوشبو ہو گیا
زلف جب محبوب کی لہرا گئی

تو پھر کیوں نہ کہوں

حضور ﷺ کی زلف عنبریں سے مہک رہا ہے تمام عالم

حسینوں کی نزاکت سے ادائیں جھوم اٹھتی ہیں
گلوں کو چوم کر اکثر ہوائیں جھوم اٹھتی ہیں
جنہیں واللیل کہہ کر رب عالم نے سنوارا ہے
وہ زلف دیکھ کر کالی گھٹائیں جھوم اٹھتی ہیں

ارے

حضور ﷺ کی زلف عنبریں سے مہک رہا ہے تمام عالم

ٹوٹی ہوئی چٹائی پہ آمنہ کا لعل
کنجی لیے ہے دونوں جہاں کے نظام کی
روشن ہے صبح صدقہ روئے جبینِ حبیب سے
گیسوئے مشک بار سے رونق ہے شام کی

کیونکہ

حضور ﷺ کی زلف عنبریں سے مہک رہا ہے تمام عالم

سایہ گستر گر نہ ہو صورت واللیل وہ زلف
ساری دنیا کو میں تپتا ہوا صحرا دیکھوں

کیونکہ

حضور ﷺ کی زلف عنبریں سے مہک رہا ہے تمام عالم

خورشید جہاں تاب ہو یا ماہ شب افروز
دونوں تیرے چہرے سے ضیاء پائے ہوئے ہیں
ہنگامہ محشر میں کہاں حبس کا خدشہ
گیسو شہہ کونین کے لہرائے ہوئے ہیں
حضور ﷺ کی زلف عنبریں سے مہک رہا ہے تمام عالم

چاند تارے سبھی ماند پڑ جائیں گے
زلف اطہر جو رخ پر بکھر جائے گی
وہ سنواریں گے جب گیسوئے عنبریں
صبح کونین ہنس کر نکھر جائیں گے

حضور ﷺ کی زلف عنبریں سے مہک رہا ہے تمام عالم

وجود شام سکوں کا عالم ہے
صدقہ گیسوئے عنبریں
وہ رخ سے زلفیں ہٹا نہ لیتے
تو نور والی سحر نہ ہوتی

کیونکہ

حضور ﷺ کی زلف عنبریں سے مہک رہا ہے تمام عالم

چہرہ شمیم گل کی نمی سے دھلا ہوا
چشم وفا میں رعب کا سرمہ لگا ہوا
واللیل کی زلفوں میں فضیلت کے پیچ ہیں
حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

تو پھر کیوں نہ کہوں کہ

حضور ﷺ کی زلف عنبریں سے مہک رہا ہے تمام عالم

حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

قرآن کریم نے حسن یوسف کے بارے میں تفصیلاً بیان کیا ہے کہ جب مصری عورتوں نے زلیخا کو طعنہ دیا کہ کس پر فریفتہ ہوگئی ہے؟ تو زلیخا نے ان کو آپؑ کے حسن کا نظارہ کرنے کے لیے اپنے ہاں دعوت دی۔ جب وہ آئیں تو گاؤ تکیے لگا دیئے گئے۔ پھل کاٹنے کے لیے ان کے ہاتھوں میں چھریاں تھما دیں گئیں۔ اس کے بعد زلیخا نے حضرت یوسف کی خدمت میں عرض کیا کہ مہربانی فرما کر ان کے پاس سے گزر جائیں۔ جب آپ شرم وحیاء کا پیکر بن کر ان کے پاس سے گزرے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو حسن صورت میں عظیم محسوس کیا اور آپ کے حسن و جمال میں اتنا محو ہو گئیں کہ بجائے پھل کاٹنے کے اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں اور پکار اٹھیں پاکیزگی اللہ کے لیے ہے یہ بشر نہیں یہ تو کوئی مبارک فرشتہ ہے۔

خصائص کبریٰ اور متعدد کتب سیر میں امام ابونعیم سے منقول ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام بلکہ تمام مخلوق سے بڑھ کر حسن عطا کیا گیا۔ مگر جب باری آئی نبیوں کے امام کی، نبی علیہ السلام کی تو اپنے حبیب کو اللہ نے وہ حسن وجمال عطا کیا جو کسی بھی مخلوق کو نہیں ملا۔ حتیٰ کہ حسن یوسف بھی آپ کے حسن کل کا جزو قرار دیا۔

ملا حسین علی کاشفی تفسیر المواہب العلیہ میں بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے حسن وجمال کے بارے میں یہ شعر پڑھا کرتی تھیں۔

لوامی زلیخا لو رائن حبیبه

لا بثرن بقطع القلوب علی الید

زلیخا کو ملامت کرنے والی عورتیں، اگر اللہ کے حبیب کا حسن وجمال دیکھ

لیتیں تو بجائے ہاتھ کاٹنے کے دلوں کو کاٹ لیتیں۔

حضرت امام اعظم نے اپنے ایک عربی قصیدہ کے اندر اسی موضوع کو لیا ہے۔ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے حسن و جمال کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

و هود ، و یونس ، من بهاك تجملا

و جمال یوسف من ضیاء سناك

بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ﷺ! حضرت ہودؑ اور حضرت یونسؑ نے بھی آپ ہی کے حسن و جمال سے زینت پائی اور حضرت یوسفؑ کا جمال بھی آپ ہی کے جمال باکمال کا پرتو تھا۔

چہرہ شمیم گل کی نمی سے دھلا ہوا

چشم وفا میں رعب کا سرمہ لگا ہوا

واللیل کی زلفوں میں فضیلت کے پیچ ہیں

حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

☆☆☆☆☆☆

چہرہ شمیم گل کی نمی سے دھلا ہوا
چشم وفامیں رعب کا سرمہ لگا ہوا
واللیل کی زلفوں میں فضیلت کے پیچ ہیں
حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

ارے

واللیل کی زلفوں میں فضیلت کے پیچ ہیں
حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

وہیں پہ تھم گئیں اک بار گردش دوراں
جہاں بھی تذکرے سلطان انبیاء کے چلے
وہ ان کا فقر کہ رشک آئے سلیماں کو
وہ ان کا حسن کہ یوسف بھی منہ چھپا کے چلے

کیونکہ

حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں
میرے آقا سرور سروراں نہیں تیری کوئی مثال ہے
کوئی اپنے جیسا کہے تجھے تو یہ اس کا وہم و خیال ہے
کئی یوسف آئے چلے گئے تیرے حسن تک نہ پہنچ سکے
کوئی تجھ سا پیکر نور ہے نہ کسی میں تجھ سا جمال ہے

کیونکہ

حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

مرحبا عزت و کمال حضور
ہے جلالِ خدا جلال حضور
حسن یوسف کرے زلیخائی
خواب میں دیکھ کر جمال حضور

کیونکہ

حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

تو شہنشاہ حسن ہے تیری مثال کہاں
تیرا اتار تو حضرت یوسف کو ملا ہے

تو پھر کیوں نہ کہوں

حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

انگلیاں کاٹیں جنہوں نے حسن یوسف دیکھ کر
دیکھ لیتیں آنکھ سے میرے نبی کو وہ اگر
پھیر لیتیں دل پہ چھریاں یہ میرا ایمان ہے
مرحبا کتنا حسین میرا نبی سلطان ہے

تو

حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

کیونکہ

حسن یوسف کی ہو یا مصر کے بازار کی بات
ہے حقیقت میں آقا تیرے انوار کی بات

حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

رنگینیٔ گلاب نہ گلزار چاہیے
طیبہ کے دشت کا مجھے اک خار چاہیے
یوسف سا مہ لقا بھی یہ کہتا ضرور آج
بکنے کے واسطے تیرا دربار چاہیے

کیونکہ

حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

دیکھ کر ان کا فروغ حسن پا
مہر ذرہ چاند تارا ہوگیا
حسن یوسف پہ زلیخا مٹ گئی
آپ پر اللہ پیارا ہوگیا

حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

ذوق دیدار اسے کیوں نہ ہمارا ڈھونڈے
جس کے جلووں کا ہر اک آنکھ نظارا ڈھونڈے
میرے محبوب کی اک نظر جو زیارت کرلے
حسن یوسف کو زلیخا نہ دوبارہ ڈھونڈے

کیونکہ

حضرت کے آگے سینکڑوں یوسف بھی ہیچ ہیں

نہ ہوتی کہکشاں کوئی نہ یوں روشن قمر ہوتا
جو ظاہر آپ کا جلوہ زمانے میں نہ اگر ہوتا
نہ مرمٹتی ہرگز وہ ماہ کنعاں کی صورت پہ
جو دیکھا آپ کا جلوہ زلیخا نے اگر ہوتا

☆☆☆☆☆☆☆☆

تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں کہ

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحیٰ تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کہا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا، تیرے خالق حسن و ادا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم
تیرا مسند ناز ہے عرش بریں تیرا محرم راز ہے روح الامیں
تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا کہ

؎ تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

کیونکہ

سب حسن کائنات کا محور حضور ﷺ ہیں
مصدر حضور ، حاصل مصدر حضور ﷺ ہیں
جس کی مثال نہیں خالق کے پاس بھی
وہ شاہکار خالق اکبر حضور ﷺ ہیں

ایسی تصویر محبوب کی کھینچ دی

خود خدا کو بنا کے سرور آ گیا

تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

تیرے انداز یہ کہتے ہیں کہ خالق کو تیرے

سب حسینوں میں پسند آئی صورت تیری

تو پھر کیوں نہ کہوں

تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

اجمل ترین حسن ہے اکمل ترین صفات

ہر بات لاجواب ہے اس لا جواب کی

تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

جس نے ان کا جمال دیکھا ہے

اوج ذوق بلال دیکھا ہے

بے مثالی کو ناز ہے جس پر

ہم نے وہ بے مثال دیکھا ہے

تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

کوئی بھی انبیاء میں ثانی نہیں جن کا

آقا ہے فی الحقیقت وہ بے مثال میرا

یوں تو لاکھوں ماہ جبیں ہیں آپ سا کوئی نہیں
ایک محبوب خدا ہے دوسرا کوئی نہیں

کیونکہ

تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

میں مانتا ہوں اے عقل والو، میرا محمد خدا نہیں ہے
مگر دلوں پہ یہ نقش کر لو وہ خدا سے جدا نہیں ہے
حسین دیکھے نہ تم سا پایا، جمیل دیکھے نہ تم سا پایا
تمہارا ہمسر تمہارا ثانی جہاں میں اب تک ہوا نہیں ہے

کیونکہ

تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

کوئی لمحہ تیرے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں تیرے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا
میں نے ہر دور کی تاریخ میں جھانکا فخری
کوئی شخص محمد ﷺ سا مثالی نہ ہوا
تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

☆☆☆☆☆☆☆

میں نثار تیرے کلام پر

حضور رحمت عالم ﷺ کی مبارک آواز، دل آویزی اور حلاوت کی چاشنی لیے ہوئے حسن صوت کا کامل نمونہ تھی۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ خوش آواز تھے۔ جو شخص ایک دفعہ آپ ﷺ کی آواز سن لیتا تھا۔ ساری زندگی خواہش کرتا کہ کاش میرے کان میں پھر وہ حسین آواز سنائی دے۔ اس سے بڑھ کر کسی کی آواز کا حسن کیا ہو سکتا ہے کہ دشمن بھی اس سے امن کی لذت پائے۔

صحابہ کرامؓ جہاں آپ ﷺ کی ہر ادا کے شیدائی تھے۔ وہاں آپ کی آواز کے بھی گرویدہ تھے۔ آپ ﷺ کا کلام انتہائی شیریں تھا۔ حق و باطل میں فرق کرنے والا تھا۔ فصاحت و بلاغت، حق و صداقت اور لطف و محبت کا منبع و مصدر تھا۔ ہر قسم کے عیوب و نقائص سے مبرا تھا۔ گویا لڑی سے موتی گر رہے ہیں۔ حضور علیہ السلام کی آواز نغمگی اور حسن صوت سے کمال درجہ مزین تھی۔ بخاری و مسلم شریف میں روایت ہے حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ نے عشاء کی نماز میں والتین والزیتون تلاوت فرمائی۔ میں نے آپ ﷺ کی آواز سے بڑھ کر کسی کی حسین آواز نہ پائی۔ مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

ان النبیکم کان صبیح الوجه کریم الحسب حسن الصوت.

”بے شک تمہارے نبی خوبصورت چہرے، اعلیٰ نسب اور حسین آواز کے مالک تھے“۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا سبب ہے کہ آپ ﷺ سے زیادہ کوئی فصیح نہیں دیکھا؟ آقائے کائنات ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کیوں نہ ہو؟ کہ قرآن مجید میری زبان (عربی) کے ساتھ مجھ پہ نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ”انا افصح العرب، العرب والعجم“ (میں عرب و عجم میں سب سے زیادہ فصیح ہوں) حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ تمہاری طرح تیز نہیں بولتے تھے۔ بلکہ ایسے بولتے تھے کہ آپ ﷺ کے الفاظ گنے جاسکتے تھے۔آواز کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کا مبارک لہجہ بھی بہت خوبصورت تھا۔صحابہ کرامؓ نے جہاں آپ ﷺ کی آواز کے حسن کو بیان کیا وہاں آپ ﷺ کے لہجہ کے بارے میں بھی تصریح فرمائی ہے۔آپ ﷺ کا لہجہ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت اور حسین تھا۔

حضرت جابر بن مطعمؓ سے مروی ہے کہ

كان النبى ﷺ حسن الغمة .

''رحمت دوعالم ﷺ کا لہجہ نہایت حسین اور مسحور کن تھا''۔

سرکش جو تھے مائل ہوئے ، دشمن جو تھے قائل ہوئے
مسحور کن تھا کس قدر ، یا مصطفیٰ ﷺ لہجہ تیرا

آپ ﷺ خوش آواز ہونے کے ساتھ ساتھ معجزاً بلند آواز بھی تھے ۔جہاں تک آپ ﷺ کی آواز پہنچتی کسی اور کی آواز نہ پہنچ پاتی۔ہزاروں کے اجتماع میں جس طرح آپ کی آواز سب سے آگے والا سنتا اسی طرح سب سے آخر والا بھی سنتا تھا۔میدان عرفات میں جب آپ ﷺ نے خطبہ حج ارشاد فرمایا تو صحابہ کی تعداد کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی اور صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم اپنی جگہ بیٹھ کر سن بھی رہے تھے اور سمجھ بھی رہے تھے کہ آپ ﷺ مناسک حج سکھا رہے ہیں۔

ایک دفعہ آپ ﷺ نے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے لوگوں سے فرمایا بیٹھ جاؤ۔تو عبداللہ بن رواحہؓ نے بنو غنم قبیلہ کے علاقہ میں آپ کی آواز سنی تو وہیں بیٹھ گئے۔

خطابت نبوت کا ایک ضروری عنصر ہوتا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کمال

خطابت حاصل کرنے کے لیے بارگاہ کبریا میں دعا کی کہ "وحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی"۔ "اللہ! میری زبان کی گرہ کھول تا کہ لوگ میری بات سمجھیں"۔ لیکن ہمارے آقا و مولا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ وصف کامل خود ہی عطا فرمایا۔ جیسا کہ آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ "انا افصح العرب"، میں عربوں میں سب سے زیادہ فصیح ہوں۔

خطابت نبوی ﷺ کی اثر انگیزی بھی دراصل معجزہ تھی کہ پتھر سے پتھر دل آپ ﷺ کا خطاب سن کر چند لحوں میں موم ہو جاتے تھے۔ جب آپ کلام فرماتے تو سامعین دنیا و مافیھا سے بے نیاز ہو جاتے اور آقا علیہ السلام کی گفتگوئے مشک بو میں ڈوب جاتے۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں
میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر

آقا

میں نثار تیرے کلام پر

میں تیرے حسن بیاں کے صدقے
میں تیری میٹھی زباں کے صدقے
ہر رنگ خوشبو دلوں میں اترا
ہے کتنا دلکش خطاب تیرا

جو گفتگو ہے میرے نبی کی کلام حق کا وہ با الیقیں ہے
نظام ان کا کلام ان کا بچا ہوا ہے تلا ہوا ہے
میں نثار تیرے کلام پر

''قل'' کہہ کے اپنی بات بھی لب سے تیرے سنی
اللہ کو ہے اتنی تیری گفتگو پسند
میں نثار تیرے کلام پر

کچھ اتنی پیاری لگتی ہیں آقا کی باتیں
مجھے رب دوعالم کی زباں معلوم ہوتی ہے
میں نثار تیرے کلام پر

خطبے ہیں کہ ساون کے اٹدتے ہوئے بادل
قرأت ہے کہ اسرار جہاں کھول رہی ہے
باتیں ہیں کہ طوبیٰ کی چٹختی ہوئی کلیاں
لہجہ ہے کہ یزداں کی زباں بول رہی ہے
یارسول اللہ

میں نثار تیرے کلام پر

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی

میں نثار تیرے کلام پر

تخلیق کا عنوان ہیں سرکار دوعالم
توحید کا ارمان ہیں سرکار دوعالم
خاموشی میں اسرار رسالت کے نگہباں
گفتار میں قرآں ہیں سرکار دوعالم

میں نثار تیرے کلام پر

ذکر سرکار سے گھر بار سنور جاتے ہیں
اشک آجائیں تو دل بھی نکھر جاتے ہیں
اپنے تو اپنے غیر بھی یہ مان گئے
دل میں سرکار کے الفاظ اتر جاتے ہیں

میں نثار تیرے کلام پر

ارشاد لا شریک کا ہے پیار بے مثال
یعنی ہر ایک حال میں سرکار بے مثال
جس نے سنی وہ آپ کا گرویدہ ہوگیا
امی لقب کی ہے ایسی گفتار بے مثال

نقطہ دانوں نے لیا اس سے فصاحت کا سبق
آ کے پوچھے کوئی ان سے فصاحت کیا ہے
عقل و دانش کی زباں گُنگ سخنور خاموش
لب کشائی کی کسی کو یہاں جرأت کیا ہے

میں نثار تیرے کلام پر

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام
جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
ان کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
ان کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں نثار تیرے کلام پر

جس کے آگے سلاطین عالم جھکیں
جس کے اک بول پہ اہل دل مر مٹیں
جس کی تعمیل ارشاد قدسی کریں
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

میں نثار تیرے کلام پر

آقا میں نثار تیرے کلام پرملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر

☆☆☆☆☆☆☆☆

تجھ پہ فدا گھر بار

من موہن نے روپ نکالا، اُس پہ فدا گھر بار
لاگ لگی ہے، آگ لگی ہے، جینا ہے دُشوار
تجھ پہ فدا گھر بار

رنگ شہابی، نین گلابی، مستانہ رفتار
سارا جگت ہے اُس پر قرباں اس پر جان نثار
تجھ پہ فدا گھر بار

جان کے کیوں انجان بنے ہو میں ہوں بڑی دُکھیار
تجھ بن بابُل کوئی نہیں ہے بیری ہے سنسار
تجھ پہ فدا گھر بار

تجھ پر اپنا تن من واروں پھونک دوں تجھ پر رَین
بے کج ہوں دیوانی توری پیت گلے کا ہار
تجھ پہ فدا گھر بار

کس کا روپ بھرا ہے تم نے، جوبن کس کا دھارا ہے
میں کیا تجھ سے عِشق کروں، بھگوان کو تجھ سے پیار
تجھ پہ فدا گھر بار

سایہ بن کر ساتھ رہوں گی، ٹُمرے سنگن دن رات کروں گی
تورے پھبن پر ہوں گی تڑپت اور چرن پردار
تجھ پہ فدا گھر بار

ترپت ترپت عُمر گجاری، ہونے لگی اب شام
ایک نجریا تک لے مجھ کو، سن لے حالِ زار
تجھ پہ فدا گھر بار

تم بن چین ملا نہ کبھو بھی، گھٹن کٹی موری رات
کب سے نَجریا سُونی پڑی ہے اب آ جا دلدار
تجھ پہ فدا گھر بار

جیسے جلے ہے بَن کی لکڑی، ایسے جلتی جاؤں
جان چلی ہے بن کر آنسو، تھام لے اے غم خوار
تجھ پہ فدا گھر بار

تیرے دُوارے آن پڑی ہوں تجھ پہ نجریا باندھ کھڑی ہوں
پھنسی بھنور میں موری نیا پار کرو سرکار
تجھ پہ فدا گھر بار

بے خودی

رُخ سے کاکل ہٹا دیا تو نے
سب کو بے خود بنا دیا تو نے

شب کو ملنے کی دے کے اِک اُمید
سب کو شب بھر جگا دیا تو نے

رُخِ زیبا کی اِک جھلک سے حبیب
رات کو دن بنا دیا تو نے

کوئی ارمان اب نہیں باقی
خاک میں سب ملا دیا تو نے

نہ رہی کچھ خبر سر و پا کی
جام ایسا پلا دیا تو نے

میری باتوں پہ لوگ ہنستے ہیں
کیا تماشا بنا دیا تو نے

تاقیامت کبھی نہ اچھا ہو
روگ ایسا لگا دیا تو نے

کوئی آواز اب نہیں بھاتی
راگ ایسا سنا دیا تو نے

اپنے چہرے کے ایک درشن میں
مجھ کو کیا کیا دکھا دیا تو نے

کچھ نہیں یاد اب تو عربی کو
یاد جو تھا بھلا دیا تو نے

☆☆☆☆☆☆

کوئی مثل نئیں ڈھولن دی

کوئی مثل نئیں ڈھولن دی
چپ کر مہر علی ایتھے جا نئیں بولن دی

میں نعت اوہدی سنائیں سکدا
کہ دریا قطرے اچ آ نئیں سکدا
زمانہ سارا وی چاوے ناصر
حضور A ورگا وکھا نئیں سکدا

کوئی مثل نئیں ڈھولن دی

جے کوئی آکھے حضور نوں چن ورگا
حق دا اس دے کول معیار وی نئیں
سچ پچھو تے سورج تے چن تارے
اہدے اک جلوے دی مار وی نئیں
خالق نئیں مخلوق اے سوہنہ رب دی
ایس گل توں مینوں انکار وی نئیں
ایہو جیا سوہنا پر اس کائنات اندر
ناصر خلقیا پروردگار وی نئیں

جبرائیل بلند اے مقام تیرا
کائنات توں حسن جمال تکیا
نبیاں نال وی پیا وا تیرا
اناں دا وی توں جاہ و جلال تکیا
لگے کہن جبریل بے شک
معراج تے میں حسن کمال تکیا
ماند پے مستانیاں حسن سارے
بی بی آمنہ دا جدوں لعل تکیا

کوئی مثل نئیں ڈھولن دی

کوئی اپنی ناصر وراثت نئیں دیندا
نکمیاں نوں کوئی خلافت نئیں دیندا
میں سوہنے نوں اپنے جیا کیویں اکھاں
میرا دین مینوں اجازت نئیں دیندا

کوئی مثل نئیں ڈھولن دی

دلاں دے کیف تے سرور بڑے سوہنے نیں
ماہ کنعان وی ضرور بڑے سوہنے نیں
ویکھے جے کوئی اللہ دی پیار والی آکھ نال
نبیاں رسولاں چوں حضور بڑے سوہنے نیں

کوئی مثل نہیں ڈھولن دی

اوہدا لہجہ خوشبو او رشک گلاب اے
سراجاً منیراً رسالت مآب اے
خدا بولیا انوں ناصؔر بنا کے
نہ میرا جواب اے ، نہ تیرا جواب اے

کوئی مثل نہیں ڈھولن دی

چن توں وی سوہنا اے تاریاں توں سوہنا اے
سورجا او تیرے لشکاریاں توں سوہنا اے
پھل باغ کلیاں نظاریاں توں سوہنا اے
حوراں دے او سب جھنکاریاں توں سوہنا اے
ماہ کنعان جے تاریاں توں سوہنا اے
بالکل سوہنا اے ماہ پاریاں توں سوہنا اے
ناصؔر ایتھے لیکے کہڑی گنتی توں بہہ گیاں ایں
رب دا حبیب پاک ساریاں توں سوہنا اے

کوئی مثل نہیں ڈھولن دی

کئی سوہنے زمانے تے آئے نیں تے اوُنے نیں
سرکار مدینہ جے ہوے نیں نہ ہونے نیں
حسنین دے نانے دا سب حسن دا صدقہ اے
دنیا وچ جنے دی مستانیاں سوہنے نیں

کوئی مثل نہیں ڈھولن دی

مکھ چند بدر شعشانی اے، متھے چمک دی لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے، مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں

کوئی مثل نہیں ڈھولن دی

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی میں شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں

کوئی مثل نہیں ڈھولن دی

قد کاٹھ سوہنا تے بہتر بناوٹ

ختم ہوئی سوہنے تے ساری سجاوٹ

بڑی ریج دے نال تصویر کھچی

مصور نے وی حد کر سی دتی

حسیناں جمیلاں دا منہ موڑ دتا

محمد ﷺ بنا کے قلم توڑ دتا

کوئی مثل نہیں ڈھولن دی

☆☆☆☆☆☆☆

بلغ العلیٰ بکمالہ

وہ زمیں سے عرش پہ بے گماں
وہ نظر نظر میں کہاں کہاں
کبھی عرش سے سوئے لامکاں
ابھی تھے یہاں ابھی ہیں وہاں
وہ خدا کے پاس ہیں مصطفیٰ

بلغ العلی بکماله

وہ احد صمد کے نقاب میں
وہ تجلیوں کے سحاب میں
وہی اُذنُ منی کے باب میں
کبھی مسکرائے جواب میں
تو فرشتے بولے کہ مرحبا

کشف الدجیٰ بجماله

وہ جو انبیاء کے کمال تھے
وہ جو کربلا کے جلال تھے
وہ اویسؓ یا کہ بلالؓ تھے
وہ حضور ﷺ ہی کے خصال تھے
وہ بزرگ تھے بعد از خدا
حسنت جمیع و خصالہ
یہی ورد تھا یہ درود تھا
یہی قدسیوں کا وجود تھا
یہی ہست تھا یہی بود تھا
یہی مومنوں کا درود تھا
مشتاق کہہ گئے بر ملا
صلوا علیہ و آلہ

☆☆☆☆☆☆

تو حدود فکر سے ماورا
بلغ العلی بکمالہ
تو جمال ذات کا آئینہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
ہے تیرا جمال خدا نما
حسنت جمیع وخصالہ
میرے ذکر و فکر کا آسرا
صلوا علیہ و آلہ

نہ تھی کچھ عروج کی انتہا
بلغ العلی بکمالہ
تو ہی ابتداء تو ہی انتہاء
کشف الدجیٰ بجمالہ
نہیں تجھ سا کوئی بھی دوسرا
حسنت جمیع وخصالہ
نہ جدا خدا سے نہ تو خدا
صلوا علیہ وآلہ

تو جہاں ہے کوئی وہاں نہیں
بلغ العلی بکماله
تیری ذات مصدر ہر یقیں
کشف الدجی بجماله
ہیں گدائے حسن سبھی حسیں
حسنت جمیع خصاله
تو اساس صدق ہے تو امیں
صلوا علیه و آله

تو ہر اک نہاں میں عیاں بھی ہے
بلغ العلی بکماله
تو ہر اک عیاں میں نہاں بھی ہے
کشف الدجیٰ بجماله
تو مدار دور زماں بھی ہے
حسنت جمیع خصاله
یہی خالدؔ اپنی اذاں بھی ہے
صلوا علیه و آله

سوئے لامکاں سے طلب ہوئی
سوئے منتہیٰ وہ چلے نبی
کوئی حد ہے ان کے عروج کی

بلغ العلی بکماله

یہی ابتداء یہی انتہا
کہ فروغ جلوہ حق نما
کہ جہان سارا چمک اٹھا

کشف الدجیٰ بجماله

وہ سراپا رحمت کبریا
کہ ہر اک پہ جس کا کرم ہوا
یہ کلام پاک ہے برملا

حسنت جمیع وخصاله

وہی حق نگر وہی حق نما
رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ
کہ خدائے پاک نے خود کہا

صلوا علیه و آله

وہ کمال خاص ملا کسے ؟

بلغ العلی بکماله

وہ جمال حق نے دیا جسے ؟

کشف الدجیٰ بجماله

یہ بھلائی ہوئی عطا کسے ؟

حسنت جمیع خصاله

کہ یہ کہہ رہا ہے خدا جسے ؟

صلوا علیه و آله

☆☆☆☆☆☆☆

کوئی حد ہے ان کے عروج کی

سر لا مکاں سے طلب ہوئی
سوئے منتہیٰ وہ چلے نبی
کوئی حد ہے ان کے عروج کی
بلغ العلیٰ بکمالہ

کوئی حد ہے ان کے عروج کی

ایسا کوئی محبوب ہوگا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے
تو چاہے تو ہر شب ہو مثال شب اسریٰ
تیرے لیے دو چار قدم عرش بریں ہے

کوئی حد ہے ان کے عروج کی

ہر حسن تیرے حسن پہ قربان لگے
ہر پھول تیرے حسن کی مسکان لگے
خود پاس بلائے اسے یزداں بھی فلک پر
جبریل بھی اس بات پہ حیران لگے

اور کہنے لگے کوئی حد ہے ان کے عروج کی

سراپا نور ہے جسم اطہر
اسی سے چاند تاروں میں ضیاء ہے
نبی کی رفعتیں اللہ اکبر
کہ ان کے زیر پاء عرش اولیٰ ہے

کوئی حد ہے ان کے عروج کی

مرسلوں میں کوئی بشر ایسا نہ تھا
مرتبہ ان سب کا اعلیٰ تھا مگر ایسا نہ تھا
لا مکاں کی حد سے آگے ختم ہوتا ہے سفر
سدرہ سے آگے بھی جاتا ہمسفر ایسا نہ تھا

کوئی حد ہے ان کے عروج کی

اوج پانا میرے حضور کا ہے
عرش جانا میرے حضور کا ہے
عرش سے بھی آگے وہ ہوآئے
یوں آنا جانا میرے حضور کا ہے

دو جہاں جس پہ ہیں قربان وہ در آپکا ہے
دو جہاں جس میں سما جائیں وہ گھر آپ کا ہے
رفعتیں جس کے تجسس میں ابھی تک گم ہیں
اس بلندی سے کہیں آگے گزر آپکا ہے

کوئی حد ہے ان کے عروج کی

سچی بات سکھاتے یہ ہیں
سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
رب ہے معطی یہ قاسم
رزق اس کا کھلاتے یہ ہیں
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ
ساری کثرت پاتے یہ ہیں
قصر دنیٰ تک کس کی رسائی
آتے یہ ہیں جاتے یہ ہیں

کوئی حد ہے ان کے عروج کی

شان حضور فکر بشر ہیں نہ آسکے
کوئی بھی مصطفیٰ کی حقیقت نہ پاسکے
تفصیل کیا بیاں ہو انکے عروج کی
عرش اولیٰ پہ ان کے سوا کون جا سکے

کوئی حد ہے ان کے عروج کی

وہ زمیں سے عرش پہ بے گماں
وہ نظر نظر میں کہاں کہاں
کبھی عرش سے سوئے لا مکاں
ابھی تھے یہاں ابھی ہیں وہاں

کوئی حد ہے ان کے عروج کی

آباد ستاروں کا جہاں تیرے قدم سے
تیرے رخ روشن کی ضیاء شمس و قمر میں
تیری رفعت کو کہاں دیداء حیراں
گم ہوگئی افلاک تیری گرد سفر میں

کوئی حد ہے ان کے عروج کی

آسماں آسماں خیمہ بندگی
کہکشاں کہکشاں راہ گزر آپ کی
قاب قوسین پہ جب کمندیں پڑیں
کیوں نہ مسند سجے عرش پر آپکی

کوئی حد ہے ان کے عروج کی

چلے ہیں سیر کو عرش بریں کی، مصطفیٰ ﷺ دیکھو
ملائک میں لگا وہ نعرہ صل علیٰ دیکھو
یہی معراج کی شب منزل قوسین تک پہنچے
بصیرت ہو تو آکر شان محبوب خدا دیکھو

☆☆☆☆☆☆☆

قصیدہ معراج

وہ سرورِ کشورِ رسالت ، جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک ،چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں رچی تھی ، شادی مچی تھی دھو میں
ادھر سے انوار ہنستے آتے ، ادھر سے نفحات اٹھ رہے تھے

نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا ، سنور کے نکھرا
کمر کے صدقے کمر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

خوشی کے بادل امڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمہ نعت کا سماں حرم کو خود وجد آرہے تھے

یہ جھوما میزاب زر کا جھومر کہ آ رہا کان پر ڈھلک کر
پھووار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

خدا ہی دے صبر جانِ پُر غم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

اتار کر ان کے رخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھرے لیے تھے

بچا جو تلوؤں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

تجلی حق کا سہرا، سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رُویہ پہ قدسی پریں جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

براق کے نقشِ سم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن ، لہکتے گلشن ، ہرے بھرے لہلہا رہے تھے

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر ، عیاں ہوں معنی اول و آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

یہ ان کی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شے کا ہو رہا تھا
نجوم و افلاک جام و مینا اچھالتے تھے کھنگالتے تھے

چلا وہ سرو چماں خراماں ، نہ رک سکا سدرہ سے بھی داماں
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب این و آں سے گزر چکے تھے

تھکے تھے روح الامیں کے بازو ، چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی امید ٹوٹی ، نگاہ حسرت کے ولولے تھے

جلو میں جو مرغ عقل اڑے تھے ، عجب برے حالوں گرتے پڑتے
وہ سدرہ ہی پر رہے تھک کر ، چڑھا تھا دم تیور آگئے تھے

سنا یہ اتنے میں عرشِ حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آتے جو پہلے تاجِ شرف تیرے تھے

جھکا تھا مجرے کو عرشِ اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزمِ بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

سراغ این و متاں کہاں تھا نشان کیف و الیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے

ادھر سے پیہم تقاضے آنا ادھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے

پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقتاً فعل تھا ادھر کا
تنزلوں میں ترقی افزا دنیٰ تدلّٰی کے سلسلے تھے

ہوا نہ آخر کے ایک بجر اتموج بحر ہو میں ابھرا
دنیٰ کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے لنگر اٹھا دیئے تھے

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

نبی رحمت شفیع امت رضؔا پہ للّٰہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

معراج کی شب

یہ ساعت اسریٰ ہے یہ معراج کی شب ہے
اس شب کی فضیلت میں نہاں حکمت رب ہے

اس رات کو جبریل نے مژدہ یہ سنایا
مشتاق ملاقات کا اللہ بھی اب ہے

بنتا ہے براق احمد مرسل کی سواری
اقصیٰ کی طرف جس پہ رواں ماہ عرب ہے

پڑھنے کو نماز آئے نبی اقصیٰ میں سارے
ہر ایک کو محمد کی امامت کی طلب ہے

وہ عرش پہ آئے ہیں کہ دھوم مچی ہے
حوروں نے فرشتوں نے کیا جشن عجب ہے

پہنچے جو وہ سدرہ پہ تو جبریل پکارے
اس حد سے میں گزروں یہ اجازت مجھے کب ہے

جل اٹھیں گے پر میرے اگر جاؤں گا آگے
سرکار میرے رکنے کا خاص سبب ہے

پھر آگے اکیلا ہی گیا رب کا دلارا
اب منزل قوسین ہے اور شاہ عرب ہے

حائل نہ رہا کچھ بھی تو محبوب و محب میں
کیا باتیں ہوئیں ان میں کوئی جانتا کب ہے

امت کے لئے کتنی ہی آسائشیں لے کر
لوٹے میرے آقا کہ بڑا جس کا حسب ہے

صدقے میں اس شب کے عطا اذن زیارت
الیاسؔ کو جس کی اسے مدت سے طلب ہے

یہاں پہ چمکے وہاں پہ چمکے

یہ جا رہے ہیں وہ جا رہے ہیں
یہاں پہ چمکے وہاں پہ چمکے
جھپک گئیں دوجہاں کی آنکھیں
ہمارے آقا کہاں پہ چمکے
یہاں پہ چمکے وہاں پہ چمکے

سکوں کو حرکت نہ ہونے پائی
نہ حرکتوں کو سکون آیا
تجلیوں کا نقاب ڈالے
حبیب حق لامکاں پہ چمکے
یہاں پہ چمکے وہاں پہ چمکے

نہ جانے کیا کیا ہوئیں ہیں باتیں
حضور جانیں، خدا ہی جانے
ہم اتنا جانیں ہماری بخشش
کا تحفہ لے کر یہاں پہ چمکے

یہاں پہ چمکے وہاں پہ چمکے

جہاں تھے راز و نیاز یکجا
وہاں بھی امت نہ بھولے آقا
وہیں پہ رحمت مچل گئی ہے
شہہ مدینہ جہاں پہ چمکے

☆☆☆☆☆☆☆

یمین میں یسار میں حضور ہی حضور ہیں

یمین میں یسار میں حضور ہی حضور ہیں
دلوں کے تار تار میں حضور ہی حضور ہیں

ندی کے اٹھتے شور میں سمندروں کے اور میں
اور ابر و آبشار میں حضور ہی حضور ہیں

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

نور خدا نے کیا کیا جلوے دکھا دیئے ہیں
سینے کئے ہیں روشن ، دل جگمگا دیئے ہیں
لہرا کے زلف مشکیں نافے لٹا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

آنکھیں کسی نے مانگیں ، جلوہ کسی نے مانگا
ذرہ کسی نے چاہا ، صحرا کسی نے مانگا
بڑھ کر ہی اس سے پایا جتنا کسی نے مانگا
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دربے بہا دیئے ہیں

گر یوں ہی رنگ اپنا محشر میں زرد ہوگا
دوزخ کے ڈر سے لرزاں ہر ایک فرد ہوگا
تیرے نبی کو کتنا امت کا درد ہوگا
اللہ! کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

اپنے کرم سے جو دو ، اب تو تمہاری جانب
جو جی میں آئے سو دو ، اب تو تمہاری جانب
پا لو ہمیں کہ کھو دو ، اب تو تمہاری جانب
آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی ، لنگر اٹھا دیئے ہیں

لازم نہیں ہے کوئی ایسے ہی رنج میں ہو
جاں پر بنی ہو یا پھر ویسے ہی رنج میں ہو
ان کا غلام چاہے جیسے ہی رنج میں ہو
ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں ، سب غم بھلا دیئے ہیں

اہل نظر میں تیرا ذہن رسا مسلم
دنیائے علم و فن میں ہے تیری جا مسلم
نزد نصیر تیری طرز نوا مسلم
ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نعت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری فرماتے ہیں کہ نعت پڑھنا اور سننا حسنِ ایمان ہے۔نعت کی محفل سجانا صرف پاکستان یا برصغیر پاک و ہند میں ہی رواج نہیں بلکہ اگر تاریخ کے اوراق کو پلٹا جائے اور سیرت الرسول ﷺ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محفل نعت کا اہتمام کرتے تھے اور خود ممدوح کبریا تاجدار کائنات ﷺ خود اس محفل میں جلوہ گر ہوتے بلکہ صدارت فرمایا کرتے تھے اور صحابہ کرام میں سے وہ شعراء صحابہ جو بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں ہدیۂ محبت پیش فرمایا کرتے تھے۔

ان شعراء میں

۱۔حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ ۲۔حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۔حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ۴۔حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

۵۔حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ ۶۔حضرت حکیم بن حزم رضی اللہ عنہ

۷۔حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ۸۔حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ

۹۔حضرت عامر رضی اللہ عنہ ۱۰۔حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ

اس کے علاوہ بھی بہت سے صحابہ کرام تھے جو بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے تھے اور بعد از وصال بھی انہوں نے آقا ﷺ کے ہجر و فراق میں اشعار کہے تھے جن میں معروف نام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ،حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ،حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی حضور کی مدح میں اشعار کہا کرتی تھیں۔

امام نسائی السنن میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت سماک بن حربؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز فجر پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنی نماز کی جگہ پر تشریف فرما رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا تھا۔ پھر اپنے صحابہ سے گفتگو فرماتے رہتے وہ لوگ زمانہ جاہلیت کی باتیں یاد کر کے سنتے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں اشعار پڑھا کرتے جن کو سن کو حضور نبی اکرم ﷺ تبسم ریز ہو جاتے تھے۔

فصاحب و بلاغت اور شاعری عرب کے اندر عام تھی۔ وہ لوگ بچپن سے ہی شعر کہنا شروع کر دیتے تھے اور صحابہ بھی چونکہ عرب کے رہنے والے تھے اس لیے اکثر صحابہ کرام بھی شاعر تھے اور شعر کہا کرتے تھے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح سرائی کیا کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل المسند میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسود بن سریع بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے اللہ کی حمد و ثناء اور آپ کی نعت لکھی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے میرے صحابی لاؤ مجھے بھی سناؤ اور ابتداء حمد باری تعالٰی سے کرو۔

امام طبرانی اور کثیر محدثین روایت کرتے ہیں کہ

حضرت خزیم بن اوس بن حارثہ بن لام بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے۔

و انت لما ولدت اشرقت

الارض وضاء ت نبورك الافق

فنحن فی الضاء و فی

النور و سبل الرشاد نخترق

''اورآپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کے نور سے ساری زمین چمک اٹھی اورآپ کے نور سے افق عالم روشن ہوگیا۔پس ہم میں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ کی عطاکردہ روشنی اورآپ ہی کے نور میں ان ہدایات کی راہوں پر گامزن ہیں''۔

حضور ﷺ نے خوش ہوکرفرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے۔

اسی طرح کی دعا حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ثناء خوان صحابی حضرت نابغہ جعدی کو بھی دی۔جب حضرت نابغہ جعدی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح سرائی کی تو حضور ﷺ نے دعا دی کہ اللہ تمہارے دانت سلامت رکھے اوراس دعا کے نتیجے میں وہ تمام لوگوں سے بڑھ کرخوبصورت دانتوں والے تھے اورجوان کا دانت گرتا تواس کی جگہ دوسرا دانت نکل آتا تھا۔حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا کی بدولت حضرت نابغہ جعدیؓ نے طویل زندگی پائی یہاں تک کہ آپ ۱۱۲سال زندہ رہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے جب کوئی آپ کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت ومحبت پیش کرتا تو حضور بھی تبسم فرماتے اوردعاؤں اورعطاؤں سے نوازتے تھے جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات میں ہے۔

حضرت موسیٰ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ کعب بن زہیر نے اپنے مشہور قصیدے

''بانت سعاد'' میں حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد نبوی میں مدح کی اور جب اس شعر پر پہنچے کہ

ان الرسول لنور یستناء به
وصارم من سوف الله مسلول

''بیشک رسول اللہ ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغ آب دار ہے''۔

حضور علیہ السلام نے جب یہ شعر سنا تو اپنے دست اقدس سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ انہیں (یعنی کعب بن زہیرؓ) کو غور سے سنیں۔ بس حضور علیہ السلام نے خوش ہو کر کعب بن زہیر کو اپنی چادر مبارک عطا فرمائی جس کو امیر معاویہ نے اس کی اولاد سے مال کے بدلہ میں خرید لیا اور یہی وہ چادر ہے جسے بعد میں خلفاء عیدوں اور اہم تہواروں کے موقع پر پہنا کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام حالت طواف میں تھے ایک دوسرے کو شان مصطفیٰ ﷺ پر مشتمل اشعار سناتے تھے اگر نعت رسول مقبول کے حوالے سے سیرت کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کس طرح ممدوح کبریا ﷺ کی بارگاہ میں اپنی اپنی عقیدت اور عشق کا اظہار کیا کرتے تھے۔

چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ جب تاجدار کائنات، رحمت شش جہات ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے تو اس وقت اہل مدینہ کس قدر مسرت کا اظہار کر رہے تھے کیوں نہ کرتے کہ آج ان کے پاس دولت کائنات اور اللہ کا محبوب آ رہا تھا۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے عورتوں اور لوگوں کو اپنے استقبال کے لیے مکانوں کی

چھتوں پر پایا جبکہ مدینہ منورہ کے بچے اور بچیاں یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

طلع البدر علینا

روایات میں ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں شعر کہا کرتی تھیں۔

مسند احمد بن حنبل اور طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتی تھیں اور حضرت ابوبکر ان اشعار کے بارے میں فیصلہ فرماتے تھے۔

حضور علیہ السلام کے جتنے بھی ثناخوان صحابی تھے ان سب میں سے سب سے زیادہ معروف حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔ جن کو شاعر دربار رسالت بھی کہا جاتا ہے۔ جن کی شان منفرد و ممتاز ہے یہ وہ صحابی ہیں جن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی میں منبر شریف رکھواتے اور حکم فرماتے کہ حسان میرے منبر پر بیٹھ کر میری نعت سناؤ۔

سنن ابی داؤد میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان کے لیے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے اور وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی نعت پڑھتے اور گستاخان رسول کی ہجو یعنی مذمت کیا کرتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا بے شک جب تک حسان میری نعت پڑھتا رہے گا اور میری طرف سے دفاع کرتا رہے گا تو حضرت جبرائیل بھی حسان کے ساتھ ان کے مددگار ہوں گے۔

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت حسان بن ثابتؓ کی حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح سرائی کے سلسلہ میں ستر اشعار کے ساتھ مدد فرمائی۔ چنانچہ آپؓ کے قصیدہ کے مشہور اشعار ہیں

آپؓ بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں منبر رسول پر بیٹھ کر چہرہ والضحیٰ دیکھ کر عرض کرتے ہیں۔

و احسن منک لم ترقط عینی

و اجمل منک لم تلد نساء

خلقت مبرأ من کل عیب

کانک قد خلقت کما تشاء

کہ یارسول اللہ ﷺ!

میری آنکھ نے آپ ﷺ جیسا حسین کوئی دیکھا ہی نہیں اور نہ ہی کسی عورت نے آپ ﷺ جیسا خوبصورت جنا ہے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا۔ ایسا بنایا جیسا کہ آپ ﷺ چاہتے تھے۔

مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کس طرح حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے تھے اور اپنے محبوب کی نعت اور مدح سرائی کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں

تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں میرے بگڑے کام سنور گئے
جہاں تیری یاد ہو دلنشیں وہیں رحمتوں کا نزول ہے
تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں

صلہ ذکر صل علیٰ ملتا ہے
ہر قدم فضل خدا ملتا ہے
دوستو ذکر نبی کا انعام
نقد ملتا ہے کھرا ملتا ہے
تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں

سخن کی داد خدا سے وصول کرتا ہوں
زباں سے جو ذکر رسول کرتا ہوں
تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں

بندگی کا سرور ملتا ہے
دیدۂ دل کو نور ملتا ہے
ذکر سرکار سے خدا کی قسم
زندگی کا شعور ملتا ہے

یاد سرکار نے ہر گام سہارا بخشا
ہم جو گرتے تو سرکار اٹھاتے جاتے
تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں

بہار ذکر احمد سے جو بیگانہ نہیں ہوتا
وہ دل فردوس بن جاتا ہے ویرانہ نہیں ہوتا
تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں

جس دن سے چھڑا ذکر محمد میرے گھر میں
اس دن سے بلاؤں نے مرا گھر نہیں دیکھا
تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں

تھے جہاں میں اور بھی مشغلے
تھے جہاں میں اور بھی تذکرے
تیرے ذکر سے ہی سکوں ملا
کوئی بات اس میں ضرور ہے
تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں

درد و آلام سے جس وقت اندھیرا ہوگا
ذکر محبوب خدا سے ہی سویرا ہوگا
فکر عقبیٰ سے نہ ہوگا وہ پریشان کبھی
یاد سرکار کا جس دل میں بسیرا ہوگا

تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں

علاج ہر خطر کا ذکر نبی ہے
ہمارا چارہ گر ذکر نبی ہے
وہیں ہیں رونقیں دوجہاں کی
جہاں بھی جلوہ گر ذکر نبی ہے

تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں

وہی سب سے مٹھی زبان جو میرے نبی کی ثناء کرے
رہے جس دل میں یاد حضور مرا رب وہ دل عطا کرے
جو مزا ہے ذکر حبیب میں وہ ہے کسی کسی کے نصیب میں
وہی رنج و غم سے بچا رہے جو نبی کا ذکر کیا کرے

تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں

آقا

تیرے اذکار میں جب سے میں محو ہوا ہوں
تب سے میرے گھر سے خوشحالی نہیں جاتی

کیونکہ

تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں

☆☆☆☆☆☆

محفل میں سرکار کی آمد

جب بھی نعت حضور ہوتی ہے
نیند آنکھوں سے دور ہوتی ہے
ان کی محفل جہاں بھی ہو صائم
ان کی آمد ضرور ہوتی ہے

اور اسی بات کو پیر نصیر الدین نصیر یوں بیان کرتے ہیں

راستے صاف بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
ہم تو محفل کو سجاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
اہل دل گیت یہ گاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
آنکھ رہ رہ کے اٹھاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
کہکشاں راہ گزر چاند ستارے ذرے
سب چمک کر یہ بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
ان کی آمد کے پیامی ہیں صبا کے جھونکے
پھول شاخوں کو ہلاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
دل میں طیبہ کی لگن آنکھ کو جلووں کی طلب
دیکھیے مجھ کو بلاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

چاند تاروں میں نصیرؔ آج بڑی ہلچل ہے
یہی آثار بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

اور اسی بات کو الطاف کاظمی لکھتے ہیں

بن کے رحمت کے طلبگار چلے آتے ہیں
رقص کرتے ہوئے میخار چلے آتے ہیں
پیچھے پیچھے سر حشر گنہگار تمام
آگے آگے میری سرکار چلے آتے ہیں
اے فرشتو ! اب چھوڑ بھی دو مجھ کو
وہ دیکھو میرے خریدار چلے آتے ہیں
محفل نعت کوئی دل سے سجائے الطافؔ
نعت سننے میری سرکار چلے آتے ہیں

اور

سردار احمد سردارؔ لکھتے ہیں

ادب سے بیٹھو خدا گواہ ہے ،وہ آ رہے ہیں ،وہ آرہے ہیں
یہ ہوا کی خوشبو بتا رہی ہے وہ زلف اپنی سجا رہے ہیں
نہ مانے کوئی یہ اس کی مرضی میری محبت کا فیصلہ ہے
سواری طیبہ سے چل پڑی ہے حضور تشریف لا رہے ہیں

اور پیر سید ناصر حسین شاہ فرماتے ہیں

اے آقا نوں دکھڑے سناون دا وقت اے
اے سج دھج کے محفل اچ آون دا وقت اے
اے رو رو کے یار نوں مناون دا وقت اے
اے رج رج کے اتھرو وگاون دا وقت اے
اے اکھیاں اچ بھادوں تے ساون دا وقت اے
اے قسمت نوں اپنی جگاون دا وقت اے
اے زخماں تے مرہم لگاون دا وقت اے
اوہدی راہ تے اکھیاں وچھاون دا وقت اے
کرو باوضو اپنی آکھیاں نوں ناصرؔ
اے سوہنے محمد دے آون دا وقت اے

کر و باوضو اپنی آکھیاں نوں ناصرؔ
اے سوہنے محمد دے آون دا وقت اے

☆☆☆☆☆

کلام

میرا نبی کریم رؤف ہے رحیم ہے
وہ تاجدار دوجہاں وہ حاکم و حکیم ہے
وہ حسن لامکاں وہ سرور و زعیم ہے
حرم کا ہے وہ پاسباں محافظ حطیم ہے
بڑا ہی برد بار ہے بڑا ہی حلیم ہے
قبلۂ جان ہے وہ رحمت رحیم ہے
بشارت مسیح وہ دعائے ابراہیم ہے
وہ آل اسمٰعیل ہے وہ رہبر کلیم ہے
وہ صاحب جمال ہے حسن حسیم ہے
خدا کے سارے رزق کا قاسم قسیم ہے
تمام علم غیب کا خبیر ہے، علیم ہے
بتائی جو ہے آپ نے وہ راہ مستقیم ہے
وہ نور لازوال ہے وہ جلوہ قدیم ہے
وہ شاہ ملک حسن ہے وہ احسن و وسیم ہے
نبی بڑے بڑے ہیں گو سبھی میں وہ عظیم ہے

☆☆☆☆☆☆

دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

در پہ غیروں کے زحمت نہ فرمایئے
بھیک لینے مدینے چلے جایئے
کوئی دیتا ہے تو سامنے لایئے
ارے کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

کئی پشتوں سے غلامی کا یہ رشتہ ہے بحال
یہیں طفل و جوانی کے بتائے ماہ وسال
اب بڑھاپے میں خدا را ہمیں یوں در سے نہ ٹال
تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

آنکھیں کسی نے مانگیں جلوہ کسی نے مانگا
ذرہ کسی نے چاہا صحرا کسی نے مانگا
بڑھ کر ہی اس سے پایا جتنا کسی نے مانگا
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

کیونکہ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

تو پھر چلو دیار نبی کی جانب درود لب پہ سجا سجا کر
بہار لوٹیں گے ہم کرم کی دلوں کو دامن بنا بنا کر
نہ ان کے جیسا سخی ہے کوئی نہ ان کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بلا بلا کر

کیونکہ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

مانگیے ان سے تو کیا کہیے وہ کیا دیتے ہیں
بھیک کے ساتھ ہی سائل کو دعا دیتے ہیں
ان کے ہاتھ میں انعام کی تقسیم کا کام
جو جسے ملتا ہے محبوب خدا دیتے ہیں

کیونکہ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

سرور کونین کی کونین پہ رحمت رہی ہے

کس طرح ہم عاصیوں سے ان کی الفت رہی ہے

آگیا جو بھی نیازیؔ بھیک لینے

جھولیاں بھر بھر کے دینا ان کی عادت رہی ہے

کیونکہ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

ارے بات ان پہ جو چھوڑ دیتے ہیں

دل شکستہ وہ جوڑ دیتے ہیں

ان کے جود و سخا کے کیا کہنے

لاکھ مانگو کروڑ دیتے ہیں

کیونکہ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

کیوں کہوں مجھ کو یہ عطا وہ عطا ہو

وہ دیجیے جس سے میرے گھر بھر کا بھلا ہو

کیوں اپنی گلی میں وہ روادار صدا ہو

جو بھیک لیے راہ گدا دیکھ رہا ہو

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا

خود بھیک دیں اور خود ہی کہیں منگتے کا بھلا ہو

منگتا تو رہا منگتا کوئی شاہوں میں دیکھتا دو

جس کو میری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

کیونکہ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

دہر کی مشکلوں کو ہم سے ٹالا ہے
پستیوں سے ہم کو نکالا ہے
صرف میں کیا ساری دنیا کو
مصطفیٰ ﷺ کے ٹکڑوں نے پالا ہے

کیونکہ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

روز پاتے ہیں تمنا سے دل کی مراد
تیرے دربار سے دکھ درد کے مارے لاکھوں
ان کے الطاف و کرم عام ہیں سب پر خالد
ان کے ٹکڑوں پہ ہی کرتے ہیں گزارے لاکھوں

کیونکہ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

منگتے ہیں کرم ان کا صدا مانگ رہے ہیں
ہر وقت مدینے کی دعا مانگ رہے ہیں
کم مانگ رہے ہیں نہ سوا مانگ رہے ہیں
جیسا ہے غنی ویسی عطا مانگ رہے ہیں

کیونکہ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

تو شاہ دوعالم کا گدا ہے کہ نہیں ہے
فطرت میں تیری ذوق وفا ہے کہ نہیں ہے

کچھ سوچ کہ آتا ہے تیرا رزق کہاں سے
سرکار کی نسبت کا صلہ ہے کہ نہیں ہے

ارے کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

جب اس عطا، سخا کو گولڑے کے تاجدار نے دیکھا تو پیر سید نصیر الدین نصیر کا قلم وجد میں آیا کہ

اب تنگیٔ داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ
ہیں آج وہ مائل بہ عطا اور بھی کچھ مانگ

ہر چند کے مولا نے بھرا ہے تیرا کشکول
کم ظرف نہ بن ہاتھ بڑھا اور بھی کچھ مانگ

سرکار کا در ہے در شاہاں تو نہیں ہے
جو مانگ لیا، مانگ لیا اور بھی کچھ مانگ

اس در پہ یہ انجام ہوا حسن طلب کا
جھولی میری بھر بھر کے کہا اور بھی کچھ مانگ

جن لوگوں کو یہ شک ہے کہ کرم ان کا ہے محدود
ان لوگوں کی باتوں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ

دے سکتے ہیں وہ کیا کچھ کہ وہ کچھ دے نہیں سکتے
یہ بحث نہ کر ہوش میں آ اور بھی کچھ مانگ
سلطان مدینہ کی زیارت کی دعا کر
جنت کی طلب چیز ہے کیا اور بھی کچھ مانگ
جنت تو ملے گی تجھے سرکار کے در سے
سرکار سے جنت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
پہنچا ہے جو اس در پہ تو رہ رہ کے نصیرؔ آج
آواز پہ آواز لگا اور بھی کچھ مانگ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی

دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی
خیرات وہ دیتے ہیں سنبھالی نہیں جاتی
دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی

کون ہے میخوار جس کو نہ ملا جام کوئی
کون ہے جس کو بخشا نہ گیا انعام کو
بے طلب جھولیاں بھر دیتے ہیں سب کی آقا ﷺ
ان کے دربار سے لوٹا نہیں ناکام کوئی
کیونکہ دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی

خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰ ﷺ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے
در رسول ﷺ پہ ایسا کبھی نہیں دیکھا
کوئی سوال کرے اور وہ عطا نہ کرے
دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی

دل کو کیف وسرور ملتا ہے
قرب رب غفور ملتا ہے
تجربہ ہے نبی کی چوکھٹ سے
جو بھی مانگو ضرور ملتا ہے

دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی

کسی کو کچھ نہیں ملتا تیری عطا کے بغیر
خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری رضا کے بغیر
کہو گدا سے نہ دست طلب دراز کرے
یہ در وہ ہے جہاں ملتا ہے التجا کے بغیر

دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی

کس سے بیاں ہو شان و رفعت رسول ﷺ کی
کی ہے خدا نے شوق سے مدحت رسول ﷺ کی
در سے گیا نہ خالی کبھی کوئی لوٹ کر
مشہور ہے جہاں میں سخاوت رسول ﷺ کی

دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں
جو منکر ہے ان کی عطا کا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں
دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی

ان کی نعتوں کا کبھی لب سے حوالہ نہ گیا
ہوگئی رات پھر بھی اجالا نہ گیا
ایک بار میں نے کہا جھولی میری خالی ہے
اتنا کچھ مجھ کو دیا مجھ سے سنبھالا نہ گیا
ارے خیرات وہ دیتے ہیں سنبھالی نہیں جاتی
دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی

کیا کیا نہ ملا رابطۂ سرور دیں سے
ہر گام نوازا ہمیں فتح مبیں سے
ہے قبلۂ حاجات در احمد مختار
جو کچھ ہمیں ملتا ہے ملتا رہے یہیں سے

کوئی نامراد ہو کے تیرے آستاں سے جائے
نہ ہوا کبھی گوارا ، تیری بندہ پروری ہے

دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی

اور جو ذکر محمد سے مانوس نہیں ہوتا
جائے گا وہ جنت میں یہ محسوس نہیں ہوتا
جو مانگنا ہے ناصرؔ مدینے سے مانگ لے
کیونکہ مدینے کا گدا کوئی مایوس نہیں ہوتا

دربار محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی

☆☆☆☆☆☆☆

بات بگڑی اسی در پہ بنی دیکھی ہے

بات بگڑی اسی در پہ بنی دیکھی ہے
جھولی منگتوں کی اسی در سے بھری دیکھی ہے
میری نظروں میں نیازی کوئی جچتا ہی نہیں
جب سے سرکار مدینہ کی گلی دیکھی ہے

کیونکہ

فلسفی سے ملتا ہے نہ منتقی سے ملتا ہے
پتہ خدا کا خدا کے نبی سے ملتا ہے
اور نبی کو چھوڑ کر ہرگز نہ جنت کو جا سکو گے
کیونکہ یہ راستہ بھی ان کی گلی سے ملتا ہے

تو پھر!

کیا کیا بتاؤں کیا ہے مدینے کی گلی میں
مقبول ہر دعا ہے مدینے کی گلی میں
ہر درد کی دوا ہے مدینے کی گلی میں
ہر مرض کی شفا ہے مدینے کی گلی میں
عاشق کا مدعا ہے مدینے کی گلی میں
مہکی مہکی فضا ہے مدینے کی گلی میں

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ہے مدینے کی گلی میں
عطا ہی عطا ہے مدینے کی گلی میں
انوار کبریا ہے مدینے کی گلی میں
جلوؤں کی انتہا ہے مدینے کی گلی میں
اک میم کا پردہ ہے مدینے کی گلی میں
اٹھ جائے تو پھر خدا ہے مدینے کی گلی میں

اور

کیا فرق میں بتاؤں حبیب و کلیم میں
کہ سب کچھ چھپا ہوا ہے محمد ﷺ کی میم میں
یہ میم تو منزل کا پتہ دیتا ہے
یہ میم تو مولا سے ملا دیتا ہے
یہ میم تو مشری کی ڈلی گھول رہا ہے
پردے میں محمد ﷺ کے خدا بول رہا ہے

ارے

یہ میم تو مشری کی ڈلی گھول رہا ہے
پردے میں محمد ﷺ کے خدا بول رہا ہے

اور اسی بات کو پنجابی شاعر کہتا ہے

بلھا جدوں بولے تے قصور وچوں بولدا
حسن جدوں بولے تے حور وچوں بولدا
کیف جدوں بولے تے سرور وچوں بولدا
عشق حقیقی منصور وچوں بولدا
ذائقہ مٹھائیاں دا کھجور وچوں بولدا
پھل جدوں بولے تے پور وچوں بولدا
انگارا جدوں بولے تے تندور وچوں بولدا
نور دا نظام سارا نور وچوں بولدا
ناصرؔ ایہو عالماں تے فاضلاں دا فیصلہ
رب جدوں بولے تے حضور ﷺ وچو ں بولدا

تو پھر!

یہ میم تو مصری کی ڈلی گھول رہا ہے
پردے میں محمد ﷺ کے خدا بول رہا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے

حضرت رافع بن خدیج ؓ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ المدینۃ خیر من مکہ (وفا الوفا، ج ا،ص ۳۷) مدینہ مکہ سے افضل ہے۔ایک اور بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی کہ

اللھم اجعل بالمدینہ ضعفیٰ ماجعلت بمکۃ من البرکۃ.

(مشکوٰۃ شریف،ص:۲۴۰)

''اے اللہ! مدینہ میں مکہ سے دوگنا برکت عطا فرما''۔

ایک اور دعا بھی روایات میں ملتی ہے کہ

اللھم بارک لنافی مدینتنا،اللھم اجمع مع البرکۃ برکتین

(وفا الوفا،ص:۳۱)

''اے اللہ! ہمارے مدینہ کو برکت دے ،اے اللہ! ایک برکت سے دو برکتیں جمع کر دے''

حضرت عبدی المالکیؒ فرماتے ہیں:

المشی الی المدینۃ لذیارۃ قبر النبی ﷺ افضل من الکعبۃ

(خلاصۃ الوفا،ص ۴۴)

''حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کے لیے مدینہ جانا کعبہ سے افضل ہے۔''

مشکوٰۃ اور مسلم شریف کی حدیث ہے کہ

''حضرت ابوہریرۃ ؓ روایت کرتے ہیں کہ جب پہلا پھل پکتا تو مدینہ کے لوگ

سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لے کر آتے۔حضور نبی اکرم ﷺ پھل ہاتھ میں لیتے اور دعا فرماتے کہ ''اے اللہ! ہمارے پھلوں میں ہمارے لیے برکت عطا فرما۔ ہمارے مدینے میں برکت عطا فرما۔''

مسلم شریف میں ہے پھر یوں دعا فرماتے

''الٰہی! ابراہیم تیرے بندے، تیرے خلیل اور نبی ہیں اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ کے لیے دعا کی۔ میں مدینہ کے لیے ویسی ہی دعا کرتا ہوں جیسی انہوں نے مکہ کے لیے کی اور اتنی اس کے ساتھ اور (دوگنی یا کئی گنا) پھر کسی چھوٹے بچے کو بلا کر اس کو پھل عطا فرماتے۔''

مندرجہ بالا احادیث اور روایات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مکہ کی نسبت اللہ نے مدینہ کو زیادہ انعام واکرام اور عظمت ورفعت سے نوازا ہے۔ اسی لیے تاجدار اصفیاء، چشتیوں کے پیشوا، حضرت خواجہ غلام فرید نے کہا تھا کہ

سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے
کعبے دا کعبہ خود میڈا یار اے

سیرت حلبیہ اور دیگر کتب سیر میں یہ روایت کثرت سے موجود ہے کہ جب زینت عرش وفلک، مشعل حور ملک، مقتدائے مرسلاں، مدعائے کن فکاں، جلوہ ہر چشم وسر، محور شمس وقمر، قبلہ اہل صفا، کعبہ اہل وفا، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تو کعبہ جھوم اٹھا:

لیلۃ ولادتہ ﷺ تزلزلت الکعبۃ ولم تسکن بثلثۃ وایام لیالیھن.

کہ کعبہ حضور کی ولادت پہ تین دن اور تین راتیں رقص کرتا رہا وجد کرتا رہا

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا

مکے میں برکت اور عظمت کے لیے ابراہیم نے دعا کی جوکہ اللہ کے خلیل تھے۔

مدینے میں برکت اور عظمت کے لیے مصطفیٰ ﷺ نے دعا کی جوکہ اللہ کے حبیب تھے۔

حبیب اور ہوتا ہے	خلیل اور ہوتا ہے
وہ مکہ خدا کا گھر ہے	یہ مدینہ مصطفیٰ ﷺ کا گھر ہے
وہاں جلالِ کبریا ہے	یہاں جمالِ مصطفیٰ ﷺ ہے
وہاں مرکزِ دعا ہے	یہاں مرکزِ عطا ہے
وہاں مرکزِ مناجات ہے	یہاں مرکزِ عنایات ہے
وہاں میزابِ رحمت ہے	یہاں جانِ رحمت ہے
وہاں مقامِ ابراہیم ہے	یہاں امامِ ابراہیم ہے
وہاں رکنِ یمانی ہے	یہاں محورِ ایمانی ہے
وہاں آبِ زم زم ہے	یہاں آبِ کوثر ہے
وہاں صفا، مروہ ہے	یہاں محبوب کا جلوہ ہے
وہاں غارِ حرا ہے	یہاں گنبدِ خضریٰ ہے
وہاں میدانِ عرفات ہے	یہاں رحمت کی برسات ہے
اس کی بنیاد خلیلِ خدا نے رکھی	اس کی بنیاد حبیبِ خدا نے رکھی
وہاں جسموں کا قبلہ ہے	یہاں جانوں کا قبلہ ہے
وہاں فرشتوں کا حج ہوتا ہے	یہاں عرشیوں کا حج ہوتا ہے

وہاں پہ لڑائی حرام ہے　　یہاں سے جدائی حرام ہے

وہاں رحمت کے خزانے ملتے ہیں　　یہاں شفاعت کے پیمانے ملتے ہیں

اسی لیے خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں کہ

سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے
کعبے دا کعبہ خود میڈا یار اے

اور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

کیوں کہ سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے

ارے آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابر رحمت کا یہاں روز برستا دیکھو

سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
مثل پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

سانول دی نگری توں کعبہ نثارا ے

ایمن طور کا تھا رکن یمانی میں فروغ
شعلۂ طور یہاں انجمن آراء دیکھو
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دلآرا دیکھو

کیونکہ سانول دی نگری توں کعبہ نثارا ے

کر چکی رفعت کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاک در والا دیکھو
دھو چکا ظلمت دل بوسۂ سنگ اسود
خاک بوسیِ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

سانول دی نگری توں کعبہ نثارا ے

ملتزم سے تو گلے مل کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو
زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دلہا دیکھو

کیونکہ

سانول دی نگری توں کعبہ نثارا ے

اور

مقطع میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

غور سے سن تو رضا کعبے سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

کیونکہ سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے

اور اعلیٰ حضرت ہی فرماتے ہیں

کعبے کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے نزہت کدھر کی ہے
اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

کیونکہ سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے

اعلیٰ حضرت کیا خوب فرماتے ہیں کہ

کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہی کے عکس سے پتلی حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب ترے گھر کی ہے

سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے

عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو!
مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے

اپنا شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانے ان کے ساتھ میں کجی اثر کی ہے

سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے

کعبہ ہے انجمن آراء دلہن مگر
ساری بہار دلہن و دولہا کے گھر کی ہے

سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے

مکہ اور مدینہ کی عظمت اعلیٰ حضرت نے منفرد انداز میں بیان کی ہے کہ

کعبہ دلہن ہے تربت اطہر نئی دلہن
یہ رشک آفتاب وہ غیرت قمر کی ہے
اور دونوں بنیں بجلی انیلی بنی مگر
جو پی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور کی ہے

تو پھر کیوں نہ کہیں کہ سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے

کعبے دا کعبہ خود میڈا یار اے

اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

کعبے کی حاضری میں بھی لذت تو ہے
پر نہیں جو لذت مدینے میں ہے
ان سروں کے سجدے تو کعبے کو ہیں
پر دلوں کی عبادت مدینے میں ہے

اعلیٰ حضرت مدینہ میں

اعلیٰ حضرت ،عزیم البرکت،کشتۂ عشق رسالت حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کے دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ اس قدر موجزن تھا کہ اس کو قرطاس قلم پہ نہیں اتارا جا سکتا۔وہ اعلیٰحضرت ان کا ادب مصطفیٰ ﷺ اور ادب شہر مصطفیٰ ﷺ بیان سے باہر ہے۔

اعلیٰ حضرتؒ کے برادر اصغر حج کے لیے جا رہے تھے۔آپ اپنے بھائی کو الوداع کرنے کے لیے بریلی سے جھانسی کے مقام تک آئے۔ابھی تک اعلیٰ حضرت کا مدینے جانے کا کوئی پروگرام نہیں تھا۔لیکن جب بھائی کو الوداع کرنے لگے تو ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے اور تڑپ گئے،بے چین ہو گئے،دل مضطرب ہو گیا اور شاید اسی موقعہ پر کہا تھا کہ

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

اب اعلیٰ حضرت بھی مدینہ شریف کی زیارت کے لیے چل پڑے اور چلتے چلتے فرماتے ہیں کہ

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے
کعبے کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نضہت کدھر کی ہے

اب اعلیٰ حضرت مدینہ شریف جا رہے ہیں،راستے میں جہاز طوفان میں پھنسا تو کہا:

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں
البحر علی و الموج طغیٰ
من بے کس و طوفاں ہوش ربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا
موری نیا پار لگا جانا

جب مدینہ شریف پہنچتے ہیں، مدینے کی گلیوں میں قدم رکھتے ہیں تو مدینہ کی گلیوں میں کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں کہ

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائیں کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائیں کیوں

اب عاشق صادق کے دل میں آقا ﷺ کی زیارت کا ارمان مچلا۔ مزار اقدس کے سامنے بے خودی کے عالم میں عشق مصطفیٰ ﷺ سے سرشار جھوم جھوم کر درود شریف پڑھتے رہے۔ اس کیفیت میں رات گزر گئی لیکن دیدار نہ ہوا۔ اسی دوران اعلیٰ حضرت نے اپنی نعتیہ غزل کہی کہ

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
دربدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

اب دوسری رات گزر گئی۔صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا جارہا ہے۔ضبط کے بندھن ٹوٹتے جارہے ہیں۔شوق دیدار اپنی آخری سرحد تک پہنچ گیا۔بحر عشق میں طلاطم برپا ہوگئے اور اعلیٰ حضرت اس نعتیہ غزل کے مقطع میں پکار اٹھے کہ

کوئی کیا پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

اب یہ مقطع کا کہنا تھا کہ ادھر سے باب حراء کھل گیا،کرم ہوگیا،نور باری بے حجاب ہوگیا،حسن ازل بے نقاب ہوگیا،اعلیٰ حضرت کو جلوہ یار ہوگیا۔اپنے محبوب کا دیدار ہوگیا۔جب اعلیٰ حضرت نے جاگتی آنکھوں سے جلوہ یار کا بے نقاب دیدار کیا تو اعلیٰ حضرت پکار اٹھے کہ

پیش نظر وہ نوبہار سجدے کو دل بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

☆☆☆☆☆

زائر کوئے جناں آہستہ چل

زائر کوئے جناں آہستہ چل — دیکھ آیا ہے کہاں آہستہ چل
جیسے جی چاہے جہاں میں گھوم پھر — یہ مدینہ ہے یہاں آہستہ چل
لمس پائے مصطفیٰ ﷺ کے فیض سے — یہ زمیں ہے آسماں آہستہ چل
خلد کی کیاری سے آہستہ گزر — ہے ہجوم عاشقاں آہستہ چل
حاضری میں ہیں ملک ستر ہزار — قدسیوں کے درمیا ں آہستہ چل
بارگاہ پاک میں آہستہ بول — ہو نہ سب کچھ رائیگاں آہستہ چل

زائر کوئے جناں آہستہ چل

وہ کیسا سماں ہوگا کیسی وہ گھڑی ہوگی
جب پہلی نظر ان کے روضے پہ پڑی ہوگی
یہ کوچۂ جاناں ہے آہستہ قدم رکھنا
ہر جا پہ ملائک کی بارات کھڑی ہوگی

زائر کوئے جناں آہستہ چل

میری التجاء ہے یہ دوستو
کبھی تم جو سوئے حرم چلو
تو بنا کے سر کو قدم چلو
کہ یہ راستہ کوئی اور ہے

شوق طیبہ میں گھر سے نکل کر دیکھو
کام بگڑے بن جائیں گے چل کر دیکھو
ہو نہ جائے کہیں برباد کمائی ساری
راہ طیبہ میں قدم رکھنا سنبھل کر دیکھو

زائر کوئے جناں آہستہ چل

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہے
اب ذر بدری ہے نہ غریب الوطنی ہے
اس شہر میں بک جاتے ہیں خود آکے خریدار
یہ مصر کا بازار نہیں شہر نبی ہے
اس ارض مقدس پہ ذرا دیکھ کے چلنا
اے قافلے والو یہ مدینے کی گلی ہے
نظروں کو جھکائے ہوئے خاموش گزر جا
بے تاب نگاہی بھی یہاں بے ادبی ہے

یہ مدینہ ہے یہاں آہستہ چل

زمین و آسماں جھومیں عقیدت کا سلام آیا
زباں پہ میری جب احمدؐ مرسل کا نام آیا
سنبھل اے جذبہ دیدار یہ مدینہ ہے
نگاہِ شوق اب سر کو جھکانے کا مقام آیا

زائر کوئے جاناں آہستہ چل

شوق و نیاز عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ
یہ کوچہ حبیب ہے پلکوں پہ چل کے آ
وقت کے اولیاء بھی ادب سے ہیں دم بخود
یہ بار گاہ سرور دیں ہے سنبھل کے آ

زائر کوئے جاناں آہستہ چل

اور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے
مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

زائر کوئے جناں آہستہ چل
دیکھ آیا ہے کہاں آہستہ چل

☆☆☆☆☆☆
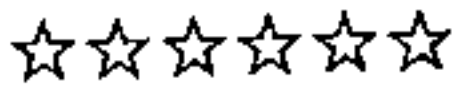
اس وقت مدینے کی فضا پیشِ نظر ہے

خورشید رسالت کی شعاؤں کا اثر ہے
احرام کی مانند میرا دامن تر ہے
نظارۂ فردوس کی فرصت نہیں مجھ کو
اس وقت مدینے کی فضا پیشِ نظر ہے

اس وقت مدینے کی فضا پیشِ نظر ہے

حق کیسے ان کی مدح سرائی کو ادا ہو
قرآن میں اللہ جن کا مدح سرا ہو
کیوں یاد آئیں گی اسے جنت کی بہاریں
کہ جس کی نگاہوں میں مدینے کی فضا ہو

ارے

اس وقت مدینے کی فضا پیشِ نظر ہے

میری زندگی میری آبرو یہ عطائے یادِ رسول ﷺ ہے
یہ جو درد ہے تو قرارِ جاں، یہی زخم ہے تو پھول ہے
تو فدا ہے حور و قصور پر مجھے ناز ذکرِ رسول ﷺ پر
تیری خلد کیسی ہے تو بتا میری خلد کوئے رسول ﷺ ہے

اس وقت مدینے کی فضا پیشِ نظر ہے

میری زندگی کا حاصل تیرے در کی چاکری ہے
تیرا نام لے کے جینا یہی میری زندگی ہے
جنت کبھی مانگی نہیں میں نے خدا سے
جسے کہہ رہے ہو جنت طیبہ کی وہ گلی ہے

اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے

یا محمد ﷺ محمد ﷺ میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی
یہ تو مانا کہ جنت ہے باغ حسیں خوبصورت ہے خلد کی سرزمیں
حسن جنت کو جب بھی سمیٹا گیا مصطفیٰ ﷺ کے نگر کی گلی بن گئی

اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے

جذبۂ حسرت دیدار جو تڑپاتا ہے
اپنی کوتاہ نگاہی کا خیال آتا ہے
جب بھی آجاتا ہے سہواً کبھی جنت کا خیال
تیرا مسکن تیرا در سامنے آ جاتا ہے

اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دوجہاں کے داتا ہیں سارا جگ سوالی ہے

خلد جس کو کہتے ہیں میری دیکھی بھالی ہے
سبز سبز گنبد ہے اور سنہری جالی ہے

اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے

فردوس کے جلووں کا طلب گار نہیں ہے
سرکار کے گنبد کی جھلک دیکھنے والا

اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر
ایسے جلووں پہ کروں میں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض کیوں جاؤں میں مدینہ چھوڑ کر

اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے

منگتے کا ہاتھ اٹھا تو مدینے ہی کی طرف
تیرا ہی در پسند تیری گلی عزیز
طیبہ کے ہوتے خلد بریں کا کیا کروں حسنؔ
مجھ کو یہی پسند ہے مجھ کو یہی عزیز

کیونکہ اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے

رضواں اپنی جنت کو مدینے میں ہی لے آ
ہم نہیں کوچۂ سرکار سے جانے والے

کیونکہ اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے

پھیکا ہے نورِ حور رخ انور کے سامنے
ہے ہیچ مشک زلف معنبر کے سامنے
رضواں تجھے جو ناز ہے جنت پہ اس قدر
کیا چیز ہے وہ روضہ اطہر کے سامنے

اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے

جانِ جناں ہے دشت مدینہ تیری بہار
بلبل نہ جائے گی کبھی گلزار کی طرف
جنت بھی لینے آئے تو چھوڑیں نہ یہ گلی
منہ پھیر کے بیٹھیں ہم تیری دیوار کی طرف

اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے

بیٹھے نیں کئی کلیم پردے دے سامنے
ویکھو کون سنبھلے جلوے دے سامنے
کعبے دے کول بہہ کے ، منگیاں سی جناں
جناں دی بھل گئیاں ، روضے دے سامنے

اے گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے

ہم درِ آقا پہ سر اپنا جھکا لیتے ہیں
سچ بتانا اے دنیا تیرا کیا لیتے ہیں
گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

اے گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی جانب کیوں دیکھیں
اپنا سب کچھ گنبد خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
اے گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے

بیمارِ محبت کے ہر درد کا چارا ہے
سامان شفاعت روضے کا نظارا ہے
مرکز ہے نگاہوں کا روضہ ہی مدینے میں
گنبد کا نظارا ہی ہر آنکھ کا تارا ہے

اے گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے

اے گنبد خضریٰ نہیں وہ آنکھ کوئی آنکھ
جو ہجر میں تیرے نم ناک نہیں ہے
گنبد کو جو دیکھا تو کہنے لگے زائر
ایسا کوئی منظر تہہ افلاک نہیں ہے

تو پھر

اے گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے

کیونکہ

کرم کا سائباں ہے گنبد خضریٰ — عطا کا آسماں ہے گنبد خضریٰ
چمکتے ہیں جہاں رحمت کے تارے — اک ایسی کہکشاں ہے گنبد خضریٰ
اگر سورج سے پوچھو تو کہے گا — میرا روزی رساں ہے گنبد خضریٰ
زمیں والو فلک نازاں ہے ہم پر — ہمارے درمیاں ہے گنبد خضریٰ

اے گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے

نظارے ہیں گو لاکھوں جہاں بھر کے نظر میں
ہے کیف مگر اور مدینے کے سفر میں
اے گنبد خضریٰ تیرے انوار پہ قرباں
کچھ فرق نظر آتا نہیں شام و سحر میں

اور

اللہ کے جلووں کی ضیا گنبد خضریٰ
رکھتا ہے مقام اپنا ورا گنبد خضریٰ
انوار کا مرکز ہے میرے آقا کی چوکھٹ
چھائی ہوئی رحمت کی گھٹا گنبد خضریٰ
ہر شے کے خفا ہونے میں کوئی شک نہیں ہے
آباد فقط ہوگا سدا گنبد خضریٰ
دھندلے سے مجھے لگتے ہیں یہ شمس و قمر بھی
جب سے میری آنکھوں میں بسا گنبد خضریٰ

اے گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے

اے جہاں والو! ذرا شان مدینہ دیکھو
اہل ایماں کا ہے یہ کیسا سفینہ دیکھو
فرش تا عرش ہے سارا جہاں انگشتری
گنبد خضریٰ ہے اس کا نگینہ دیکھو

اے گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے (تضمین)

بیٹھا ہوں رخت باندھ کے ،ساعت سحر کی ہے
رونق عجیب شہر بریلی میں گھر کی ہے
سب آ کے پوچھتے ہیں عزیمت کدھر کی ہے
شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے

شوط و طواف و سعی کے نکتے سکھا دیے
احرام و حلق و قصر کے معنی بتا دیے
رَمی وَقوف و نحر کے منظر دکھا دیے
اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

صوم و صلوٰۃ ہیں کہ سجود و رکوع ہیں
ہر چند شرع میں یہ اہم الوقوع ہیں
حب نبی نہ ہو تو یہ سب لانفوع ہیں
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول حاضری اس تاجور کی ہے

جاں وار دوں یہ کام جو میرا صبا کرے
بعد از سلام شوق یہ پیش التجاء کرے
کہتا ہے اک غلام کسی شب خدا کرے
ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے

سب جوہروں کی اصل ترا جوہر غنا
اس دھوم کا سبب ہے تری چشم اعتنا
ممنون تیرے دونوں ہیں، بانی ہو یا بنا
ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے! صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

سر پر سجا کے حمد و ثنا کی گھڑولیاں
وہ عاشقوں کی بھیڑ، وہ لہجے، وہ بولیاں
جالی کے سامنے وہ فقیروں کی ٹولیاں
لب وا ہیں، آنکھیں بند ہیں، پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

ہے دفتر نسب میں یہ عزت لکھی ہوئی
قرطاس وقت پر ہے یہ خدمت لکھی ہوئی
پشتوں سے گھر میں ہے یہ عبارت لکھی ہوئی
میں خانہ زاد کہنہ ہوں صورت لکھی ہوئی
بندوں کنیزوں میں مرے مادر پدر کی ہے

ہر لحہ آشنائے تب و تاب ہوگی آب
دنیائے آبرو میں در ناب ہوگی آب
ان کا کرم رہا تو نہ بے آب ہوگی آب
دنداں کا نعت خواں ہوں ، نہ پایاب ہوگی آب
ندی گلے گلے مرے آب گہر کی ہے

دم گھٹ رہا تھا محبس قالب میں ہے ہوا
تھا ملتجی نصیر کہ یا رب چلے ہوا
اتنے میں دی سروش نے آواز لے ہوا
سنکی وہ دیکھ! باد شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رضا ترے دامان تر کی ہے

مدینے کا سفر

جب کوئی عاشق حبیب خدا، اسیر زلف مصطفیٰ ﷺ، شب وروز مدینے کے لیے تڑپتا ہے مدینے کے لیے ترستا ہے مچلتا ہے وہ آنسو بہا کر دامن کو پھیلا کر گردن کو جھکا کر ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرتا ہے کہ

یا رب میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے
آنکھیں مجھے دی ہیں تو مدینہ بھی دکھا دے

ہر وقت مدینے کے لیے دعا کرتا رہتا ہے۔

بالآخر

اس کی دعا کو اثر ملتا ہے
اس کی صداؤں کا ثمر ملتا ہے
تاریکیوں میں مژدہ سحر ملتا ہے
اسے رحمت کی لہر ملتی ہے
تسکین قلب وجگر ملتی ہے
بے چین سماعتوں کو خبر ملتی ہے

کہ

چل تجھ کو مدینے میں سرکار بلاتے ہیں

اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں مدینے سے بلاوا آجاتا ہے

اور جھوم جھوم کر مچل مچل کر کہتا ہے کہ

میں چلا میں چلا ان کے دربار میں
آ میرے ساتھ آ ان کے دربار میں

تو کسی شخص نے سوال کیا کہ تو مدینے کی طرف جا رہا ہے رحمت کے خزینے کی طرف جا رہا ہے بخشش کے سفینے کی طرف جا رہا ہے، دنیا کا اصول ہے کہ جب کسی کے گھر جاتے ہیں تو کچھ لے کر جاتے ہیں، خالی ہاتھ نہیں جاتے تو آقا کے مدینے کیا لے کے جا رہا ہے۔ عاشق وجد میں آ کر کہتا ہے

طیبہ کی طرف ذوق نظر لے کے چلا ہوں
میں ایک یہی زاد سفر لے کے چلا ہوں
دامن میں نہ دولت ہے نہ زر لے کے چلا ہوں
ہاں شوق ملاقات مگر لے کے چلا ہوں
اس سے بڑا دنیا میں معالج نہیں کوئی
درماں کے لیے زخم جگر لے کے چلا ہوں
اس نور سراپا سے تجلی کی طلب ہے
میں اس لیے دامان تر لے کے چلا ہوں

اب عاشق مدینے پہنچتا ہے

سبز سبز گنبد پر نظر جماتا ہے۔ جالیوں کو سینے لگاتا ہے، قدموں میں حاضری دیتا ہے، مواجہ شریف پہ کھڑا ہو کر درود و سلام پڑھتا ہے۔ گنبد خضریٰ کے جلوے آنکھوں کے رستے دل میں اتر جاتے ہیں۔ وہ محراب و منبر دیکھتا ہے، دیوار و در دیکھتا ہے، جنت البقیع دیکھتا ہے، جبل نور دیکھتا ہے، کیف و سرور دیکھتا ہے، رحمت یزداں دیکھتا ہے،

وہ مدینے کی گلیوں میں جھوم جھوم جاتا ہے

سنگ درجاناں چوم چوم جاتا ہے

گلیوں اور بازاروں سے خاک شفا اٹھاتا ہے

پہلے چومتا ہے پھر آنکھوں سے لگاتا ہے

دیوانہ وار کبھی ادھر جاتا ہے کبھی ادھر جاتا ہے دیوانگی میں یونہی وقت گزر جاتا ہے پھر جدائی کا وقت آتا ہے آخری سلام کے لیے جب جالی کے سامنے جاتا ہے رو رو کے حال دل سناتا ہے جب چلنے لگا ہے پھر کسی نے پوچھا کہ

تم مدینے کے لیے تڑپتے تھے۔اب مدینہ دیکھ لیا ہے زیارت کر لی ہے اتنے دن گزارے ہیں اب جا رہے ہو تو کیا لے کے جا رہے ہو؟

دیوانہ پھر جواب دیتا ہے کہ

اللہ! دعا گوئی توقیر کا انداز
میں اپنی دعاؤں میں اثر لے کے چلا ہوں

آیا تھا تو آثار ندامت تھے جبیں پر
اس در سے شفاعت کی خبر لے کے چلا ہوں

امید بھر آئی میری امید بھر آئی
ہر شاخ تمنا پہ ثمر لے کے چلا ہوں

آنکھوں میں میری گنبد خضریٰ کی فضا ہے
اک منظر فردوس نظر لے کے چلا ہوں

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں
زندگی جیسے بجھ سی گئی ہے
گھر کے اندر فضا سونی سونی
گھر کے باہر سماں خالی خالی

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں

مدینے کے وہ دن رات یاد آ رہے ہیں
وہ جینے کے لمحات یاد آ رہے ہیں
حرم کے وہ گوشے وہ اشکوں کے سجدے
وہ پھیلے ہوئے ہاتھ یاد آ رہے ہیں
خود اپنی آواز پر جھوم اٹھنا!
وہ راتوں کے نغمات یاد آ رہے ہیں

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں

طواف حرم سے در مصطفیٰ تک
محبت کے جذبات یاد آ رہے ہیں
جہاں بھول بیٹھے تھے ہم حال اپنا
وہیں کے تو حالات یاد آ رہے ہیں

یہ کیا ہے ؟ یہ کیا ہے؟ یہ کیسی جگہ ہے؟
خود اپنے سوالات یاد آرہے ہیں
وہ جس جس جگہ پہ ہوئے جلوہ فرما
وہ سارے مقامات یاد آرہے ہیں
میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں

پھر مدینے کے وہی شام وسحر یاد آئے
نور میں ڈوبے ہوئے قلب و جگر یاد آئے
شہر مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے ہوئے
ہر قدم پر مجھے آقا کے سفر یاد آئے
بے خودی ، شوق سفر، ذوق طلب، بے صبری
کیسے کیسے ہمیں یاران سفر یاد آئے
میں مدینے سے کیا آگیاہوں
گنبد خضریٰ کی وہ پہلی جھلک یاد آئی
روضہ پاک کے سب زیر اثر یاد آئے
کیسے ممکن ہے کہ ہم خاک مدینہ کے نشیں
دور ہوں گھر سے مگر ہم کو نہ گھر یاد آئے
میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں

مدینے پاک کی دلکش کہانی یاد آتی ہے
غلاموں پر نبی کی مہربانی یاد آتی ہے
جمال گنبد خضریٰ کے جلوے یاد آئے
فضا طیبہ کی نورانی سہانی یاد آتی ہے
تڑپ کے زائروں کا آہیں بھرنا خوں رلاتا ہے
سماں رونے کا اشکوں کی روانی یاد آتی ہے
وہ رونا زائروں کا سامنے جالی کی چلمن کے
در محبوب کی اک اک نشانی یاد آتی ہے

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں
زندگی جیسے بجھ سی گئی ہے

اللہ غنی کیسی وہ پر کیف گھڑی تھی
جب سامنے آنکھوں کے مدینے کی گلی تھی
لجپالوں کے لجپال کی چوکھٹ پہ کھڑا تھا
قسمت میری اس در پہ کھڑی جھوم رہی تھی

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں
ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے
قلب حیراں کی تسکیں وہیں رہ گئی

دل وہیں رہ گیا جاں وہیں رہ گئی
خم اسی در پہ اپنی جبیں رہ گئی
میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں
زندگی جیسے بجھ سی گئی ہے

یاد آتے ہیں ہم کو شام و سحر
وہ سکون دل و جاں و روح و نظر
یہ انہی کا کرم ہے انہی کی عطا
اک کیفیت دل نشیں رہ گئی
میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں

زندگانی وہاں کاش ہوتی بسر
کاش بہزاد آتے نہ ہم لوٹ کر
اور پوری ہوئی ہر تمنا مگر ! ! ! !
یہ تمنائے قلب حزیں رہ گئی
میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں

دوستو! اگرچہ مدینے سے واپس آگئے ہیں لیکن میرا ایمان ہے کہ جو شخص مدینے سے ہو آئے مدینے کے نظارے اپنی آنکھوں میں بسا لائے تو پھر ساری زندگی اس کو

طیبہ کی وہ پر کیف ہوا یاد رہے گی
تا حشر مدینے کی فضا یاد رہے گی

انوار کی بارش کا سماں، ان کے حرم میں
چھائی ہوئی رحمت کی گھٹا یاد رہے گی

داماں طلب بھر دیا گلہائے کرم سے
سرکار دوعالم کی عطا یاد رہے گی

نالے تھے لبوں پر تو گھٹائیں تھی نظر میں
دیوانوں کو اک ایک ادا یاد رہے گی

دن رات در شاہ پہ لگتے رہے ڈیرے
وہ حاضری نہ کیسے بھلا یاد رہے گی

مَن زارَ نے بخشی وہ شفاعت کی بشارت
وہ یاد رہے گی با خدا یاد رہے گی

طیبہ کی وہ پر کیف ہوا یاد رہے گی
تا حشر مدینے کی فضا یاد رہے گی

☆☆☆☆☆☆☆☆

آقا تیرے مدینے کی کیا بات ہے

آقا تیرے مدینے کی کیا بات ہے
رحمتوں کے خزینے کی کیا بات ہے
کاش طیبہ نگر ہو ٹھکانہ میرا
پھر کہوں مرنے جینے کی کیا بات ہے
جس کی منزل ہو طیبہ کا نوری سفر
اس مبارک سفینے کی کیا بات ہے

آقا تیرے مدینے کی کیا بات ہے

ہر روز شب تنہائی میں فرقت کا جنوں تڑپا تا ہے
دل مجبوری پہ روتا ہے جب یاد مدینہ آتا ہے
سجدوں کی کمائی ایک طرف طیبہ کی گدائی ایک طرف
ہر چیز اسے مل جاتی ہے جو در پہ نبی کے جاتا ہے

آقا تیرے مدینے کی کیا بات ہے

بس جائے اگر دل میں ولائے مدینہ
واللہ یہ سینہ میرا بن جائے
جنت کے نظارے کی ہوس ہو جسے اے دل
وہ شوق سے اک بار دیکھ آئے مدینہ

کبھی جو میرے غریب خانے کی آپ آکر جگائیں قسمت
میں خیر مقدم کے گیت گاؤں گا اپنی پلکیں بچھا بچھا کر
اگر مقدر نے یاوری کی اگر مدینے گیا میں خالدؔ
قدم قدم خاک اس گلی کی میں چوم لوں گا اٹھا اٹھا کر

آقا تیرے مدینے کی کیا بات ہے

آنکھوں میں بس گیا ہے مدینہ حضور کا
بے کس کا آسرا ہے مدینہ حضور کا
نبیوں میں جیسے افضل و اعلیٰ ہیں مصطفیٰ
شہروں میں بادشاہ ہے مدینہ حضور کا
ہر روز اپنی جگہ ماہتاب ہے
کیا جگمگا رہا ہے مدینہ حضور کا
جب سے قدم پڑے ہیں رسالت مآب کے
جنت سے بڑھ گیا ہے مدینہ حضور کا

آقا تیرے مدینے کی کیا بات ہے

کرتے ہیں بیاں ان کی جو شان بلا ناغہ
رہتا ہے تر و تازہ ایمان بلا ناغہ
اللہ نے بیاں کی ہے اس میں تو ثناء ان کی
میں اس لیے پڑھتا ہوں قرآن بلا ناغہ

آتے ہیں فرشتے کیوں سمجھا ہوں میں اب ناصر
اس کے در کے بدلتے ہیں دربان بلا ناغہ

آقا تیرے مدینے کی کیا بات ہے

مجھ پر بھی کرم ہو کبھی سرکار مدینہ
دل میرا بھی ہے طالب دیدار مدینہ
بکتے ہیں کروڑوں دل عشاق یہاں پر
اللہ یہ رونق بازار مدینہ
مجرم کو جہاں بھیک ہے لطف و عطا کی
بے مثل ہے کونین میں دربار مدینہ
قدسی بھی زیارت کو ہیں بے تاب ظہوریؔ
ہیں رشک دوعالم در و دیوارِ مدینہ

آقا تیرے مدینے کی کیا بات ہے

قبر میں کیسے کہہ دوں کہ اندھیرا ہوگا
سامنے جو آقا ہوں گے تو سویرا ہوگا
چرخ کے چاند ستاروں کی کیا پوچھو
رنگ طیبہ کا فرشتوں نے بکھیرا ہوگا

آغوش تصور میں مدینے کی زمیں ہے

فردوس نظر میں ہے تو دل عرش بریں ہے

کہتی ہے مدینے کی فضا ذوق نظر سے

کعبہ ہے یہیں ، عرش یہیں ، طور یہیں ہے

آقا تیرے مدینے کی کیا بات ہے

☆☆☆☆☆

خاک مدینہ

اے اہل بزم جانب بطحا چلا ہوں میں
پیغام لے کے آیا جھونکا نسیم کا
اللہ رے خاک مدینہ کا مرتبہ
مسجود ذرہ ذرہ ہے عرش عظیم کا

اللہ رے خاک مدینہ کا مرتبہ

ازل و ابد کی حدود کو ملا دیا جس نے
اسی زمیں کو آسماں سے نسبت ہے
میرے لیے بہت معتبر وہ شہر جمال
کہ جس کی خاک کو بھی کہکشاں سے نسبت ہے

اللہ رے خاک مدینہ کا مرتبہ

اس در کی خاک پہ مجھے مرنا پسند ہے
تخت شہی پہ نہیں کسی کو زندگی عزیز
قرآن کھا رہا ہے اس خاک کی قسم
ہم کون ہیں؟ خدا کو ہے تیری گلی عزیز

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے

اٹھا لے جا کے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

اللہ رے خاک مدینہ کا مرتبہ

سایہ دیوار جاناں میں ہو بستر خاک پر

آرزوے تاج و تخت خسروی اچھی نہیں

خاک ان کے آستانے کی منگا دے اگر چارہ گر

فکر کیا حالت اگر بیمار کی اچھی نہیں

اللہ رے خاک مدینہ کا مرتبہ

آستانے پہ تیرے سر ہو اجل آئی ہو

اور اے جان جہاں تو بھی تماشائی ہو

اس کی قسمت پہ فدا تخت شہی کی راحت

خاک طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

اللہ رے خاک مدینہ کا مرتبہ

ان کے در کی خاک مل جائے تو ہم ہیں تاجدار

یہ محل یہ چاندی سونے کا بدن کچھ بھی نہیں

خاک کوئے مصطفیٰ رکھ لے گی پردہ قبر میں

میری میت کے لیے بیگل کفن کچھ بھی نہیں

اگر مقدر نے یاوری کی اگر مدینے گیا میں خالدؔ
قدم قدم خاک اس گلی کی چوم لوں گا اٹھا کر

کیونکہ

میری خاک یا رب نہ برباد ہوجائے
پس مرگ کر دے غبار مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں پہ اپنی
شب و روز خاک مزار مدینہ

اللہ رے خاک مدینہ کا مرتبہ

آئی ہے خوشبو دیوار و در سے
گزرا ہے کوئی اس راہ گزر سے
کوئے نبی کا سرمہ لگا کر
آنکھیں ملی ہیں شمس و قمر سے

جو ذرہ آ ملا ہے مدینے کی خاک میں
سورج سا بن گیا ہے سورج کی خاک میں
ہم دیکھتے ہیں جس میں ستارے وہ آسمان
آئینہ دیکھتا ہے مدینے کی خاک میں

مردہ دلوں کو جس نے دھڑکنا سیکھا دیا
اللہ رے کیا شفا ہے مدینے کی خاک میں

دل کا سکوں ، روح کا سکوں، قرار جاں
کیا کیا نہیں چھپا ہے مدینے کی خاک میں

شبنم بھی ہوگئی ہے امر اس کو چوم کر
وہ پھول جو کھلا ہے مدینے کی خاک میں

☆☆☆☆☆☆

میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے

شاہوں سے کچھ غرض نہ کسی تاجور سے ہے
میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے

آقا!

میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے
بیدؔم میری قسمت میں سجدے ہیں اسی در کے
چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا سنگ در جاناں
میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے
واعظ یہی سجدہ ہے میری زیست کا حاصل
سنگ در محبوب پہ خم میری جبیں ہے
میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے
نقشہ تیری گلی کا ہماری نظر میں ہے
اک کیف ایک سرور سا قلب و جگر میں ہے
کیونکر جبیں جھکے نہ دو عالم کی اس جگہ
تکمیل رفعتوں کی تیرے سنگ در میں ہے
میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے

تیری جس پہ ساقی نظر ہوگئی
اسے دونوں جہاں کی خبر ہوگئی
مجھے آستاں پہ ہی رہنے دو ساقی
جبیں واقف سنگ در ہوگئی

میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے

جو اس کو دیکھ لے وہی صاحب نظر لگے
ہر ذرہ جس کی خاک کا شمس و قمر لگے
پھر دیدنی ہوں میرے مقدر کی رفعتیں
اک بار اس جبیں سے تیرا سنگ در لگے

میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے

یہ آرزو نہیں کہ مجھے سیم و زر ملے
سب کچھ ہی وار دوں جو تیرا سنگ در ملے

میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے

نظر میں جلوہ ہو آٹھوں پہر مدینے کا
طواف کرتا رہوں میں عمر بھر مدینے کا
وہ ایک سجدہ ہے بھاری ہزار سجدوں سے
قبول جسے کرے سنگ در مدینے کا

میں کچھ نہ سہی میرا مقدر تو بڑا ہے
سنگ در محبوب پہ سر میرا جھکا ہے
میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے
سنگ در جاناں پہ کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ
میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے

میں نے در رسول ﷺ پہ سر کو جھکا دیا
میرا نصیب میرے نبی نے جگا دیا
میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے
اگر وقت اجل سر تیری چوکھٹ پہ جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو
میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے

در مصطفیٰ ﷺ پہ رکھا جو سر، تو آئی ندا اے بے خبر
تیرے وہ بھی سجدے ادا ہوئے جو قضا ہوئے تھے نماز میں
میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے

میرے آقا کے حسین دربار پر
آ رہے انوار ہیں انوار پر
دو جہاں کی سرفرازی مل گئی
جب سے سر رکھا در سرکار پر

میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے

جو بے خبر ہیں محمد کے عشق سے
قسم خدا کی وہ اپنی خبر نہیں رکھتے
سوال ہی نہیں ایسوں کی سر بلندی کا
جو محمد ﷺ کے آستانے پہ سر نہیں رکھتے

میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے

سراپا عکس حق نور جبیں ہے
تیرا ثانی تو کیا سایہ نہیں ہے
یہی معراج ہے سجدوں کی خالق
نبی کے آستاں پر میری جبیں ہے

میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے

میں بے نیاز ہوں دنیا کے ہر خزانے سے
ملی ہے خیرات محمد ﷺ کے آستانے سے
گنہگار ہوں نسبت مگر منور ہے
سنور گیا ہوں تیرے در پہ سر جھکانے سے

تیرے آستاں پہ آئے تیری یاد کھینچ لائی
رہے عمر بھر سلامت تیرے در سے آشنائی
یہ تیری گلی کے پھیرے میری زندگی کا حاصل
تیرے در سے آشنا ہوں یہ ہے میری پارسائی
میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے
نہیں ہے دعویٰ مجھے کوئی پارسائی کا
سہارا بس ہے تیرے در سے آشنائی کا
میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے۔
دل کے شیشے کو صاف کرتا ہوں
اجلا من کا غلاف کرتا ہوں
جس کا کعبہ بھی احترام کرے
اس کا ناصر طواف کرتا ہوں

اب کیا کسی سے کام تجھے دیکھنے کے بعد
سب کو میرا سلام تجھے دیکھنے کے بعد
سجدہ کروں تجھے تو کافر کہیں گے لوگ
ارے اٹھانا ہے سر حرام تجھے دیکھنے کے بعد

میری تو آشنائی تیرے سنگ در سے ہے
مسجود کوئی ذات احد کے سوا نہیں
مانا کہ وہ رسول خدا ہیں خدا نہیں
جائز کبھی یہ دین نبی میں ہوا نہیں
اے شوق دل یہ سجدہ اگر ان کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجیے کہ سر کو خبر نہ ہو

☆☆☆☆☆☆☆

میخانہ

چھڑا دیتی ہے فکرِ غیر سے تاثیرِ میخانہ
ملی ہے عرش کی زنجیر سے زنجیرِ میخانہ

پڑھو بادہ گسارو اب نمازِ خود فراموشی
ہوئی ہے شیشۂ مے سے، بلند تکبیرِ میخانہ

کھڑا ہے جھومتا کوئی پڑا ہے لوٹتا کوئی
عجب قدسی صفت ہے میکشو تقدیرِ میخانہ

نہ دے مینا، نہ دے ساغر، مجھے اس کی نہیں حاجت
نگاہِ مست کافی ہے تری اے پیرِ میخانہ

گنہ گاروں میں مئے عشقِ حق تقسیم ہوتی ہے
سلامت باکرامت یا الٰہی، میرِ میخانہ

رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عمل کی میرے اساس کیاہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

قیمتی ہے جو ہر گلستاں سے بس وہ ایک پھول کافی ہے
ہیں مخالف بہت مگر کیا غم مجھ کو میرا رسول کافی ہے

رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

کوتاہی عمل کا کچھ خاص غم نہیں
کافی ہے میرے واسطے نسبت رسول کی

رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

نظر جمال رخ نبی پر جمی ہوئی ہے جمی رہے گی
ہمارے دل میں نبی کی الفت بسی ہوئی ہے بسی رہے گی
ہمیں یقیں ہے کہ کام اپنے بنیں گے آخر کرم سے ان کے
رسول اکرم سے لو ہماری لگی ہوئی ہے لگی رہے گی

رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

ہر ایک اوج عبادت ہے تیری نسبت سے
وہ کچھ نہیں نسبت پہ جس کو ناز نہ ہو
رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

تیرے در کے جو سائل ہیں تو اونچا ہے دماغ
نسبت یار نے مغرور بنا رکھا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

نسبت صاحب معراج ملی ہے خالدؔ
اپنے اقبال کا سورج نہیں ڈھلنے والا
آقا! رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

تیرا نام لیوا ہوں سب جانتے ہیں
عزت میری اک دم ہوگئی
میں سب کی نظر میں بڑا محترم ہوں
نسبت جو شاہ امم ہوگئی

ممکن نہیں میرا حساب و کتاب ہو
اللہ کو بھی ان کا حوالہ عزیز ہے
میں نے خود اٹھ کر سارے سہارے ڈبو دیئے
اک ذات مصطفیٰ ﷺ کا سہارا عزیز ہے
آقا رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

یہ عشق نبی اللہ غنی جب زیست کا عنوان ہوتا ہے
آنکھوں میں بہاریں رہتی ہیں دل خلد بداماں ہوتا ہے
اک فخر ہے اوج قسمت پر نازاں ہے تمہاری نسبت پر
اب آپ کا دامن تھام لیا اب کون پریشان ہوتا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

حالات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن ہوں مطمئن !
ہے لاج جس کے ہاتھ میں وہ بندہ نواز ہے
کوئی بھی میرا غیر نہیں کائنات میں
یہ نسبت رسول محبت نواز ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

تم بات کرو ہو نہ ملاقات کرو ہو

تم بات کرو ہو نہ ملاقات کرو ہو
بس ایک نجریا میں ہی دل گھات کرو ہو

جو راہیں تیرے دیس کو نہ جاویں ہیں ویراں
جس رخ بھی گجر جائے ہو باغات کرو ہو

بیٹھے ہیں سبھی سیج سجائے تیرے کارن
معلوم نہیں کس سے ملاقات کرو ہو

دنیا تیرے مانگت کی بھکارن ہے مہاراج
جس کو بھی تکو تم تو سوغات کرو ہو

رتین میں کھلے رکھتی ہوں اکھین کے درتیچن
کب رات کے جھرنوں سے تم جھات کرو ہو

تلوار کی حاجت ہو بھلا تم کو تو کیوں کر
نینن کی کنکھین سے جگ مات کرو ہو

کتنے ہی لگے پھرتے ہیں ساجن تیرے مانگت
جس پہ بھی جیا آئے نواجات کرو ہو

جو نیست تھی تکنے سے ترے ہو گئی ہستی
گر نجر ہٹا لو تو قیامات کرو ہو

رت پریم کے درداں کی کبھو بیت چکی طاہرؔ
اس اجڑی نگریا میں کیا بات کرو ہو

☆☆☆☆☆☆

گن گاؤ ری

سگری رین تڑپے گجری
اُن کو کوئی بُلواؤ ری
پیت نبھانا بہت کٹھن ہے
دل کو ذرا سمجھاؤ ری

رنگ رنگیلا چھیل چھبیلا
کیا کیا گن تم گاؤ ری
دھیان رہے بس مَن موہن کا
ایسی جوت جگاؤ ری

بہت دِنن بعد آیا بالم
خوب اَب مَوج مناؤ ری
چلتے پھرتے، بیٹھتے اٹھتے
پیت کے گیتم گاؤ ری

کب تک شرم و حیا کے بندھن
ان کے چرن پڑ جاؤ ری
بنتی کروں صدقے ہو جاؤں
اب تو یہیں رہ جاؤ ری

کوئی نہیں ہے اس کے جیسا
ہے تو جرا بتلاؤں ری
اُس کی دُھن رکھ اس کی ہو جا
جان کی شانتی پاؤ ری

پتیم کی پہچان ہو ان کو
پیت کی ریت بتاؤ ری
پہلے کسی سے پیت کرو تم
پھر انجام لگاؤ ری

میں پیتم کی پیتم مورا
غیر نہ دل میں جماؤ ری
چاہے بگاڑے چاہے سدھارے
ہوش نہ من کا لاؤ ری

راجی کر لو اب ساجن کو
پاچھے سب پچھتاؤ ری
اس کا دامن کبھو نہ چھوٹے
سارا جگت ٹھکراؤ ری

چندر مکھ اور مد بھری نیناں
ہمرے من میں سماؤ ری
پریم کا مدوا ایسا پلادو
سدھ بدھ سب لے جاؤ ری

چھوڑو روحی جگ کے جھگڑے
اُس میں گم ہو جاؤ ری
ایسی ہو ٹھاکر کی دُھن میں
ساری دُھن کھو جاؤ ری

☆☆☆☆☆

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

نہ کلیم کا تصور نہ خیال طور سینا
میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ
میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو
مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آگیا پسینہ
میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

روشن ہیں دو جہاں سے بدرالدجیٰ کے ہاتھ
پھیلے ہیں کائنات پر خیرالوریٰ کے ہاتھ
میر اشمار ان کے غلاموں میں ہو گیا
دیکھے تو مجھے نار جہنم لگا کے ہاتھ
کیونکہ میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

قرینے میں ہر اک نظام آگیاہ ہے
وہ آئے تو گردش میں جام آگیا ہے
مجھے مل گئی دونوں عالم کی شاہی
میرا ان کے منگتوں میں نام آ گیا ہے

بے نیاز دو جہاں ہوں آپ کا ہونے کے بعد
ٹھوکروں میں آگئی شاہی گدا ہونے کے بعد
میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

وہ کمال شوکت خدائی میں ہے
جو فراغت تری گدائی میں ہے
غم کو خاطر میں نہیں لاتا
وصف یہ تیرے ہر فدائی میں ہے
میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

نہیں ہے دعویٰ مجھے پارسائی کا
سہارا بس ہے تیرے در سے آشنائی کا
امیر سارے جہانوں کے اسے سلام کریں
ہے جس کے ہاتھ کاسہ تیری گدائی کا
میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

بخت میرا جو محبت رسا ہو جائے
میری سمت میں مدینے کی فضا ہو جائے
اس کی تعظیم کو اٹھتے ہیں سلاطین جہان
تیرے کوچے سے جو منسوب ہو جائے

تم سامنے ہو عشق میرا سرفراز ہے
میرے لئے تمہاری محبت نماز ہے
تیری ادائے خاص نے پہنچا دیا کہاں
دونوں جہاں سے تیرا گدا بے نیاز ہے
میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

بچپن سے ہی سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا ہوں
میں شاہ مدینہ کے گداؤں کا گدا ہوں
نازاں ہیں میرے بخت پہ شاہان زمانہ
کاسہ لئے دہلیز پیمبر پہ کھڑا ہوں
میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

جو گدا محو یاس رہتے ہیں
ان کے غم میں اداس رہتے ہیں

دیکھنے کو وہ دور ہیں خالدؔ
مگر اپنے آقا کے پاس رہتے ہیں

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

عشق جب بھی مقام کرتاہ ے
مقتدی کو امام کرتا ہے
ان کے ہر گدا کو ناصرؔ
ہر تونگر سلام کرتا ہے

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

یہ عنایتیں ، یہ نوازشیں ، ہوئیں رحمتوں کی ہیں بارشیں
ہو مجھ پہ فضل کبریا، تیرے در کا جب سے گد ہوا

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

ہر صبح مکافات کی شاموں کے لیے ہے
دل نادار تو دنیا کے کاموں کے لئے ہے
اعدائے نبوت کا ٹھکانہ ہے جہنم
جنت تو میرے آقا ﷺ کے غلاموں کے لئے ہے

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

نازاں ہوں مقدر پہ ہے احسان محمد ﷺ
ہوں آئینہ بردار غلامان محمد ﷺ
چھیڑے نہ مجھے حشر کے سورج کی حرارت
حاصل ہے مجھے سایۂ دامان محمد ﷺ

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

تمہارا ثانی رسالت مآب ہو نہ سکا
تمہارا کوئی کہیں بھی جواب ہو نہ سکا
رسول اور بھی آئے جہان میں لیکن
کوئی بھی صاحب ام الکتاب ہو نہ سکا
ریاض ان کی غلامی کی برکتیں دیکھو
لحد میں آئے فرشتے حساب ہو نہ سکا

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

☆☆☆☆☆☆☆☆
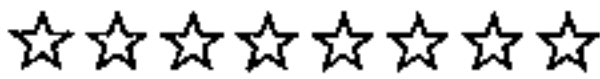
کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

جس طرف سے وہ گل ، گلشن عدنان گیا
ساتھ ہی قافلہ سنبل و ریحان گیا
مجھ خطا کار پہ کیا کیا نہ کیے تو نے کرم
میرے آقا میں تیری رحمت پہ قربان گیا
لے کے جنت کی طرف مجھ کو رضوان گیا
شور اٹھا وہ گدائے شہ ذیشان گیا
تا در خلد رہی چہرہ انور پہ نظر
سب نے دیکھا کہ میں پڑھتا ہوا قرآن گیا
میرے اعمال تو بخشش کے نہ تھے پھر بھی نصیر
کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

ارے کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا
کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

ہم بروں کو گلے سے لگائیں گے وہ
مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کی کیا بات ہے

ہے ان کو امت سے پیار کتنا کرم ہے رحمت شعار کتنا
ہمارے جرموں کو دھو رہے ہیں حضور ﷺ آنسو بہا بہا کر
میں ایسا عاصی ہوں جس کی جھولی میں کوئی حسن عمل نہیں ہے
مگر وہ احسان کر رہے رہیں خطائیں میری چھپا چھپا کر

تو پھر کیوں نہ کہوں کہ

کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

دل میں کسی کو اور بسایا نہ جائے گا
ذکر رسول پاک ﷺ بھلایا نہ جائے گا
دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک ﷺ سے دیکھا نہ جائے گا

کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

جس کو بے چین رکھتا تھا امت کا غم
نیک و بد پہ رہا جس کا یکساں کرم
وہ حبیب خدا وہ شفیع امم
شہر یار ارم تاجدار حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

روز محشر نہ کوئی اور سہارا ہوگا
سب کے ہونٹوں پہ محمد کی دھائی ہوگی

کیونکہ ان کے کرم کی شان کسی اور میں نہیں
مجرم کو ڈھونڈتی ہے شفاعت رسول ﷺ کی

تو پھر کیوں نہ کہوں کہ
کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

میں نے مانا کہ میری جھولی ہے خالی
لیکن اونچی ہے بہت میرے طرفدار کی بات

ارے
کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

ڈھونڈا ہی کریں صدر قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپاہو
دیکھا انہیں محشر میں تو رحمت نے پکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن میں چھپا ہو
کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

کوئی تسکین نہ ملی اور نہ کوئی دوا کام آئی
ہر کڑے وقت میں آقا کی ثنا کام آئی
روز محشر نہ ظہوری تھا کوئی زاد سفر
سرور دیں کے تبسم کی ادا کام آئی

کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

اعمال سیاہ دیکھ کے گھبرایا تھا میں بھی
اک پل میں میرے آقا نے بگڑی بنادی
روئے جو گناہ گار تو سرکار نے دیکھا
سرکار جو روئے تو جہنم ہی بجھا دی

اعلیٰ حضرت پکار اٹھے کہ

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ ﷺ نے دریا بہا دیئے ہیں

کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

اللہ کی رحمتوں کے انوار کس لئے ہیں
مسیحا کے ہوتے ہوئے بیمار کس لیے ہیں
مشکلیں نہ حل ہوں دربار کس لئے ہیں
گنہگار نہ بخشیں جائیں سرکار کس لئے ہیں

ارے

کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

محشر کا مجھے کچھ غم بھی نہیں
میرے آقا کی رحمت کم بھی نہیں
ہے قاسمی ان کے سر پہ سجا
وہ تاج شفاعت کیا کہنے

اور

محشر کا مجھے قاسمی کچھ خوف نہیں ہے
عزت تیرے منگتوں کی اچھالی نہیں جاتی

تو پھر

میرے اعمال تو بخشش کے نہ تھے پھر بھی نصیر
کی محمد ﷺ نے شفاعت تو خدا مان گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا (تضمین)

یہ وہ سچ ہے کہ جسے ایک جہاں مان گیا
در پہ آیا جو گدا، بن کے وہ سلطان گیا
اس کے انداز نوازش پہ میں قربان گیا
نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

تجھ سے جو پھیر کے منہ، جانب قرآن گیا
سرخرو ہو کے نہ دنیا سے وہ انسان گیا
کتنے گستاخ بنے، کتنوں کا ایمان گیا
لے خبر جلد کہ اوروں کی طرف دھیان گیا
مرے مولیٰ، مرے آقا، تیرے قربان گیا

محو نظارہ سر گنبدِ خضریٰ ہی رہی
دور سے سجدہ گزار در والا ہی رہی
روبرو پا کے بھی محروم تماشا ہی رہی
آہ! وہ آنکھ کہ ناکام تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پُر ارمان گیا

تیری چاہت کا عمل زیست کا منشور رہا
تیری دہلیز کا پھیرا ، مرا دستور رہا
یہ الگ بات کہ تو آنکھ سے مستور رہا
دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر وہ سر ہے جو ترے قدموں پہ قربان گیا

دوستی سے کوئی مطلب نہ مجھے بیر سے کام
ان کے صدقے میں کسی سے نہ پڑا خیر سے کام
ان کا شیدا ہوں ، مجھے کیا حرم و دیر سے کام
انہیں مانا ، انہیں جانا ، نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

احترام نبوی داخل عادت نہ سہی
شیر مادر میں اصیلوں کی نجابت نہ سہی
گھر میں آداب رسالت کی روایت نہ سہی
اور تم پر میرے مولیٰ کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

بام مقصد پہ تمناؤں کے زینے پہنچے
لب ساحل پہ نصیؔر ان کے سفینے پہنچے
جن کو خدمت میں بلایا تھا نبی نے، پہنچے

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضؔا سارا تو سامان گیا

☆☆☆☆☆☆☆

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحٰی تیرا (تضمین)

کوئی دنیائے عطا میں نہیں ہمتا تیرا
ہو جو حاتم کو میسر یہ نظارہ تیرا
کہہ اٹھے دیکھ کے بخشش میں یہ رتبہ تیرا
واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحٰی تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

کچھ بشر ہونے کے ناتے تجھے خود سا جانیں
اور کچھ محض پیامی ہی خدا کا جانیں
ان کی اوقات ہی کیا ہے کہ یہ اتنا جانیں
فرش والے تری عظمت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
جو تصور میں ترا پیکر زیبا دیکھیں
روئے والشمس تکیں، مطلع سیما دیکھیں
کیوں بھلا اب وہ کسی اور کا چہرہ دیکھیں
تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

مجھ سے ناچیز پہ ہے تیری عنایت کتنی
تو نے ہر گام پہ کی میری حمایت کتنی
کیا بتاؤں تری رحمت میں ہے وسعت کتنی
ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے ناچیز کو کافی ہے اشارہ تیرا

کئی پشتوں سے غلامی کا یہ رشتہ ہے بحال
یہیں طفلی و جوانی کے بتائے مہ وسال
اب بوڑھاپے میں خدارا ہمیں یوں در سے نہ ٹال
تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

غم دوراں سے جو گھبرائیے، کس سے کہیے
اپنی الجھن کسے بتلائیے، کس سے کہیے
چیر کر دل کسے دکھلائیے، کس سے کہیے
کس کا منہ تکیے، کہاں جائیے، کس سے کہیے
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا

نذر عشاق نبی ہے یہ مرا حرف غریب
منبر و عظ پہ لڑتے رہیں آپس میں خطیب
یہ عقیدہ رہے اللہ کرے مجھ کو نصیب
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

خوگر قربت و دیدار پہ کیسی گزرے
کیا خبر اس کے دل زار پہ کیسی گزرے
ہجر میں اس ترے بیمار پہ کیسی گزرے
دور کیا جانیے بدکار پہ کیسے گزرے
تیرے ہی در پہ مرے بیکس و تنہا تیرا

تجھ سے ہر چند وہ ہیں قدر و فضائل میں رفیع
کر نصیرؔ آج مگر فکر رضا کی توسیع
پاس ہے اس کے شفاعت کا وسیلہ بھی وقیع
تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

حضور ﷺ دیں گے ضرور دیں گے

تم اپنے دامن بچھا کے مانگو، حضور دیں گے ضرور دیں گے
دلوں کو کاسے بنا کے مانگو، حضور دیں گے ضرور دیں گے

کریم داتا عظیم آقا کے در پہ کوئی کمی نہیں ہے
گداؤ آنسو بہا کے مانگو ، حضور دیں گے ضرور دیں گے

انہیں سے مضبوط کر لو ناطے جو دے کہ احساں نہیں جتاتے
انہی کو دل میں بسا کے مانگو ، حضور دیں گے ضرور دیں گے

مجھے تو محسوس ہو رہا صدا مدینے سے آ رہی ہے
مدینے ڈیرے جما کے مانگو ، حضور دیں گے ضرور دیں گے

جہاں سے مولا علیؓ نے مانگا جہاں سے ہر اک ولی نے مانگا
انہیں کی چوکھٹ پہ جا کے مانگو ، حضور دیں گے ضرور دیں گے

حضور اکرم کے آستانے سے مانگنے کا اصول یہ ہے
درود لب پہ سجا کے مانگو ، حضور دیں گے ضرور دیں گے
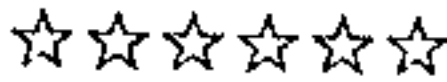
☆☆☆☆☆☆

دربارِ محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی

دربارِ محمد ﷺ میں صدا ٹالی نہیں جاتی
خیرات وہ دیتے ہیں سنبھالی نہیں جاتی

دیکھا جو مدینہ تو خیالوں سے ابھی تک
وہ گنبدِ خضریٰ وہ جالی نہیں جاتی

یہ شان غلامی کہ سحر ہوتی نہیں ہے
سوئے عرش جو اذان بلالی نہیں جاتی

تیرے اذکار میں جب سے میں محو ہوا ہوں
تب سے میرے گھر سے خوشحالی نہیں جاتی

حسنین و علی فاطمہ زہرہ کا گدا ہوں
ہے اثر دعا میں کوئی خالی نہیں جاتی

محشر کا مجھے قاسمی کچھ خوف نہیں ہے
عزت تیرے منگتوں کی اچھالی نہیں جاتی

منقبت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مسلّم ہے محمد ﷺ سے وفا، صدیق اکبرؓ کی
نہیں بھولی ہے دنیا کو ادا، صدیق اکبرؓ کی

اب اس سے بڑھ کے کیا ہوگی ثناء، صدیق اکبرؓ کی
نبی تعریف کرتے تھے سدا، صدیق اکبرؓ کی

رسول اللہ کے لطف و کرم سے یہ ملا رتبہ
مدد کرتا رہا ہر دم خدا، صدیق اکبرؓ کی

کلام اللہ میں ہے تذکرہ ان کے محامد کا
زمانے سے بیاں ہو شان کیا، صدیق اکبرؓ کی

نجابت میں، شرافت میں، رفاقت میں، سخاوت میں
ہوئی شہرت یہ کس کی جابجا؟ صدیق اکبرؓ کی

زمیں پر دھوم ہے ان کی ، فلک پر ان کے چرچے ہیں
کہیں گے داستاں ارض و سما ، صدیق اکبرؓ کی

مؤرخ دم بخود ہے ، سربسجدہ ہے قلم اس کی
تعالیٰ اللہ! یہ شان خدا ، صدیق اکبرؓ کی

کمی کیسی نصیرؔ ان کے مدارج میں ، مراتب میں
بڑی توقیر ہے نام خدا ، صدیق اکبرؓ کی

☆☆☆☆☆☆☆

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبرؓ کا
ہے یار غار محبوب خدا صدیق اکبرؓ کا
نبی کا اور خدا کا مداح صدیق اکبرؓ ہے
نبی صدیق اکبرؓ کا خدا صدیق اکبرؓ کا

کتنا بلند مقام ہے پایا صدیقؓ نے
بستر نبی دے کول لگایا صدیقؓ نے
پہلے اعلان تے آکھیا حاضر میرے حضور
سوچیا نئیں نہ آزمایا صدیقؓ نے
تن من دھن تے اولاد دی واری حضور توں
زندگی ساری دا ساتھ نبھایا صدیقؓ نے
آقا نے سب دے قرض ادا دنیا تے کر چھوڑے
مخشراچ لینا رب توں بقایا صدیقؓ نے
بنیاں امام ابوبکرؓ ، حیدرؓ سی مقتدی
زہرہؓ دا خود جنازہ پڑھایا صدیقؓ نے

☆☆☆☆☆☆☆

منقبت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مثالی ہے جہاں میں زندگی ، فاروق اعظمؓ کی
وہ عظمت اور پھر وہ سادگی ، فاروق اعظمؓ کی

دعائے مستجاب حضرت ختم الرسل وہ ہیں
نہیں ممکن کسی سے ہمسری ، فاروق اعظمؓ کی

وہ جن کا نام لینے سے شیاطیں بھاگ جاتے ہیں
پیام مرگ ظلمت ، روشنی ، فاروق اعظمؓ کی

جو عرفان محمد ﷺ کی تمنا ہے ترے دل میں
تو سیرت سامنے رکھ ہر گھڑی ، فاروق اعظمؓ کی

وہ دانائے مقام و احترام آل پیغمبر
انہیں کے واسطے تھی ہر خوشی ، فاروق اعظمؓ کی

نصیر اعزاز شاہی کو میں خاطر میں نہیں لاتا
میسر ہے مجھے بھی چاکری فاروق اعظمؓ کی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

اللہ اللہ! یہ تھی سیرتِ عثمانؓ غنی
دین پر صرف ہوئی دولتِ عثمانؓ غنی

رفتہ رفتہ وہ بڑھی عظمتِ عثمانؓ غنی
دونوں عالم میں ہوئی شہرتِ عثمانؓ غنی

اک ذرا بیعتِ رضواں کی بھی تفسیر پڑھو
بیعت، اللہ کی ہے، بیعتِ عثمانؓ غنی

کرم خالقِ کونین رہا شاملِ حال
قابلِ رشک بنی، قسمتِ عثمانؓ غنی

ہر نفس شان حیاء، مصدر و میزان حیا
زندگی بھر یہ رہی فطرتِ عثمانؓ غنی

آپ نے جامع قرآن کالقب پایا ہے
دین و دنیا میں بڑھی عظمتِ عثمانؓ غنی

عشق اللہ و رسول آپ کو مل جائے گا
دل میں پیدا تو کریں الفتِ عثمانؓ غنی

سطوت و عظمت اسلام تھی ان کے دم سے
شان اسلام تھی، شوکتِ عثمانؓ غنی

وہ صحابی تھے، مجاہد تھے، خلیفہ تھے نصیر
نازِ اسلام بنے، حضرت عثمانؓ غنی

☆☆☆☆☆☆☆

درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے

کرم جب آل نبی کا شریک ہوتا ہے
لاکھ بگڑا ہوا کام ٹھیک ہوتا ہے
درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے
کہ لا شریک بھی اس میں شریک ہوتا ہے
درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے

نبی پہ چاند ستارے درود پڑھتے ہیں
فرشتے سارے کے سارے درود پڑھتے ہیں
خدائے کون و مکاں بھی درود پڑھتا ہے
خدا کے سارے نظارے درود پڑھتے ہیں
درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے

ہر درد کی دوا درود پاک ہے
ہر مرض کی شفاء درود پاک ہے
تو بھی درود پاک پڑھ اے قاسمی
پڑھتا خود خدا درود پاک ہے
درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے

مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر پیہم درود
ہر زمانہ ہر گھڑی ہر دم درود
ورد رکھیے الصلوٰۃ و السلام
سن رہے ہیں رحمت عالم درود

درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے

التجاؤں کا وسیلہ ہے درود و سلام
حشر کی دھوپ میں سایہ ہے درود و سلام
آیت پاک ''یُصَلُّوْن'' صدا دیتی ہے
قدسیوں کا بھی وظیفہ ہے درود و سلام
بیٹھتے اٹھتے شب و روز زباں پہ رکھو
آخرت کے لیے توشہ ہے درود و سلام
سبز گنبد کے تصور میں پڑھو اے نازشؔ
دید محبوب کا رستہ ہے درود و سلام

درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے

کسی طرح سے ہوتی نہیں نا مقبول
ہر اک اعتبار سے بخشش کی ایک ضمانت ہے
پڑھو درود یہ ایمان کا تقاضا ہے
پسند ہے جو خدا کو یہ وہ عبادت ہے

عالماں تے فاضلاں نے دسیا اصول اے
بندے تے خدا وچ رب دا رسول اے
ہور کسے نیکی دا کوئی اعتبار نیں
آقا ﷺ تے درود ہر ویلے ای قبول اے

درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے

پڑھدے درود جو سدا نبی اتے
اوناں تائیں حضوریاں ہوندیاں نیں
ایسا سوہنے دا قرب نصیب ہوندا
فیر کدی نہ دوریاں ہوندیاں نیں
جدوں پڑھیئے درود حضور اتے
دور کل مجبوریاں ہوندیاں نیں
قسم رب دی صائم درود پڑھیاں
آساں ساری ای پوریاں ہوندیاں نیں

درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے

جھلک اس کی موج نفس میں ہے
اثر اس کا دل کی فضا میں ہے
وہ سرور کتنا لطیف ہے
جو صدائے صل علیٰ میں ہے

بھیجو درود اور لو خوشنودیِ خدا
زبیر کتنی سہل ہے کار ثواب کی
درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے

میری حیات کی سب ساعتیں سلام درود
میں امتی ہوں محمد کا میرا کام درود
ادھر زباں پر سجائیں ادھر پہنچتا ہے
فضاء دہر میں کتنا ہے تیز گام درود
درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے

میری زباں درود ہے میری نظر درود
عرب کے چاند پہ شام و سحر درود
پھوٹیں گی شاخ شاخ شفاعت کی کونپلیں
ممکن نہیں کہ حشر میں ہو بے ثمر درود
درود آل محمد ﷺ کی یہ فضیلت ہے

اللہ کی ہم جلوہ گری دیکھ رہے ہیں
یا حسنِ جمالِ مدنی دیکھ رہے ہیں
جس وقت پڑھو صل علیٰ آل محمد ﷺ
سمجھو کہ رسول عربی دیکھ رہے ہیں

☆☆☆☆☆

مولود کعبہ

ہر سمت کیسی جھڑی چھا گئی — کہ تیرہ رجب کی گھڑی آ گئی
سجا محفل جشن حسن عرب — دلہن بنی سر زمین عرب
چلی جا رہی ہے علی کی ماں — لبوں پر مچلتی ہے بس اک دعا
خدایا تیرا کتنا احسان ہے — میرا لخت دل تیرا مہمان ہے
عجب لطف سانسوں کی خوشبو میں ہے — امامت کی ضو میرے پہلو میں ہے
خداوند پورا یہ ارمان کر — میری مشکلیں تو ہی آسان کر
ادھر قفل باب حرم بند ہے — رخ روح لوح و قلم بند ہے
ہوئی لب کشا پھر وہ بنت اسد — اے لم یزل ، لم یلد ، بے ولد
مقدر مجھے آزمانے کو ہے — کہ مہمان تشریف لانے کو ہے
مقدر میں آسانیاں گھول دے — حرم میں کوئی در نیا کھول دے
صدا آئی گھبرا نہ اے فاطمہؓ — کہ رنج و الم کا ہوا خاتمہ
یہ مشکل میں کیا تجھ کو احساس ہے — کہ مشکل کشا تو تیرے پاس ہے
مشیت جو اعجاز پر تل گئی — چٹخ کر دیوارحرم کھل گئی
جہاں کو مسرتوں کا پیغام دوں — اب ان ساعتوں کو میں کیا نام دوں
چٹک کر کھلی آرزو کی کلی — زمیں حرم پہ ورود علیؓ

آواز تہنیت کی ہے نزدیک و دور سے
کعبہ چمک اٹھا ہے امامت کے نور سے

ہے روشنی ہی روشنی حد نگاہ تک
کعبے کی بڑھ گئی ہے ضیاء کوہ طور سے

پیش شادماں ملائکہ ، جن و بشر خوش
سب انبیاء بھی جھوم رہے ہیں سرور سے

بھر بھر کے پی رہے ہیں ولائے علیؑ کے جام
ہیں رند سارے مست شراب طہور سے

تعمیر لامکاں نے کیا تھا مکان کیوں
عقد کھلا یہ شیر خدا کے ظہور سے

☆☆☆☆☆☆☆

حسن حق اسرار جلی یاد آیا
مرکز فقر دوعالم کا ولی یاد آیا

جب کبھی ماہ رجب صحن حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

وجہ تعظیم حرم ہے کہ ولی یاد آئے
حج کا مقصد ہے کہ حاجی کی جلی یاد آئے
میں نے دیوار میں رکھی ہے نشانی تاکہ
میرے گھر میں میرے بندوں کو علی یادؓ آئے

☆☆☆☆☆☆☆

تیرہ رجب ہے آج کا عنوان یا علیؓ
کیسے لکھوں کہاں کوئی طاقت قلم میں ہے
صدیاں گزر گئی تیری تنزیل کو مگر
اب تک تیرے ظہور کی خوشبو حرم میں ہے

☆☆☆☆☆☆☆

خدائے پاک کی رحمت کا طول ہے کعبہ
عبادتوں کا بھی باب نزول ہے کعبہ
دلیل عظمت کعبہ میں بس یہی کافی ہے
میرے امام کی جائے نزول ہے کعبہ

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علی رضی اللہ عنہ

علیؓ کا نام تو کمال کرتا ہے
پیدا دل میں جلال کرتا ہے
علیؓ کا نام گبھرا کے مت لینا
یہ وہ نام ہے جو رزق کو بحال کرتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆

علیؓ کے نام سے دل کو سکون ملتا ہے
انہی کے در سے حق کا قانون ملتا ہے
میں کیوں نہ عنبر اس علیؓ کا ذکر کروں
جس علیؓ کا محمد ﷺ سے خون ملتا ہے

اور

یہ میرا عقیدہ بھی ہے اور وظیفہ بھی ہے کہ

علیؓ کے نام سے دل کو سرور ملتا ہے
خیال و فکر کو تازہ شعور ملتا ہے
نصیب جیسے بھی ہوں یا علیؓ مدد کہہ کر
خدا سے جتنا بھی مانگو ضرور ملتا ہے

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام
لیتے ہیں غوث ، قطب و قلندر علیؑ کا نام
فرط ادب سے میرے فرشتے بھی جھک گئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر علیؑ کا نام

کیونکہ

ہر قلب علی جسم علی جان علیؑ ہے
مجھ بے سر و سامان کا سامان علیؑ ہے
ایمان کے متلاشیو ایمان کی کہہ دوں
ایمان تو یہ ہے کہ میرا ایمان علیؑ ہے

کیونکہ

بغیر حب علیؑ مدعا نہیں ملتا
عبادتوں کا بھی ہرگز صلہ نہیں ملتا
خدا کے بندو سنو غور سے خدا کی قسم
جسے علیؑ نہیں ملتے ، خدا نہیں ملتا

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ نجف کو کیسے چھوڑ دوں اس جنت کے بدلے میں
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

☆☆☆☆☆☆☆

اس محور مرکز سلف سے اٹھوں
قنبر والی غلام صف سے اٹھوں
موت کہیں آئے دفن کہیں ہوں مگر
کہتی ہے مودت کہ نجف سے اٹھوں

☆☆☆☆☆☆☆

کبھی طوفاں کبھی موجوں کے سہارے پہنچا
کبھی پاتا ہوا حوروں کے اشارے پہنچا
عشقِ حیدر وہ سمندر ہے کہ جس میں
جو بھی ڈوبا وہی کوثر کے کنارے پہنچا

☆☆☆☆☆☆☆

علیؑ کا عشق مقدر سنوار دیتا ہے
علیؑ کا بغض تو چہرہ بگاڑ دیتا ہے
تو اس کے ذکر کو ادنیٰ سمجھتا ہے لعین
جو ایک ہاتھ سے خیبر اکھاڑ دیتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆

منافقوں کی نگاہ چبھن کے لئے
مومن کی شفا عدن کے لئے
میں اکثر دیواروں پہ لکھ دیتا ہوں
نام حیدر شہر کی پھبن کے لئے

☆☆☆☆☆☆☆

علیؑ کا پیار ہے روح و بدن کا اجالا پن
تیری سمجھ میں سمائے بھلا یہ راز کہاں
تجھے علیؑ سے محبت نہیں نہ کر سجدے
تیرا بدن ہی نجس ہے تیری نماز کہاں

خدا گر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا نہ کرتا
تو پھر یہ خدا کی خدائی نہ ہوتی
خدا گر علیؓ کو پیدا نہ کرتا
تو مشکل ہی ہوتی کشائی نہ ہوتی

☆☆☆☆☆☆☆

نیاز مند کی حاجت روائی کرتا ہے
خدا نہیں ہے وہ لیکن خدائی کرتا ہے
مانگنے کا سلیقہ نہیں تمہیں ورنہ
علیؓ تو آج بھی مشکل کشائی کرتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆

بدلی مصیبتوں کی چھائی تھی ، چھٹ گئی
مشکل میری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؓ کا نام لیا جب جلال سے
گھبرا کے میری موت بھی پیچھے کو ہٹ گئی

خیرات علم بخشش محشر ، متاع خلد
ملتی ہے بے دریغ یہ حسن نصیب ہے
جو کچھ بھی مانگنا ہے حیدر کے در سے مانگ
یہ در در خدا کے نہایت قریب ہے

☆☆☆☆☆☆☆

مزاج گل شاخ گل پہ دیکھومقام خوشبوصبا سے پوچھو
علی کا رتبہ گھٹانے والو علی کا رتبہ خدا سے پوچھو
لحد میں منکر نکیر پوچھیں گے تو یہ کہہ کر ٹال دوں گا
سوال مشکل ہے اے فرشتو جواب مشکل کشا سے پوچھو

☆☆☆☆☆☆☆

کسی کو بری لگے یا بھلی ہو
قبر میں تیری تصویر لگی ہو
مجھ سے پوچھیں جو نکیرین محمود
ہر سوال کے جواب میں نعرہ علی ہو

کھلا ہے خلد کا در جلی جلی کر کے
اڑا ہے باب جہنم ڈلی ڈلی کر کے
قدم قدم پہ مہکنے لگے نجات کے پھول
میں پل صراط سے گزرا علیؑ علیؑ کر کے

☆☆☆☆☆☆☆

کوئی کہیں علیؑ کو پکار سکتا ہے
علیؑ سبھی کا مقدر سنوار سکتا ہے
نہیں ہے حشر میں کافی رکوع و سجود
علیؑ کا پیار ہی پل سے گزار سکتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆

یہ بات یاد رکھ عقیدے کی بات ہے
اس بات کا لقب ہی کلید نجات ہے
دوزخ منافقوں کی عبادت کا ہے جہیز
جنت علی کے ذکر کی پہلی زکوٰۃ ہے

کعبہ علیؓ کا مسجد و منبر علیؓ کے ہیں
ابدال غوث قطب و قلندر علیؓ کے ہیں
محشر میں اہل حشر پر آخر کھلا یہ بھید
سوداگران خلد گدا گر علیؓ کے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆

محمد ﷺ سے علی کی ذات کا عرفان لیتے تھے
پوشیدہ سب حقیقت جان لیتے تھے
رسالت کے زمانے میں صحابہ کی عادت تھی
منافق کو علیؓ کے ذکر سے پہچان لیتے تھے

☆☆☆☆☆☆☆

جو اہل بیت سے رنجش کی بھول کرتا ہے
ہزار سجدے کرے فضول کرتا ہے
علیؓ کا نعرہ لگاتا ہے جو بھی خوش ہو کر
خدا بھی اس کی عبادت قبول کرتا ہے

جس دل میں شاخ الفت کھلی نہیں
اس کو سکوں کی دولت ملی نہیں
ہم کو تو زندگی نے یہی درس دیا ہے
اس زندگی پہ لعنت جس میں علیؑ نہیں

☆☆☆☆☆☆☆

جو علیؑ ہو وہ خدا کا شیر ہوتا ہے
جرأت مند اور دلیر ہوتا ہے
جس دل میں ہو قاسمی بغض علیؑ
اس دل میں اجالا نہیں اندھیر ہوتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے
بس اس سے اس کی طلب بہرمند ہوتی ہے
دل نجس میں سماتی نہیں حب علیؑ
کیوں کہ یہ بڑی نفاست پسند ہوتی ہے

جسے علیؓ کی عظمتوں کا اعتراف نہیں
لاکھ سجدے کرے ، پر گناہ معاف نہیں
جسم پہ حج کا احرام اور بغض علیؓ
یہ کعبے کے پھیرے تو ہیں طواف نہیں

☆☆☆☆☆☆☆

دل میں بغض علیؓ اور حج کی خواہش
عبادتوں کا بھی کوئی اصول ہوتا ہے
علیؓ کی جائے ولادت سے انحراف تو کر
میں دیکھتا ہوں حج تیرا کیسے قبول ہوتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆

یہ جود و سخا حاتم طائی میں نہیں
مثل ان کے کوئی عقد کشائی میں نہیں
معبود کے عبد ہیں اخی مصطفیٰ
بندہ کوئی حیدر سا خدائی میں نہیں

اہل نظر کی آنکھ کا تارا علیؑ تو ہے
جو مصطفیٰ کو پیارا ہے ، وہ پیارا علیؑ تو ہے
کعبے کے صحن سے لے کر مسجد کے صحن تک
ہے جتنا بھی فاصلہ وہ سارا علیؑ تو ہے

☆☆☆☆☆☆☆

کائنات والے جسے شیر جلی کہتے ہیں
لہجہ عشق میں ولیوں کا ولی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اپنے عقیدے میں اس کو علیؑ کہتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆

علیؑ والوں کی اس جہاں سے سلطانی نہیں جاتی
ہر بار منافق کی پریشانی نہیں جاتی
علیؑ کے منکروں کی عاقبت جان لو طالب
یہ مر جائیں تو ان کی شکل پہچانی نہیں جاتی

جو پنجتن کی مودّت میں مر جائے
وہ لوح جہاں سے کبھی معدوم نہ ہوگا
مر جائے کوئی شخص اگر بغض علیؓ میں
مغفور نہ ہوگا کبھی مرحوم نہ ہوگا

☆☆☆☆☆☆☆

کعبے کا چاہتے ہو اگر تم طواف کرنا
بغض علیؓ سے پہلے اس دل کو صاف کرنا
حبّ علیؓ نہیں تو بے کار ہے عبادت
اس بات کا ہمیشہ تم اعتراف کرنا

☆☆☆☆☆☆☆

کون زہرا سلام اللہ علیہا؟

حیاء کی دیوی وفا کی آیت حجاب کی سلسبیل زہرؓ
کہیں ہے معصومیت کا ساحل کہیں شرافت کی جھیل زہرؓ
جہان موجود میں بنی ہے وجود حق کی دلیل زہرؓ
زمانے بھر کی عدالتوں میں نساء کی پہلی وکیل زہرؓ

حضور زہرا بشر سے ہٹ کر پیمبروں کے سلام بھی ہیں
کہ اس کے سائے میں پلنے والے حسین جیسے امام بھی ہیں

یہ وہ کلی ہے جس کی خوشبو کو سجدہ کرتیں ہیں خود بہاریں
یہ وہ ستارہ ہے جس سے روشن ہیں آسماں کی راہگزاریں
یہ وہ سحر ہے کہ جس کی کرنیں بھی ہیں امامت کی آبشاریں
یہ وہ گہر ہے جس کا صدقہ فلک سے آ کر ملک اتاریں

یہ وہ ندی ہے جو آدمیت کی مملکت میں رواں ہوئی ہے
یہ وہ شجر ہے جس کی چھاؤں میں خود شرافت جواں ہوئی ہے

عجیب منظر ہے صحن مسجد میں سب کو الجھن پڑی ہوئی ہے
یہ وہ گھڑی ہے کہ سانس حلقومِ زندگی میں اڑی ہوئی ہے
تمام اصحاب دم بخود ہیں نظر زمیں میں گڑی ہوئی ہے
ہوئی ہے مسند نشین زہرہ مگر نبوت کھڑی ہوئی ہے

عمل سے ثابت کیا پیغمبر نے جو تھا پیغام کبریا کا
بشر تو کیا انبیاء پہ بھی احترام لازم تھا فاطمہ کا

اسی کے نقش قدم کی برکت نے ماہ و انجم کو نور بخشا
اسی کے در کے گداگروں نے ہی آدمی کو شعور بخشا
اسی کی خاطر تو حق نے صحرا کو جلوہ کوہ طور بخشا
جو اس کا غم لے کے مر گیا ہے خدا نے اس کو ضرور بخشا

یہ روح عقل و شعور بھی ہے دل فروع و اصول بھی ہے
زمیں پہ ہو تو علیؑ کی زوجہ فلک پہ ہو تو بتول بھی ہے

یہ ایسی مشعل ہے جس کی کرنوں سے آگہی کے اصول چمکے
اسی کے دم سے زمانے بھر کی جبیں پہ نام رسول چمکے
نجوم کرنوں کی بھیک مانگیں جو اس کے قدموں کی دھول چمکے
کہاں یہ ممکن ہے کہ چاند شب کو بغیر اذنِ بتول چمکے

جو مجھ سے پوچھو تو عرض کردوں قیاس آرائیاں غلط ہیں
یہ چاند میں داغ کب ہیں لوگو جناب فاطمہؓ کے دستخط ہیں

☆☆☆☆☆☆☆

ایوانِ فاطمہ سلام اللہ علیہا

کتنی بلندیوں پہ ہے ایوان فاطمہؓ
روح الامیں ہے صورت دربان فاطمہؓ

حاصل کہاں دماغ کو عرفان فاطمہؓ
خلد بریں ہے نقشہ امکان فاطمہؓ

کیا سوچئے بہار گلستان فاطمہؓ
حسنین جب ہوں سنبل و ریحان فاطمہؓ

کچھ اس لئے بھی مجھ کو تلاوت کا شوق ہے
قرآں ہے لفظ لفظ ثناخوان فاطمہؓ

اس کو مٹا سکیں گی نہ باطل کی سازشیں
اسلام پر ہے سایہ دامان فاطمہؓ

کرتے پھریں زمین پر تجارت بہشت کی
اپنے گداگروں پہ ہے فیضان فاطمہؓ

ہر نقش پا میں جذب ہے فتح مبیں کی مہر
دیکھے ''مباہلہ'' میں کوئی شان فاطمہؓ

وہ کل بھی پنجتن میں صدارت مقام تھیں
منصب یہی ہے آج بھی شایان فاطمہؓ

ہے کفر اس کے قول پہ حاجت گواہ کی
ایمان کل ہے شاہد ایمان فاطمہؑ

اس انتظار میں ہے قیامت رکی ہوئی
شاید ابھی کچھ اور ہو فرمان فاطمہؑ

کیسے کروں تمیز حسن و حسین میں
اک روح فاطمہ ہے تو اک جان فاطمہؑ

اولاد فاطمہ نہ ہو دیں پر نثار کیوں
نقصان دیں ہے اصل میں نقصان فاطمہؑ

باب بہشت پر مجھے روکے گا کوئی کیوں
محسنؔ میں ہوں غلام غلامان فاطمہؑ

☆☆☆

مہر سپہر عز و شرافت ہے فاطمہؑ
شرح کتاب عصمت و عفت ہے فاطمہؑ
مفتاح باب گلشن جنت ہے فاطمہؑ
نور خدا و آیہء رحمت ہے فاطمہؑ

شانِ پنجتن

رتبے میں وہ زنان دو عالم کا فخر ہے
حوا کا افتخار مریم کا فخر ہے
اللہ رے فاطمہ کی بزرگی زہے شرف
بابا ملا تو فخر رسولان ماسلف
شوہر ملا امیر عرب اور شہہ عرب
اللہ نے حسن و حسین سے دیے خلف
دونوں امام خلق کے حاجت روا ہوئے
مشکل کشا کے بیٹے بھی مشکل کشا ہوئے

☆☆☆☆☆☆
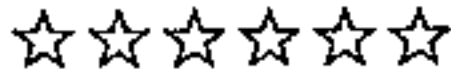
حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

امن و سخا کا سلسلہ ابن رسول ہے
محبوب کردگار ہے جنت کا پھول ہے
صورت میں مصطفیٰ تو شجاعت میں مرتضیٰ
نور خدا کی روشنی جان بتول ہے

☆☆☆☆☆☆☆

میزان عدل میں ہیں برابر کے دو امام
اک سرخرو چمن ہے مقدس چمن کے بعد
لوح جبیں عظمت آدم پہ حشر تک
نام حسین ثبت ہے لیکن حسن کے بعد

☆☆☆☆☆

عہد خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاش حدود چمن کی ہے
اس دور فتنہ پرور عصر فساد میں
دنیا کو بجز امن ضرورت حسن کی ہے

چھٹے گی کذب کی گرد کہن آہستہ آہستہ
مٹے گی انساں کی تھکن آہستہ آہستہ
ابھی تاریخ کو بچپن کی سرحد سے گزرنے دو
کھلیں گے اس پر اوصاف حسن آہستہ آہستہ

☆☆☆☆☆

نہ پوچھ میرا حسینؑ کیا ہے

جہان عزم و وفا کا پیکر خرد کا مرکز جنوں کا محور
جمال زہرا جلال حیدر ضمیر انساں نصیر داور
کمال ایثار کا پیمبر شعور امن و سکوں کا پیکر
زمیں کا دل آسماں کا یاور دیار صبر و رضا کا دلبر
جبین انسانیت کا جھومر عرب کا سہرا عجم کا زیور
حسین تصویر انبیاء ہے نہ پوچھ میرا حسین کیا ہے

نہ پوچھ میرا حسین کیا ہے

حسین اہل وفا کی بستی حسین آئینِ حق پرستی
حسین صدق و صفاء کا ساقی حسین چشمِ انا کی مستی
حسین نے زندگی بکھیری فضا سے ورنہ قضا برستی
عروج ہفت آسمان عظمت حسین کے نقش پا کی مستی
حسین کو خلد میں نہ ڈھونڈو حسین مہنگا ہے خلد سستی
حسنین مقسوم دین و ایماں حسین مفہوم ھل اتیٰ ہے

نہ پوچھ میرا حسین کیا ہے

حسین ایماں کی جستجو ہے حسین یزداں کی آبرو ہے
حسین تنہا تھا کربلا میں حسین کا ذکر چار سو ہے

فرات کی نبض رک گئی ہے	حسین مصروف گفتگو ہے
حسین کا حوصلہ نہ پوچھو	حسین لٹ کر بھی سرخرو ہے
وہ دیکھو فوجوں کے درمیاں بھی	حسین تنہا ڈٹا ہوا ہے

نہ پوچھ میرا حسین کیا ہے

حسین نکھرا ہوا قلندر	حسین بپھرا ہوا سمندر
حسین بستے دلوں سے آگے	حسین اجڑے دلوں کے اندر
حسین سلطان دین و ایماں	حسین افکار کا سکندر
خدا کی بخشش ہی خیمہ زن ہے	حسین کی سلطنت کے اندر
حسین داتا حسین راجہ	حسین بھگون حسین سندر
حسین آکاش کا رشی ہے	حسین دھرتی کی آتما ہے

نہ پوچھ میرا حسین کیا ہے

حسین دل ہے حسین جاں ہے	حسین قرآن کی زباں ہے
حسین عرفاں کی سلطنت ہے	حسین اسرار کا جہاں ہے
حسین سجدوں کی سرزمیں ہے	حسین ذہنوں کا آسماں ہے
حسین زخموں بھری جبیں ہے	حسین عظمت کا آستاں ہے
اٹھا رہا ہے جو لاش اکبر	حسین بوڑھا نہیں جواں ہے
وہ بدرِ افلاکِ آدمیت	وہ صدر ارباب کربلا ہے

نہ پوچھ میرا حسین کیا ہے

حضرت زینب سلام اللہ علیہا

قدم قدم پہ چراغ ایسے جلا گئی ہے علیؑ کی بیٹی
یزیدیت کی ہر اک سازش پہ چھا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

بھٹک رہا تھا دماغ انسانیت جہالت کی تیرگی میں
جنم کے اندھے بشر کو رستہ دکھا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

کہیں بھی ایوان ظلم تعمیر ہو سکے گا نہ اب جہاں میں
ستم کی بنیاد اس طرح سے ہلا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

کئی خزانے سفر کے دوران کر گئی خاک کے حوالے
کہ پتھروں کی جڑوں میں ہیرے چھپا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

یقیں نہ آئے تو کوفہ وشام کی فضاؤں سے پوچھ لینا
یزیدیت کے نقوش سارے مٹا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

میں اس کے در کے گداگروں کا غلام بن کے چلا تھا محسن
اس لئے مجھے رنج وغم سے بچا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

علمدارِ حسینؑ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ

کچھ اس ادا سے کھڑا تھا وہ شیر پانی میں
جفا و جبر کی تاریخ پانی پانی تھی
شدید پیاس میں اک بوند کی طلب نہ ہوئی
فرات ضبط پہ غازی کی حکمرانی تھی

☆☆☆☆☆

ڈالا حسینیت کے سمندر میں ذات کو
آئین کہلوا دیا ہر ایک بات کو
عباس تیری جنگ کا انداز الاماں
تشنہ لبی سے مار دیا ہے فرات کو

☆☆☆☆☆

اسلام کی عظیم کہانی پہ نقش ہے
دین خدا کی صبح سہانی پہ نقش ہے
پتھر پہ نقش ریت پہ صورت عجب نہیں
عباسؓ کی وفا کا تو پانی پہ نقش ہے

خود کو خودی کے حسن کا معیار کر دیا
عشق و ادب کو صاحب کردار کر دیا
غازی کے تذکرے پہ ٹھہر سی گئی وفا
عباس نے وفا کو وفادار کردیا

☆☆☆☆☆

اک رعب ہے اک خوف ہے عباس علمدار
مشکل کو بھی مشکل کے لئے اسم ملا ہے
الفاظ کی صورت میں تو موجود وفا تھی
عباس کی صورت میں اسے جسم ملا ہے

☆☆☆☆☆

چن لی خیال نے جو ازل میں عباسؓ کی عین
''ب'' بضعت رسول کی عصمت کا زیب و زین
الحمد کے الف کا سراپا دلوں کا چین
والناس کی یہ سین نطق دل حسین

ہر حرف کائنات کا عکاس بن گیا
دیکھا جو غور کر کے تو عباس بن گیا

☆☆☆☆☆

عباسؑ افتخار وفا ، تاجدار حرب
لرزاں ہے جس کے نام سے اطراف و شرق و غرب
ضرب المثل ہی ہے زمانے میں جس کی مثل
جس کو ملول نہ کر سکے حادثات کرب

☆☆☆☆☆

سو بار دست ظلم سے انساں کا خوں ہوا
عباسؑ کا علم نہ مگر سرنگوں ہوا
عباسؑ اوج حق بھی غرور انام بھی
یعنی کلیم طور وفا بھی کلام بھی

حسن فروغ صبر و نصیر امام بھی
بھائی بھی تھا مشیر سفر بھی غلام بھی
عباس بندگی میں وہ آقا نواز تھا
شبیر فخر کرتے تھے زینب کا ناز تھا

☆☆☆☆☆

پھول مہکے جو بہاروں میں تو سوچا میں نے
کن شہیدوں کے لئے سرخ قبائیں آئیں
نام عباسؓ لیا پھر میرے دل نے محسن
پھر سلامی کو دوعالم کی وفائیں آئیں

☆☆☆☆☆

دیکھنا رتبہ ہے کتنا محترم عباسؓ کا
عرش تک لہراتا جائے ہے علم عباسؓ کا
ہو گئی محفوظ تاریخ حسین ابن علیؑ نے
کربلا میں جب ہوا بازو قلم عباسؓ کا

شجاعت کا صدف مینارہ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے سخی عباسؓ کہتے ہیں

☆☆☆☆☆

اس کے مقابلے میں ہے اندھی ستم کی دھوپ
اس کے کرم کی چھاؤں کا پہرا ہے فرش پر
کچھ اس لئے بھی جھک نہ سکے گا یہ حشر تک
عباسؓ کے علم کا پھریرا ہے عرش پر

☆☆☆☆☆☆☆

قطعات شان اہل بیت

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہ مشرقین بنا
بشر کا ناز نبوت کا نورِ عین بنا
علی کا خون ، لعاب رسول ، شیر بتول
ملے جب یہ عناصر تو پھر حسینؓ بنا

☆☆☆☆☆

آداب شریعت کا شناسا ایسا
جس کے قبضے میں ہو کوثر وہ پیاسا ایسا
کیوں نہ فخر سے جھومیں رسول عربی
تقدیر سے ملتا ہے نواسہ ایسا

☆☆☆☆☆

آداب مصطفیٰ ﷺ میں شریعت کھڑی رہی
دروازہ بتول پہ امامت کھڑی رہی
سجدے میں تھے رسول پشت پر حسین
بیٹھے رہے حسین عبادت کھڑی رہی

جان بتول قوت حیدر حسینؓ ہیں
حسن رسول پاک کا مظہر حسینؓ ہیں
لازم ہے ہر اک دور کا برباد ہو یزید
ہر دور کے محافظ و رہبر حسینؓ ہیں

☆☆☆☆☆

انگشتری ہے دین کی نگینہ حسینؓ کا
خیرات میں دیکھو قرینہ حسینؓ کا
سورج پہ سوچ چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؓ کا

☆☆☆☆☆

دارین کا سلطان حسین ابن علیؓ ہے
منہ بولتا قرآن حسین ابن علیؓ ہے
مانا کہ مسلمان کی پہچان ہے کلمہ
کلمے کی تو پہچان حسین ابن علیؓ ہے

ابر کرم کا بھیگا ساون حسین ہے
کتنے حسین حرفوں کا آنگن حسین ہے
ممکن نہیں کہ حشر تک مٹا سکے کوئی
اس لاالہ کے لفظ کا ضامن حسین ہے

☆☆☆☆☆

چشمہ ہے جس کے فیض کا جاری کدھر گیا
پشت نبی تھی جس کی سواری کدھر گیا
نوک سناں پہ جس نے سنایا کلام حق
قرآن ڈھونڈتا ہے وہ قاری کدھر گیا

☆☆☆☆☆

لوح پر قلم چلی تو تحریر بن گئی
خدا نے جو چاہا وہی تقدیر بن گئی
قربانیوں کا لفظ جس جگہ لکھا گیا
بے ساختہ حسین کی تصویر بن گئی

شبیر روح دیں کی اصل اصول ہے
شبیر جان حیدر و زہرہ بتول ہے
گلشن ہزار کھل اٹھے قطرہ جہاں گرا
خون حسینؓ اصل میں خون رسول ہے

☆☆☆☆☆

خون سے چراغ دیں جلایا حسینؓ نے
رسم وفا کو خوب نبھایا حسینؓ نے
خود تو ایک بوند پانی نہ پیا
کرب و بلا کو خون پلایا حسینؓ نے

☆☆☆☆☆

بھولے گا کس طرح زمانہ کہانی حسینؓ کی
مقروض کر گئی ہے جوانی حسینؓ کی
نانے کا دین کھینچ لایا تھا کربلا
ارے منزل نہیں تھی پانی حسینؓ کی

بڑھتی ہے برہمی سی ذرا تو عین میں
ملتا ہے اضطراب یونہی دل کے چین میں
سیلاب دیکھتا ہوں تو آتا ہے یہ خیال
پانی بھٹک رہا ہے تلاش حسینؓ میں

☆☆☆☆☆

ذکر حسین آیا تو آنکھیں چھلک پڑیں
پانی کو کتنا پیار ہے اب بھی حسینؓ سے

☆☆☆☆☆

حسین تیری عطا کا چشمہ دلوں کے دامن بھگو رہا ہے
یہ آسماں پہ اداس بادل تیری محبت میں رو رہا ہے
صبا بھی گزرے جو کربلا سے تو اس سے کہتا ہے عرش والا
تو اور دھیرے گزر یہاں سے کہ میرا شبیر سو رہا ہے

☆☆☆☆☆

منصب کا اشتیاق نہ پروائے تخت و تاج
تیرا ہر اک غلام بڑی تمکنت میں ہے
جنت میں کون جائے گا تیری رضا کے بغیر
جنت بھی اے حسین تیری سلطنت میں ہے

☆☆☆☆☆

الجھ رہا ہے اب تک یزیدی ہجوم سے
شبیر تو نے دین کو غازی بنا دیا
تجھ پر درود پڑھ کر پہنچتی ہے حق کے پاس
تو نے نماز کو بھی نمازی بنا دیا

☆☆☆☆☆

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا کو چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
مسجد کی صفوں سے کبھی مقتل کی طرف دیکھ
توحید تجھے شبیر کے سجدوں سے ملے گی

زندگی نا امید ہو جاتی
بت پرستی جدید ہو جاتی
سر نہ دیتے اگر حسین ابن علیؓ
تو ساری دنیا یزید ہو جاتی

☆☆☆☆☆

غم شبیر کی دولت

میری آنکھوں میں جو اشکوں کی جھڑی ہے لوگو
غم شبیر کی دولت یہ بڑی ہے لوگو
شرم سے شام کے سورج نے جھکا لیں آنکھیں
بنت زہرہ سر دربار کھڑی ہے لوگو

☆☆☆☆☆

مظلوم کے ہاتھوں میں جو دم توڑ رہا ہے
کم سن ہے مگر قائد ارباب وفا ہے
زینب کی صدا سن کے یہ جبرئیل نے پوچھا
یہ حیدر کرار کہاں بول رہا ہے

☆☆☆☆☆

کرب و بلا دکھوں کے مصیبت کے نام ہیں
تکلیف سے نجات بشر کا مزاج ہے
بچنا ہے آفتوں سے تو چل کربلا چلیں
پس کربلا ہی کرب و بلا کا علاج ہے

شاہ جناں کے غم میں جو لوگ رو گئے
لاریب خلد کے وہ حقدار ہو گئے
بخشے گئے جنہوں نے دلسوز آنسوؤں سے
رخسار تر کئے دامن بھگو گئے

☆☆☆☆☆

ابن زہرہ کے غم سے جسے شناسائی نہیں
اس بشر نے خلد کی خوشبو تلک پائی نہیں
پنجتن سے محبت عقلمندی کی دلیل
وہ شخص پاگل ہے جو ان کا سودائی نہیں

☆☆☆☆☆

غم شبیر اپنی زندگی ہے
یہ غم دونوں جہاں سے قیمتی ہے
اس جنت پہ مرتے ہو دن بھر
در بتول پہ جو بکتی رہی ہے

در شبیر تیری نوکری بھی
دو عالم میں انوکھی افسری ہے
متاع خلد اک آنسو کے بدلے
غم شبیر بھی کتنا سخی ہے

☆☆☆☆☆

نئیں کوئی آل حضوردی آل ورگی

لکھاں ہوئے صابر نئیں مثال ملدی
میرے سخی لجپال حسین ورگی
کرے دین تے اپنے قربان بچے
جرأت کدے اج زہرا دے لعل ورگی
آئی نظر نہ کتے جہان اندر
عظمت نبی دے گھر دے بال ورگی
ملدی گل مستانیاں مکا دتی
نئیں کوئی آل حضور دی آل ورگی

نئیں کوئی آل حضوردی آل ورگی

اودھی عظمت تے شان کی پچھدے او
پیار جدھے نال شاہ کونین کر دے
میرے نبی دے ہین غلام جہڑے
او تے صدا حسینؓ حسینؓ کر دے
جہڑے دوزخ تو چاہون آزاد ہونا
ایہو ورد وظیفہ او رہن کر دے

بخشش اوہنیاں دی مستانیاں کون روکے
آل نبی دی جھناں تے سائین کر دے

اللہ پاک دی پاک درگاہ اندر
عالی شان وقار حسین دا اے
نانے پاک دے دین اسلام اتے
بچہ بچہ نثار حسین دا اے
پچھ کربل دی پاک زمین کولوں
کناں دین نال پیار حسین دا اے
حوراں فلک مستانیاں ویکھ آکھن
مرحبا خوب کردار حسین دا اے

نئیں کوئی آل حضور دی آل ورگی

ایڈی عظمت تے شان دا کوئی مالک
قسم رب دی وچ کونین کوئی نئیں
رازی اس تے کدی نئیں نبی ہونا
رازی جس تے زہرا دا چین کوئی نئیں
نال مولا حسین دے باغیاں دے
رکھنا چاہی دا دین تے لین کوئی نئیں

لگدا کی مستانیاں او ساڈا
جدے دل وچ حبّ حسین کوئی نئیں

میں کی اس شہزادے دی شان دساں
سجدہ جدے لئی نبی دا طویل ہووے
جدے پہنن جوڑے جنتاں چوں
لے کہ آن والا جبریل ہووے

☆☆☆☆☆☆☆

متفرق قطعات

ایمان کا ثبوت تمنائے مصطفیٰ ﷺ
قرآن گفتگو کرے سمجھائے مصطفیٰ ﷺ
بینائیاں ہواؤں سے آگے نکل گئیں
آواز دی خدا کو نظر آئے مصطفیٰ ﷺ

☆☆☆☆☆

دیکھا وہ آئینہ تو میں پتھر کا ہو گیا
اس در پہ سر رکھا تو اسی در کا ہو گیا
تشریف آوری ہوئی جب سے حضور کی
نقشہ ہی کچھ عجیب سا میرے گھر کا ہو گیا

☆☆☆☆☆

سارے خوبان جہاں ان کے چرن چھوتے ہیں
گل بھی خوشبو کے لئے ان کا بدن چھوتے ہیں
پیدا ہو جاتی ہے نافوں میں بوئے دل آویز
پاؤں سرکار کے جب آکے ہرن چھوتے ہیں

عشق احمد کو دل میں بساؤ تو بات بنتی ہے
ان کی یادوں سے جی بہلاؤ تو بات بنتی ہے
خدا خود ہی مان جائے گا قاسمی
پہلے آقا کو مناؤ تو بات بنتی ہے

☆☆☆☆☆

نفرت سے محبت کو خریدا نہیں جاتا
خوشبو کو گلستاں سے نکالا نہیں جاتا
یہ سوچ کے بیٹھے رہو سرکار کے در پہ
کہ جنت کو کہیں اور سے رستہ نہیں جاتا

☆☆☆☆☆

قاصر ہوں تیری مدح سے تیرے بیاں سے میں
الفاظ کو تیرے واسطے لاؤں کہاں سے میں
حق یہ ہے کہ تیرے ذکر کے قابل نہیں زباں
تیری ثناء کروں تو کروں کس زباں سے میں

☆☆☆☆☆☆☆

تخلیق دوعالم کا سبب ہیں میرے آقا
کوئی بھی ہم سر میرے آقا کا نہیں ہے
سردار رسولان سلف ہیں آقا
خود ان کے غلاموں میں جبرئیل امیں ہے

☆☆☆☆☆

مسجد عشق میں دن رات عبادت کرنا
میرا پیشہ ہے محمد ﷺ سے محبت کرنا
کام آئے گی تو آئے گی غلامی ان کی
ان کی دہلیز پہ سر رکھ کے حکومت کرنا

گفتار محمد ﷺ بھی تو گفتارِ خدا ہے
اظہار محمد ﷺ بھی تو اظہارِ خدا ہے
اللہ کو تکنا ہو تو سرکار کو دیکھو
دیدار محمد ﷺ بھی تو دیدارِ خدا ہے

☆☆☆☆☆

ان کی بخشش کا ٹھکانہ ہی نہیں ہے کوئی
ہر گناہ گار پہ رحمت کی نظر رکھتے ہیں
کون کس حال میں کس نے پکارا ان کو
میرے سرکار دوعالم کی خبر رکھتے ہیں

☆☆☆☆☆

میں نے جو مصطفیٰ ﷺ کو پکارا جگہ جگہ
بے شک ملا ہے مجھ کو سہارا جگہ جگہ
قربان کیوں نہ جاؤں میں آقا کے نام پر
اس نام کا ملا ہے اتارا جگہ جگہ

بادشاہوں سے تیرے در کے گدا اچھے ہیں
تخت والوں سے بھی اونچے ہیں تیرے خاک نشیں
جب سے دیکھا ہے قرآن میں تیرا عکس جمال
اب کوئی جچتا ہی نہیں میری نظروں میں حسیں

☆☆☆☆☆

جب تیری شان کریمی پہ نظر جاتی ہے
زندگی کتنے مراحل سے گزر جاتی ہے
بے طلب مجھ کو دیئے جاتا ہے دینے والا
ہاتھ اٹھتے ہی نہیں جھولی میری بھر جاتی ہے

☆☆☆☆☆

جب سے آنکھوں میں مدینے کو بسا رکھا ہے
میں نے پلکوں کو تیری راہ میں بچھا رکھا ہے
اے میری موت کے مالک ذرا جلدی آ جا
میں نے سر چوکھٹ آقا پہ جھکا رکھا ہے

☆☆☆☆☆

کتنی محبوب خدا نے تجھے سیرت بخشی
جو ہے قرآن ہی قرآن وہ صورت بخشی
انبیاء حشر میں ڈھونڈیں گے سہارا تیرا
میرے آقا تجھے اللہ نے وہ عزت بخشی

تیرے کرم کے احاطے میں دونوں عالم ہیں
کوئی کہیں بھی ہو بے شک تیری نگاہ میں ہے
تیری پناہ کا جس بے نوا پہ ہے سایہ
وہ دوجہاں میں سب سے بڑی پناہ میں ہے

☆☆☆☆☆

بزم ہستی کس کی زلفوں نے ہے مہکائی ہوئی
میرِ بطحا نے سب خوشبو ہے پھیلائی ہوئی
پھول نے خوشبو، صبا نے تازگی، بادل نے چال
ہر کسی نے آپ سے خیرات ہے پائی ہوئی

☆☆☆☆☆

جو نبی کا ہو گیا اس کی خدائی ہوگئی
بات میرے مرشد نے خوب ہے سمجھائی ہوئی
نازشؔ اس کے ایک تبسم سے مٹیں گے سارے غم
جب پھرے گی حشر میں مخلوق گھبرائی ہوئی

خاک در سرکار دوا بھی دعا بھی
طیبہ کی ہواؤں میں ضیاء بھی شفا بھی
اس در کے سوا مانگے بھی کسی اور سے کیسے
باندی در حضرت کی عطا بھی سخا بھی

☆☆☆☆☆

ستاروں سے کہیں آگے کی دنیا کے مکیں ٹھہرے
تیری گلیوں میں قسمت کا ستارہ ڈھونڈنے والے
میں ذات کی وسعت کا اندازہ کروں کیسے
کنارے لگ گئے تیرا کنارہ ڈھونڈنے والے

☆☆☆☆☆

نازاں ہوں مقدر پہ ہے احسان محمد ﷺ
ہوں آئینہ بردار غلامان محمد ﷺ
چھیڑے نہ مجھے حشر کے سورج کی حرارت
حاصل ہے مجھے سایہ دامان محمد ﷺ

سرکار کے روضے پہ نظر میری جمی ہے
آنکھوں میں عقیدت بھرے اشکوں کی نمی ہے
پاتے ہیں یہاں ارض وسما لوح و قلم رزق
سرکار کے دربار میں کس شے کی کمی ہے

☆☆☆☆☆

چند برسوں میں نہیں قید حکومت ان کی
ازل تا ابد سارا زمانہ ان کا
ہرگھڑی پہلی گھڑی سے بھی بہتر ان کی
فیض بھی بڑھتاہے بڑھتاہے خزانہ ان کا

☆☆☆☆☆

دل مچلتا ہے پھر ان گلیوں کو دیکھوں جہاں
سنگریزوں سے بھی خوشبوئے وفا آتی ہے
نور لینے کو یہیں آتے ہیں خورشید و نجوم
رنگ لینے کو اسی در پہ حنا آتی ہے

مختصر سی میری کہانی ہے
جو بھی ہے ان کی مہربانی ہے
جتنی سانسوں نے ان کا نام لیا
بس وہی میری زندگانی ہے

☆☆☆☆☆

ان کی عظمت کے بیاں کا حق ادا ہو کس طرح
جن کے در پہ قدسیوں کی فوج دربانی کرے
سلطنت سرکار کی کہاں تک سوچئے
جن کی چوکھٹ کا گدا دنیا پہ سلطانی کرے

دیکھے کوئی عطائے شہہ دوسرا کی شان
کر کے عطا بڑھائی انہوں نے عطا کی شان
باب اثر پہ لے گئے بال و پر درود و سلام
کتنی بڑھائی نبی نے دعا کی شان

اس سے پہلے کہ زباں صوت و صدا تک پہنچے
دل پہ لازم ہے درشاہ ہدیٰ تک پہنچے
آفتاب ان کی عطاؤں کا اجالا بانٹے
فیض سرکار کا ہر شاہ و گدا تک پہنچے

☆☆☆☆☆

میلاد

پیار ، اتفاق ، اتحاد ہونا چاہیدا
ای کدوں آہنے آں فساد ہونا چاہیدا
ساڈا تے مطالبہ اے اس کائنات وچ
گلی گلی آقا دا میلاد ہونا چاہیدا

☆☆☆☆☆

بول جہڑے پیار وچ بولے وی قبول نیں
ماشے وی قبول نیں تے تولے وی قبول نیں
شاہ ولی اللہ دے تو باپ کولوں پچھ لے
آقا نوں میلاد والے چھولے وی قبول نیں

اور میلاد منانے سے ہوتا کیا ہے؟

کرم نال سیراب تھل ہو گئے نیں
او آیا تے کھنڈر محل ہو گئے نیں
اساں کملی والے دا میلاد کیتا
ساڈے تے مسئلے ای حل ہو گئے نیں

کوئی کیندا آل تے اولاد بڑی چیز اے
کوئی کیندا یارو اعتماد بڑی چیز اے
کوئی کیندا سجناں دی یاد بڑی چیز اے
کوئی کیندا روٹی تے سلاد بڑی چیز اے
کوئی کیندا ملاں دا سواد بڑی چیز اے
اے وی گل ٹھیک اے جہاد بڑی چیز اے
محفلاں اچ ملے جدوں داد بڑی چیز اے
ناصرؔ اساں سارے ای نچوڑ کڈ چھڈے نیں
ساڈے لجپال دا میلاد بڑی چیز اے

☆☆☆☆☆

ویلا اس ویلے خود رک رک گیا سی
ساہ ابلیس دا وی مک مک گیا سی
آقا دے میلاد وچ کعبہ ساڈے نال اے
او وی اس موقع تے جھک جھک گیا سی

گجرے نعتاں دے کوئی پرو ریا اے
تے کوئی محفل نعت سجا ریا اے
اوہدا ہر عاشق اپنی موج اندر
نغمے اوہدی توصیف دے گا ریا اے
تے کوئی اہدی تعریف توصیف سن کے
وٹ کھا ریا اے مردا جا ریا اے
ناصرؔ کسے دے روکیاں رکنا نئیں
رب آپ میلاد منا ریا اے

☆☆☆☆☆

کائنات دی تقدیرنوں بدل دتا ، جد موج اچ رب ذوالجلال آیا
آیاں خوشیاں بہار نے لائے ڈیرے ہر چیز تے حسن وجمال آیا
سارے جہان وچ رب نے پت ونڈے سوہنے دی آمد داجد سال آیا
آگئی جان مستانیاں جہان اندربی بی آمنہ داجدوں لعل آیا

بوہے کھول چھڈے رب نیں رحمتاں دے

کملی والے دا جدوں ظہور ہویا

مان ٹوٹ گئے فاسقاں فاجراں دے

ظالماں دے ظلم دا ٹھنڈا فتور ہویا

روشن شمع رسالت دی ہوئی جس دم

اندھیرا جہالت دا دور و دور ہویا

صدقہ آمد مصطفیٰ دا مستانیاں

جگ سارا نور و نور ہویا

☆☆☆☆☆

مہکی مہکی فضا سی صبح ویلے بدلی نور دی نور برسارہی سی

خوشیاں دا سماں سی ہر پاسے رب دی رحمت لڈیاں پارہی سی

دن وی نازاں سی مستانے رات وی جشن منارہی سی

ہوئی آمد حضور دی مستانے دن آریا بی رات جارہی سی

☆☆☆☆☆

اس مالک دا دین نئیں دے سکدے
جہنیں دے کے شعور پیدا انسان کیتا
جے چاہندا کوئی حیوان بنا دیندا
ذات رب دی بڑا احسان کیتا
کلمہ محبوب دا ساڈے نصیب کر کے
سانوں پکا سچا مسلمان کیتا
لکھا نعمتاں دتیاں جتایا نئیں
کرم تے کرم رحمٰن کیتا
واری آئی جد محبوب دے بھیجنے دی
اللہ پاک نے صاف اعلان کیتا
بھیج کے مستانیاں محبوب اپنا
رب موماں تے خاص احسان کیتا

☆☆☆☆☆☆☆☆
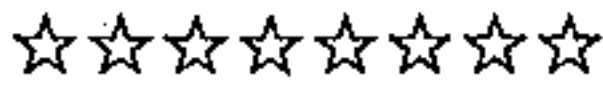
اسم مبارک

ذکر خیر البشر کو عام کریں
روح غمگین کو شاد کام کریں
نام ان کا سجا کے ہونٹوں پر
روشن اپنا جہاں میں نام کریں

☆☆☆☆☆

جسے دنیا سمجھتی ہے جان رنگ و بو خالدؔ
اسے لفظ محمد ﷺ ہی کی ہم تفسیر کہتے ہیں

☆☆☆☆☆

جس طرح ملتے ہیں لب نام محمد ﷺ کے سبب
کاش ہم مل جائیں نام محمد ﷺ کے سبب
تھا کہاں پہلے ہمیں حفظ مراتب کا لحاظ
ہم نے سیکھا ہے ادب نام محمد ﷺ کے سبب

☆☆☆☆☆

کروں تیرے نام پہ جاں فدا
نہ بس ایک جاں دوجہاں فدا
دوجہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

☆☆☆☆☆

جب لیا نام نبی میں نے دعا سے پہلے
میری آواز وہاں پہنچی صبا سے پہلے
حق سے کرتا ہوں دعا پڑھ کر محمد ﷺ پہ درود
یہ وسیلہ بھی ضروری ہے دعا سے پہلے
بے وضو عشق کے مذہب میں عبادت ہے حرام
خوب رو لیتا ہوں آقا کی ثناء سے پہلے

☆☆☆☆☆

اس نے چھوڑا نہ کسی حال میں تنہا مجھ کو
ساتھ رکھتا ہے خیال شہہ بطحا مجھ کو
ایک بار آیا جو لب پہ شاہ کونین کا نام
رحمت حق نے کئی بار آ کے پکارا مجھ کو

لب کیا ہلے زمیں سے خلا تک پہنچ گیا
لیکر نبی کا نام خدا تک پہنچ گیا
جب دل میں ان کے نام کی خوشبو بکھر گئی
خوشبو سمیٹ کر میں ہوا تک پہنچ گیا

☆☆☆☆☆

عابد لکھا ہوا ہے نہ معبد لکھا ہوا
ہر سانس پہ ہے اسم محمد لکھا ہوا
کیا عرصۂ پیمبری مصطفیٰ ﷺ بتاؤں
ہر عہد کی جبیں پر ہے احمد لکھا ہوا

☆☆☆☆☆

لکھا ہوا ہے میرے لب پہ بھی اسم نبی
میری دعا بھی دعا کا ثمر بھی اسم نبی
تمام عمر فرشتے اسے سلام کریں
لبوں پہ جس کے رہے لحہ بھر یہی اسم نبی

تو اوج رسالت ہے شاہ امم ہے
تو وہ ہے کہ زیبا جسے جاہ و حشم ہے
گونجا ہے زمانے میں تیرا اسم گرامی
قائم ہے تو اس نام سے کچھ اپنا بھرم ہے

☆☆☆☆☆

مجھ کو تو اپنی جان سے پیارا ہے ان کا نام
شب ہے اگر حیات ستارہ ہے ان کا نام
بے یارو بے کسوں کا اثاثہ ہے ان کی ذات
بے چارگان دہر کا چارہ ہے ان کا نام
لفظ محمد ﷺ اصل میں ہے نطق کا جمال
لحن خدا نے خود ہی سنوارا ہے ان کا نام
قرآن پاک ان پہ اتارا گیا ندیم
اور میں نے بھی اپنے دل میں اتارا ہے ان کا نام

☆☆☆☆☆

داستان حسن جب پھیلی تو لا محدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام بن کے رہ گئی

☆☆☆☆☆

کہیں پھول بن کے مہکے تیرا نام یا محمد ﷺ
کہیں چاند بن کے چمکے تیرا نام یا محمد ﷺ
میرا دل بھی کیوں نہ آخر تیرا نام لے کے جھومے
میری دھڑکنوں میں دھڑکے تیرا نام یا محمد ﷺ
تیرا نام بن کے ہونٹوں پہ درود جھلملائے
یوں ہلائے تار من کے تیرا نام یا محمد ﷺ
تیری یاد میں جو روؤں تو عجب سکون پاؤں
میری چشم تر سے چھلکے تیرا نام یا محمد ﷺ
مجھے ڈر بھلا ہو کیوں کر غم دوجہاں کا آخر
رہے میرے سر پہ تن کر تیرانام یا محمد ﷺ

☆☆☆☆☆☆

زلف مبارک

کب بگڑی بناؤ گے کب در پہ بلاؤ گے
امید ہے عاصی کو سرکار نبھاؤ گے
اٹھ جائیں گے سب پردے دیدار خدا ہوگا
واللیل کی زلفوں کو جب رخ سے ہٹاؤ گے

☆☆☆☆☆

عکس حق ہے رخ مبین حبیب
لوح محفوظ ہے جبین حبیب
سایہ خلد سے بھی ٹھنڈا ہے
سایہ زلف عنبرین حبیب

☆☆☆☆☆

تمہارے مصحف رخ کی تلاوتوں کی قسم
تمہاری زلف کی نسبت سے شبینے چلے

☆☆☆☆☆

کملی دوش پر دھری ہے خوشبو زلف میں بھری ہے
ہر ادا میں دلبری ہے شان بندہ پروری ہے

☆☆☆☆☆

قطرے کو سمندر کرتے ہیں ذرے کو ستارہ کرتے ہیں
کونین کو خم آجاتا ہے جب زلف سنورا کرتے ہیں

☆☆☆☆☆

میرے معبود کو پیارے میرے سرکار کے گیسو
عروج حسن سے آگے میرے سرکار کے گیسو
زیارت گیسوؤں کی ہے نبی کی دید کا حصہ
وہ ہے خوش بخت جو دیکھے میرے سرکار کے گیسو

☆☆☆☆☆

دیکھتا رہتا ہے ہر دم تیرے ماتھے کی شکن
آئینہ لوٹ رہا تیرے تیور کے مزے
ان کی زلفوں کی جو مل جائے مہکتی خیرات
بھول جائے صبا بوئے گل تر کے مزے

بوئے گل اس لئے پھرتی ہے چھپائے چہرہ
گیسو سرکار دوعالم نے سنوارے ہوں گے

☆☆☆☆☆

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں کلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو
شانہ ہے پنجہ قدرت تیرے بالوں کے لئے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

☆☆☆☆☆

جب محمد ﷺ کی بات ہوتی ہے
خوش خدا کی ذات ہوتی ہے
ان کی زلفوں کے فیض سے لوگو
دن نکلتا ہے رات ہوتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆

سایہ مبارک

تم ذات خدا سے جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانیئے کیا ہو
جس بات میں مشہور جہاں ہیں لب عیسیٰ
اے جان جہاں وہ تیری ٹھوکر سے ادا ہو
قدرت نے ازل سے یہ لکھا ان کی جبیں پر
جو ان کی رضا ہو وہی خالق کی رضا ہو
ایسا نہ کوئی ہے نہ کوئی ہوگا نہ ہوا ہے
سایہ بھی تو ایک مثل ہے پھر کیوں نہ جدا ہو

☆☆☆☆☆

کیا عجب شان مصطفائی ہے
شیفتہ جس پہ کبریائی ہے
اس کا سایہ چھپا لیا حق نے
جس کے سائے میں سب خدائی ہے

زلف واللیل کو جب رخ سے اٹھایا تو نے
نور مہتاب کو پردوں میں چھپایا تو نے
ہو کے بے سایہ بھی کونین کی سب چیزوں پر
رحمت خاص سے کر رکھا ہے سایہ تو نے

☆☆☆☆☆

دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

مانگیے ان سے تو کہیے وہ کیا دیتے ہیں
بھیک کے ساتھ ہی سائل کو دعا دیتے ہیں
ان کے ہاتھوں میں انعام کی تقسیم کا کام
جو جسے ملتا ہے محبوب خدا دیتے ہیں

☆☆☆☆☆

ان کی یادوں کا یہ فیض برابر دیکھو
میں فقیری میں بھی ہوں کتنا تونگر دیکھو
بے سبب پال رہے ہیں میرے آقا مجھ کو
دیکھنے والو ذرا میرا مقدر دیکھو

☆☆☆☆☆

دل کو کیف و سرور ملتا ہے
قرب رب غفور ملتا ہے
تجربہ ہے نبی کی چوکھٹ سے
جو بھی مانگو ضرور ملتا ہے

لیا نہ ہو جس نے ان کا صدقہ
ملا نہ ہو جس کو ان کا باڑا
نہ کوئی ایسا بشر ہے باقی
نہ کوئی ایسا ملک رہا ہے

☆☆☆☆☆

یہ کیوں کہوں کہ مجھ کو یہ عطا ہو وہ عطا ہو
وہ دو کہ ہمیشہ میرے گھر بھر کا بھلا ہو
کیوں اپنی گلی میں وہ روا دار صدا ہو
جو بھیک لیے راہ گدا دیکھ رہا ہو
آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود ہی کہیں منگتے کا بھلا ہو
منگتا تو رہا منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دو
جس کو میری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

☆☆☆☆☆

اللہ اللہ شاہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
جھولیاں کھول کے بے سمجھے نہیں دوڑے آتے
ہمیں معلوم ہے دولت تیری عادت تیری

سر پہ سجا کے حمد و ثناء کی گھڑولیاں
وہ عاشقوں کی بھیڑ وہ لہجے وہ بولیاں
جالی کے سامنے وہ فقیروں کی ٹولیاں
لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک تیرے پاک در کی ہے

☆☆☆☆☆

صاحب لولاک تیری بھیک کی خاطر
بیٹھے ہیں شہنشاہ تیری راہ گزر میں

☆☆☆☆☆☆☆☆

پنجابی قطعات

بن کے کرم دی چھل آ جاویں
سکھ کے عشق دا ولّ آ جاویں
اس دربار وچ کوئی نئیں کیندا
اج تے کجھ نئیں کل آ جاویں

☆☆☆☆☆

سر توں صدمے ٹل جاندے نیں
فانوس کرم دے بل جاندے نیں
میرے ورگے کھوٹے سکے
شہر مدینے چل جاندے نیں

☆☆☆☆☆

کدی پار ساڈا سفینہ نہ ہوندا
ملاح جے محمد ﷺ نگینہ نہ ہوندا
نہ کوئی شہر ہوندا دنیا تے ناصرؔ
جے دھرتی دے اتے مدینہ نہ ہوندا

ہووے جے قرآن سینے ، سینہ کینا سجدا
مندری اچ جڑیا نگینہ کینا سجدا
صاف تے شفاف آئینہ کینا سجدا
سخی جے کول ہووے جے خزینہ کینا سجدا
متھے مزدور دے پسینہ کینا سجدا
جدے وچ سدے او مہینہ کینا سجدا
لاوے جے او پار تے سفینہ کینا سجدا
یار نوں مناؤن نوں دا کرینہ کینا سجدا
اترے جے دلاں تے سکینہ کینا سجدا
ہر چیز سجدی اے اپنے مقام تے
دھرتی دے سینے تے مدینہ کینا سجدا

☆☆☆☆☆

کریم عربی دے ناں توں صدقے
شہد توں میٹھی زباں توں صدقے
صدا غریباں دے سر تے رہندی
میں سبز گنبد دی چھاں توں صدقے

دل دا کیف سرور مدینہ
نور دا مرکز نور مدینہ
دو جگ وچ پیا مہکاں ونڈے
خوشبواں دا طور مدینہ
عاشقاں دے ہے دل وچ وسدا
کون کیندا اے دور مدینہ
قسمت وچ مستانیاں ہوسی
اک دن یار ضرور مدینہ

☆☆☆☆☆

سخی کیڈا سوہنا اے لجپال کیڈا سوہنا اے
اللہ دے حبیب دا خیال کیڈا سوہنا اے
جیہڑے سال لگ جائے مدینے وچ حاضری
لگدا او سالاں وچوں سال کیڈا سوہنا اے
دل تڑپے اکھاں روندیاں نیں
سرکار دوارا ویکھن نوں
کی عرض کراں کیناں ترسناں واں

اک وار نظارہ ویکھن نوں
رب جانے سوہنیاں محبوبا
تیرے شہر دیاں کی لذتاں نیں
کئی روندے نیں جناں ویکھیا نئیں
کئی رون دوبارہ ویکھن نوں

☆☆☆☆☆

اللہ کہنا اے سوہنے نوں حشر اندر
جینا کر سکنا اے اوناں لیس کر دے
تینوں کینے جیا روکنا اے
ناویں امت دے جنت دا میس کر دے
جہڑے تیرے نیں اناں دے چہریاں تے
نظر نال تحریر ایڈریس کر دے
ناصرؔ جیڑے توں نال لے جانے نیں
صرف نال اشارے دے لیس کر دے

☆☆☆☆☆☆☆☆

سارا جگ قیدی اے جمال ایدا ناں ایں
دل نچ پوے تے دھمال ایدا ناں ایں
چن کول چلے جانا ایڈی وڈی گل نئیں
چن کول آوے تے کمال ایدا ناں ایں

☆☆☆☆☆

چناں سوہنا تے پاک لگنا ایں
حسیناں وچوں وی تاک لگنا ایں
ہزار سوہنا سہی توں بھاویں
نبی دے جوڑے دی خاک لگنا ایں

☆☆☆☆☆

خوش آونا چاہی دا کہ رنج آونا چاہی دا
سجناں دے بوہے اتے سنج آونا چاہی دا
جبریئل دسیا تلیاں نوں چم کے
آقا دے دوارے اتے انج آونا چاہی دا

رکھ ہوئے ٹہنی ہوئے پور نال سجدی
شام دی زمین کوہ طور نال سجدی
اکھ جینی سوہنی ہوئے نورنال سجدی
چڑھدی جوانی وی غرور نال سجدی
پارٹی ہمیشہ منشور نال سجدی
مل جتھے ہوئے مزدور نال سجدی
بھک سدا بھکے مجبور نال سجدی
یارو اس گل وچ ذرا جناں شک نئیں
ساری کائنات پئی حضور ﷺ نال سجدی

☆☆☆☆☆

جبس توں بچن لئی گھٹا لازمی اے
گلستان اندر صبا لازمی اے
حسن ہوئے تے فیر ادا لازمی اے
محبت دے اندر وفا لازمی اے
خدا کیندا منگو دعا لازمی اے
جے لاڑا اے جج نال ناصر ضروری
اساں لئی فیر مصطفیٰ ﷺ لازمی اے

سمجھ لو اے مسئلے دا حل ٹھیک ٹھاک اے
خدا نوں مناون دا ول ٹھیک ٹھاک اے
چلو سارے آقا دے بوہے تے ناصر
خدا نال سوہنے دی گل ٹھیک ٹھاک اے

☆☆☆☆☆

عاشق عشق دی رمز پہچان سکدا اے
عقل تائیں پہچان نئیں ہو سکدی
ورفعنا شان حضور دی اے
بندے کولوں بیان نئیں ہو سکدی
اناں سوچاں وی مستانیاں قسم رب دی
ایڈی اوچی اڑان نئیں ہو سکدی
آ جاوے جو عقل دی قید اندر
میرے نبی دی شان نئیں ہو سکدی

☆☆☆☆☆

کسے نوں تے اپنی کمائی تے ناز اے
کسے شخص نوں پارسائی تے ناز اے
اے ناصر کرم نئیں تے فیر ہور کی اے
اساں نوں نبی دی گدائی تے ناز اے

☆☆☆☆☆

جہڑا در در وکدا رہندا
یار دے منہ نوں سکدا رہندا
ناصر اونوں کیڈیاں تھوڑاں
جہڑا بن کے اک دا رہندا

☆☆☆☆☆

رات بھاویں چھوٹی اے تے بھاویں بڑی لمبی اے
محفل میلاد ویکھو اجے تک جمی اے
غوث ابدال تے بھاویں کوئی چوہدری
ہر کوئی ساڈے لجپال دا ای کمی اے

اساں نوں تے درد دوامی قبول اے
تیرے شہر اندر نیلامی قبول اے
اساں تختاں تاجاں تے تھکنا اے ناصرؔ
اسانوں نبی غلامی قبول اے

☆☆☆☆☆

جے سائیں نال ہوون تے کھلے نئیں لگدے
اے آقا دے جھلے وی جھلے نئیں لگدے
جیڑے کملی والے دے کمی نے ناصرؔ
او دنیاداراں دے تھلے نئیں لگدے

☆☆☆☆☆

بن چوکیدار دربار وچ لگ جا
ساریاں توں اچی سرکار وچ لگ جا
بڑا لجپال او تینوں سدلوے گا
آقا دے غلاماں دی قطار وچ لگ جا

فقیراں نوں لبھدا گھرے بیٹھے حصہ
تسی ذہناں اندر اے نقطہ بٹھا لو
او ڈپو تے نئیں در مصطفیٰ ﷺ اے
اوتھے کوئی نئیں کیندا قطاراں بنالو

☆☆☆☆☆

جس راہ اچ ڈاکو اُچکے نئیں پیندے
کرم دیاں چھلاں اچ ڈکے نئیں پیندے
جو منگناں اے ناصؔر مدینے چوں منگ لے
مدینے اچ منگتے نوں دھکے نئیں پیندے

☆☆☆☆☆

ناں دی کن وچ بھڑک نئیں پیندی
دل شیشے نوں تڑک نئیں پیندی
شہر مدینیوں سب کجھ لبھدا
اک منگتے نوں جھڑک نئیں پیندی

اکھ تے عشق

اک توں ہوویں تے میں اکھ ہوواں
اک پل وی تیرے توں نہ وکھ ہوواں
بھاویں دنیا لئی میں لکھ ہوواں
پر تیری گلی دا ککھ ہوواں

☆☆☆☆☆

اوہدے تے کرم دی تجلی نئیں ہوندی
اے اکھ جیدی رو رو کے جھلی نئی ہوندی
جدوں تک سوہنے نوں رج کے نہ ویکھے
کسے وی عاشق دی تسلی نئیں ہوندی

☆☆☆☆☆

اور آنکھ کے بارے میں خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف والے فرماتے ہیں

اے اکھیاں لڑیاں تے زور تگانے لڑیاں
تے چھڈ گیاں سب اڑیاں
جے نہ چھڈن اے اڑیاں

تے فیر سمجھ نئیوں لڑیاں

اینان آکھیاں دا نہ توں مان کریں

اتھے رہ گئیاں بڑیاں بڑیاں

غلام فریدا! او کاڈیاں اکھیاں

جیڑیاں لڑیاں تے توڑ نہ چڑھیاں

اور میں کہا کرتا ہوں

نیکی اکھ وچ اے

ثواب اکھ وچ اے

گناہ اکھ وچ اے

عذاب اکھ وچ اے

سوال اکھ وچ اے

جواب اکھ وچ اے

میخانہ اکھ وچ اے

شراب اکھ وچ اے

چیندی وی اکھ اے

پلاوندی وی اکھ اے

رب تے رسول نال

ملاوندی وی اکھ اے

کوجی کوچجی اکھ

اکھ وچ چج اے

اکھ وچ پکھ اے

اکھ وچ رج اے

اکھ لجپال اے

اکھ ای تے لج اے

اکھ وچ کعبہ اے

اکھ وچ حج اے

اکھ بے زبان پر بولدی وی اکھ اے

دلاں دیاں کنڈیاں کھولدی وی اکھ اے

بندیاں نوں محبتاں چہ رولدی وی اکھ اے

پر

اکھ کسے کامل نال لڑے تاں اے اکھ اے

پلہ کسے کامل دا پھڑے تاں اے اکھ اے

کیونکہ

پیر دی وی اکھ اے مرید دی وی اکھ اے

ویچ دی وی اکھ اے خرید دی وی اکھ اے

اور الحاج محمد علی ظہوری کہتے ہیں کہ

دن رات اکھیاں چوں نیر وگائے جاندے نیں
خوش بختاں نوں محبوباں دے دیدار کرائے جاندے نیں
اے عشق ظہوری کئی واری مرنے توں پہلاں ماردااے
دکھ سہہ کے وی محبوباں دے سو ناز اٹھائے جاندے نیں

اے عشق ظہوری کئی واری مرنے توں پہلاں ماردااے

عین عشق دی ریت ہے جگ توں جدا
نہ اے راہ ویکھ دا ناں کراہ ویکھ دا
جتھے چاندا جھکا دیندا عاشق دا سر
نہ اے کعبہ تے نہ کربلا ویکھ دا

اے عشق ظہوری کئی واری مرنے توں پہلاں ماردااے

عین عشق دی ریت انوکھڑی اے
اے تے نین ملا کے لٹ لیندا
لوکی دشمن بن کے لٹ دے نیں
اے تے یار بنا کے لٹ لیندا

اے عشق ظہوری کئی واری مرنے توں پہلاں ماردااے

اور اے عشق!

پہلوں کلی دی ٹھار لیندا
فیر آپ ای بنگلہ اسار لیندا
اے پلے بندے دے ککھ نئیں چھڈدا
اے جت دے بدلے وی ہار لیندا
خزاں دے وچ وی جے آئی تے آوے
اے اپنا چہرہ نکھار لیندا اے
بناوندا اے چکیاں چہ بوہتے نیکے
نہ کوٹھی منگدا نہ کار لیندا اے

اور خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں کہ

اگ تے عشق دا سیک کی پچھنا ایں
تے بھلا عشق دا سیک چنگیرا
اگ تے ساڑے ککھ تے کانے
تے عشق ساڑے دل میرا
اگ دا دارو مینہ تے پانی
تے بھلا عشق دا دارو کیہڑا
غلام فریدا اوتھاں ککھ نئیں رہندا
جتھے عشق نے لایا ڈیرہ

اور حضرت بابا بلھے شاہؒ فرماتے ہیں

عین عشق دے محکمے میں گیا
اگوں عشق نے میری رسائی لٹ لئی
میں تے گیا ساں عشق توں داد لین
اگوں عشق نے میری دانائی لٹ لئی
عشق لٹ دا ولیاں پیغمبراں نوں
کئیاں بادشاہاں دی بادشاہی لٹ لئی
اجے تیرا کی لٹیا اے بلھیا!
ایس عشق نے خدا دی خدائی لٹ لئی

اے عشق ظہوری کئی واری مرنے توں پہلاں ماردا اے

عین عشق جناں نوں لگ جاندا
سین سک جاندے وانگ کانیاں دے
کجھ مک جاندے کجھ سک جاندے
کجھ مار دیندے لوکی تانیاں دے
جدوں عشق ودان دی سٹ لگے
عقل بھل جاندے عقل دانیاں دے
محمد بوٹیا قیدی عشق دے میں چھٹ دے
قیدی چھٹ جاندے جیل خانیاں دے

عشقا! تیرے ہتھ او پیچ
جینوں وی توں پایا پیچ
پانی دے وچ اگاں لاویں
پڑھیاں نوں توں پڑھنے پاویں
جتھے وی توں پیر پائے
پھر اوہدے تو ککھ اڈائے
جتھے وی توں پایا پھیرا
سونا کیتا چار چوفیرا
توں نہ بنیا کسے دا سکا
چھڈ دا نئیں توں کسے دا پھکا
مینوں پتہ تو باز نئیں اونا
بلھے نوں توں اجے نچاؤنا
شاہ منصور نال توں کی کیتا
اونے جام جو تیرا پیتا
توں ہتھی فتوٰی لگوایا
آخر سولی چاڑھ وکھایا
دے کے داد تے اکو ہوٹا
پٹ چھڑیا توں اوہدا بوٹا

پر ایس گلوں بس میں راضی عشقا
گل ہے تیری تازی عشقا
توں نہ ویکھیں ریشم جلی
جگ توں وکھری تیری گلی
تینوں جنہیں وی گل لایا
او نے اپنا آپ گوایا
تیتھوں کعبہ وی گھبرایا
اونوں وی لباس پوایا
توں زہراؑ دے گھر جا وڑیا
میری وی سن لے سر سڑیا
توبہ ات دھائی عشقا!
تیری سمجھ نہ آئی عشقا!
ہتھی کوثر ونڈن والے
تن تن دن تریائے رکھے
حوراں جناں نوں چلن لکھے
شمر کولوں تو ذبح کرایا
آخر تاج شہادت پایا

کیویں توں اے صدے جھلّے
بلّے عشقا بلّے

☆☆☆☆☆

عشق عشق اندر بڑا فرق ہوندا
بدھ دا کسے نوں اگ دا عشق
ٹھگی مارے ٹھگّے نے آپ جاندے
جدوں ٹھگاں نوں آن کے ٹھگ دا عشق
کنیاں پگّاں نوں پیراں وچ رول دیندا
جدوں سرداری نوں لگ دا عشق
اوہدا سینہ مدینہ بن جائے صائمؔ
جینوں میرے حضور دا لگدا عشق

☆☆☆☆☆

عشق جب مقام کرتا ہے
مقتدی کو امام کرتا ہے
ان کے ہر اک گدا کو ناصرؔ
ہر تونگر سلام کرتا ہے

اے عشق!

سرور دل چوں کھروچ دا اے
پھٹی لہوں نال پوچ دا اے
نہ پچھتاوندا نہ سوچ دا اے
جدوں وی چاہوے دبوچ دا اے

فیر

زمانہ کیندا فتور عشق اے
دیوانہ کیندا سرور عشق اے
جے پچھو موسیٰ توں طور عشق اے
جے حق دی پچھو تے نور عشق اے
جے نام مارے تے عشق مارے
جے جان وارے تے عشق وارے
محبتاں دا ترانہ عشق اے
ملن دا لیندا بہانہ عشق اے
کسے دا ازلاں توں چین عشق اے
نگاہ زخمی دا وین عشق اے
حسین عشق اے
حسین عشق اے

عشق عشق اندر بڑا فرق ہوندا

سیک عشق والی اگ دا بڑا ہوندا
اگ عشق دی ایویں بھڑک جاندی
لکھ لکا کے کریئے گلاں بھاویں
غیرت والیاں نوں گل رڑک جاندی
میرا رابطہ مرشد دی گلی نال اے
مینوں دکھ پہنچے تار کھڑک جاندی
بہہ جا یارا مرشد دا در مل کے
ایتھوں سدھی مدینے نوں سڑک جاندی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غوث اعظمؒ

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظمؒ
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظمؒ
مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوث اعظمؒ
مشائخ جہاں آئیں بحر گدائی
وہ ہے تیری دولت سرا غوث اعظمؒ
وہاں سر جھکاتے ہیں سب اونچے اونچے
جہاں ہے تیرا نقش پا غوث اعظمؒ
قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہا ہم نے جس وقت یاغوث اعظمؒ
سروں پہ جسے لیتے ہیں تاج والے
تمہارا قدم ہے وہ یاغوث اعظمؒ

☆☆☆☆☆

اتنا کوئی حق پذیر دیکھا نہ سنا
ایسا کوئی دستگیر دیکھا نہ سنا
ابن حسن نہیں کوئی تیری مثال
اس شان کا پیر دیکھا نہ سنا

☆☆☆☆☆

غوث اعظمؓ ولیوں کا محبوب ہے
غوث اعظمؓ زمانے کا سلطان ہے
غوث اعظمؓ کی گھر گھر مچی دھوم ہے
غوث اعظمؓ کا گھر گھر میں فیضان ہے
سنیو یاد ان کی مناتے رہو
نعرہ یاغوث اعظم لگاتے رہو
اسم اعظم یہی لاحول ہے
جس کو سنتے ہی جل جاتا شیطان ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت حضرت علی بن عثمان المعروف داتا علی ہجویری رضی اللہ عنہ

منبع رشد و ہدایت مخزن جود و سخا
گوہر کان ولایت مرکز لطف و عطا
خواجہ اجمیر نے ان کی چوکھٹ پہ آ کے یوں کہا
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں رارہنما

راز دار دیں حق دانائے دین مصطفیٰ
واقف راہ حقیقت پیشوائے اتقیا
ماہتاب معرفت مہر طریقت کی ضیاء
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں رارہنما

مرکز انوار بیشک آستانہ ہے تیرا
ہر گھڑی ذکر محمد ہر گھڑی ذکر خدا
میرے دل سے ظہوری کیوں نہ نکلے یہ صدا
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں رارہنما

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے

حاضرین محترم، سامعین محتشم!

آج کی اس محفل ذکر مصطفیٰ ﷺ میں عاشقان مصطفیٰ ﷺ کے سامنے ذکر مصطفیٰ ﷺ کرتے ہوئے مجھے اپنی قسمت پہ بڑا ناز آرہا ہے۔

اب آپ پوچھیں گے کہ ناز ہوتا کیا ہے؟

زمین کو آسماں پہ ناز ہے
آسمان کو ستاروں پہ ناز ہے
ستاروں کو سفیدی پہ ناز ہے
سفیدی کو چمک پہ ناز ہے
چمک کو دمک پہ ناز ہے
دمک کو کشش پہ ناز ہے
کشش کو رعنائی پہ ناز ہے
رعنائی کو زیبائی پہ ناز ہے
زیبائی کو صورت پہ ناز ہے
صورت کو سیرت پہ ناز ہے
سیرت کو عمل پہ ناز ہے
عمل کو اخلاق پہ ناز ہے
اخلاق کو ایمان پہ ناز ہے

اور

ایمان کو محمد ﷺ کی محبت پہ ناز ہے

ارے آؤ

تمہیں ناز کی کشتی میں بٹھا کر سیر کراؤں

داتا علی ہجویری وہ ہیں جن پر ولایت ناز کرتی ہے

خواجہ اجمیری وہ ہیں جن پر ولایت ناز کرتی ہے

بابا فرید وہ ہیں جن پر ولایت ناز کرتی ہے

امام اعظم وہ ہیں جن پر فقاہت ناز کرتی ہے

غوث اعظم وہ ہیں جن پر غوثیت ناز کرتی ہے

اویس قرنی وہ ہیں جن پر فرقت ناز کرتی ہے

بلال حبشی وہ ہیں جن پر مستی ناز کرتی ہے

ارے ہاں!

صدیق اکبر وہ ہیں جن پر صداقت نا ز کرتی ہے

فاروق اعظم وہ ہیں جن پر عدالت ناز کرتی ہے

عثمان غنی وہ ہیں جن پر سخاوت ناز کرتی ہے

مولا علی وہ ہیں جن پر شجاعت ناز کرتی ہے

امام حسنؓ وہ ہیں جن پر مروت ناز کرتی ہے

امام حسینؓ وہ ہیں جن پر شہادت ناز کرتی ہے

علی اکبر وہ ہیں جن پر طاقت ناز کرتی ہے
علی اصغر وہ ہیں جن پر معصومیت ناز کرتی ہے
بی بی سکینہ وہ ہیں جن پر معصومیت ناز کرتی ہے
بی بی زینب وہ ہیں جن پر خطابت ناز کرتی ہے
سیدہ فاطمہ وہ ہیں جن پر محمد ﷺ ناز کرتے ہیں
اور محمد ﷺ وہ ہیں جن پر خدا ناز کرتا ہے

پھر کیوں نہ کہوں

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر ٹکڑے تمہارے نہیں ہوتے
ملتی نہ اگر بھیک حضور آپ کے در سے
اس ٹھاٹھ سے منگتوں کے گزارے نہیں ہوتے
ہم جیسے نکموں کو گلے کون لگاتا
سرکار اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے
بے دام ہی بک جایئے بازار نبی میں
اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے
خالدؔ یہ تصدق ہے فقط نعت کا ورنہ
محشر میں تیرے وارے نیارے نہیں ہوتے

التجاء

(۱)

اے چارہ گر شوق کوئی ایسی دوا دے
جو دل سے ہر اک غیر کی چاہت کو بھلا دے

بس دیکھ لیا دنیا کے رشتوں کا تماشا
مخلوق سے امید کے سب دیپ بجھا دے

پاکیزہ تمنائیں بھی لاتی ہیں اداسی
ہر ذوق طلب، ذوق تمنا ہی مٹا دے

کیوں نیک گمانوں کے سہارے پہ جیئے ہے
ان سارے فریبوں کو سرابوں کو ہٹا دے

دیکھے یا نہ دیکھے یہ تو محبوب کا حق ہے
تو آہ و فغاں کر نہ ہی غیروں کا گلہ دے

دے لذت دیدار کی بے ہوشی میں وہ ہوش
جو ہستی کی تعریف و تعین کو گنوا دے

ناسوت و ملکوت و جبروت کے احوال
لاہوتی و ہاہوتی دوائر میں ملا دے

اک میں ہوں فقط تو ہو اور عالم ہُو ہو

اے حُسنِ ازل سارے حجابات اٹھا دے

ہر فعل صفت ذات سے یوں مجھ کو فنا کر

کوئی مجھے جانے نہ کوئی مجھ کو صدا دے

میں خود کو بھی خود اپنے سے پھر ڈھونڈ نہ پاؤں

یوں آتش سوزاں سے مری راکھ جلا دے

انوار و معانی طبائع سے جدا کر

اب عالم واحدات میں گم گشتہ بنا دے

ہوں ترے حجابات کی دہلیز پہ کب سے

اک بار ذرا دیکھ لے اک پردہ ہٹا دے

ہے روح کو ہر لحہ ترے وصل کی امید

آ زیست کی شب کو تو کبھی صبح بنا دے

جواب التجاء

(۲)

سو بار بلایا تجھے سو بار ستایا
تو بھی تو کبھی رات کو مل، چھپ کے ندا دے

خود دیکھ لے تو سویا ہے میں جاگ رہا ہوں
تو بھی تو کبھی میری وفاؤں کا صلہ دے

بس ایک ہی صورت ہے ادھر ان کی نظر کی
جز ان کے ہر اک یاد ہر اک بات بھلا دے

کیوں ھوک سی اٹھتی ہے دل زار سے طاہرؔ
اس بستی ویراں کے خس و خاشاک جلا دے

☆☆☆☆☆☆☆

سلام

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰے
مَا دَامَ وَجْهُكَ بَاقِيًا يَا ذَا الْعُلَا

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهٖ
مَا دَامَتِ الْأَفْلَاكُ تَجْرِىْ فِى السَّمَا

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهٖ
مَا كَوْكَبٌ فِى الْجَوِّ قَابَلَ كَوْكَبًا

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهٖ
مَا اهْتَزَّتِ الْأَشْجَارُ مِنْ رِيْحِ الصَّبَا

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهٖ
مَا أَمْسَتِ الزُّوَّارُ طَيْبَةَ أَبْطَحَا

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهٖ
مَا قَالَ ذُوْبَيْتٍ لِضَيْفٍ مَرْحَبَا

قُوْمُوْا لَهٗ وَتُعَزِّرُوْا وَتُوَقِّرُوْا
وَانْشِدُوْا يَا مَادِحِيْنَ الْمُصْطَفٰى

يَا عَاشِقِيْنَ تَوَلَّهُوْا فِيْ حُبِّهٖ
أَصْطَفَى اللّٰهُ الْحَبِيْبَ الْمُفْرَدَا

لَا تَسْئَلُوْا عَنْ عِزِّهٖ وَمَكَانِهٖ
فَافْهَمُوْا عَنْ "قَابَ قَوْسَيْنِ دَنٰى"

فَهُوَ الْمَحَبَّةُ مِنْ: "أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ"
فَمَحَبَّةٌ لَمْ يَشُقَّ يَوْمًا فِي الْوَرٰى

وَأَتٰى رَبِيْعٌ بِالضِّيَاءِ مُنَوَّرًا
وَبِالْوِلَادَةِ مُنْعِمًا وَّمُبَشِّرًا

هُوَ طَاهِرٌ مِنْ طَاهِرٍ وَمُطَهَّرٌ
قَدْ جَاءَ مَخْتُوْنًا نَظِيْفًا أَطْيَبَا

مَرْحَبَا أَهْلًا وَسَهْلًا بِالْحَبِيْبِ
وَاللهُ قَدْ صَلّٰى عَلَيْکَ دَائِمًا

أَشْرَقَتْ فِي الْكَوْنِ أَنْوَارُ الْجَمَالِ
قَدْ جَاءَ كُمْ نُوْرٌ مِنَ اللهِ أَتٰى

إِنَّ الْحَصٰى قَدْ أَعْلَنَتْ فِيْ كَفِّهٖ
هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ، هٰذَا الْمُصْطَفٰى

بِمُحَمَّدٍ وَبِبِنْتِهٖ وَبِبَعْلِهَا
وَابْنَيْهِمَا الْقَمَرَيْنِ هُمْ أَهْلُ الْكِسَاءِ

ثُمَّ الْحُسَيْنِ وَالْحَسَنِ رَيْحَانَتَانِ
وَبِفَاطِمَةَ هِيَ بَضْعَةٌ مِنْ مُّصْطَفٰى

بِالْآلِ وَالْأَصْحَابِ أَرْبَابِ النُّقٰى
وَالْأَهْلِ وَالْأَحْبَابِ ثُمَّ الْأَوْلِيَاءِ

وَاللّٰہُ خَصَّ مُحَمَّدًا بِمَحَامِدٍ
مِنَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ حَمْدَ الْمُصْطَفٰی

مِنْ نُوْرِ رَبِّ الْعَرْشِ کُوِّنَ نُوْرُہٗ
مِنَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ کَوْنَ الْمُصْطَفٰی

وَبِہٖ تَشَفَّعَ آدَمٌ فِیْ سَھْوِہٖ
مِنَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ جَاہَ الْمُصْطَفٰی

وَبِہٖ تَوَسَّلَ نُوْحٌ فِیْ طُوْفَانِہٖ
مِنَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ نَصْرَ الْمُصْطَفٰی

وَحُسْنُ یُوْسُفَ لُمْعَۃٌ مِنْ حُسْنِہٖ
مِنَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ حُسْنَ الْمُصْطَفٰی

وَبِعِزِّہٖ فَازَ الْکَلِیْمُ بِطُوْرِہٖ
مِنَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ عِزَّ الْمُصْطَفٰی

أبْيَاتُهُ سِتُّوْنَ مَعَ ثَـلاثَةٍ
تَمَّ السَّلامُ عَلَيْکَ عُمَرَ الْمُصْطَفٰی

طَاهِرُ الْحَسَنَيْنِ حَمَّادُ الْفَرِيْدِ
وَاغْفِرْلَهُمْ وَلِوَالِدِيْهِمْ مَرْحَمًا

☆☆☆☆☆☆☆☆
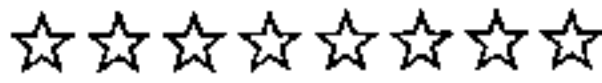
فہرست شعراء کرام

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

اختر رضا خاں بریلویؒ
حسن رضا بریلویؒ

حافظ مظہر الدینؒ
پیر مہر علی شاہؒ

خواجہ غلام فریدؒ
خواجہ محمد یار فریدیؒ

صوفی غلام مصطفیٰ تبسمؒ
راز مراد آبادیؒ

حیرت الہ آبادیؒ
اثر لدھیانویؒ

محمد اعظم چشتیؒ
محمد علی ظہوریؒ

عبدالستار نیازیؒ
پیر نصیر الدین نصیرؒ

علامہ محمد صائم چشتیؒ
بہزاد لکھنویؒ

سکندر لکھنویؒ
علامہ محمد اقبالؒ

زاہد فتح پوری
زاہد فخری

محسن نقوی
کوثر نیازی

خالد محمود خالد
مظفر وارثیؒ

سید ناصر حسین شاہؒ
حاجی حنیف نازش

ماہر القادری	حافظ محمد حسین حافظ
احمد ندیم قاسمی	فیض رسول فیضان
حفیظ تائبؒ	شرف الدین نیر
شکیل بدایونی	بیکل رام پوری
عشرت گودھروی	ٹھاکر بواسنگھ اثیم
پروفیسر اقبال عظیمؒ	قطب الدین فریدی
احمد علی حاکم	شوکت جمیل مستانہ
ارشاد اعجاز رانا	شہزاد
عارف رضا	پروفیسر منظور علی شیخ
خیال آفاقی	انوار المصطفیٰ ہمدمی
منیر قصوری	محمد افضل فقیر
جسٹس محمد الیاس	احقر العباد عدنان وحید قاسمی

ثناگسترِ شاہ دیں ہو گیا ہوں
میں ہم نطق روح الامیں ہو گیا ہوں
ثنائے نبی قاسمی وہ عطا ہے
کہ ذرہ تھا روشن نگیں ہو گیا ہوں

عدنان وحید قاسمی